SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, September 01, 1993

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, thirty three minutes after ten of the clock in the morning, with Madam Acting Chairman (Dr. Noor Jehan Panezai) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ویوم ینفخ فی الصور ففزع من فی السمٰوٰت ومن فی الارض
الّا من شاء اللّٰہO وکل اتوہ داخرینO وتری الجبال تحسبھا
جامدۃً وّھی تمرّمرّ السّحاب O صنع اللّٰہ الّذی اتقن کلّ شیءٍO
انہ خبیر بماتفعلونO

ترجمہ: اور جس روز صور پھونکا جائے گا تو جو لوگ آسمانوں اور جو زمین میں ہیں سب گھبرا اٹھیں گے مگر وہ جسے خدا چاہے اور سب اس کے پاس عاجز ہو کر چلے آئیں گے اور تم پہاڑوں کو دیکھتے ہو تو خیال کرتے ہو کہ (اپنی جگہ پر) کھڑے ہیں مگر وہ (اس روز) اس طرح اڑتے پھریں گے جیسے بادل۔ (یہ) خدا کی کاریگری ہے جس نے ہر چیز کو مضبوط بنایا۔ بیشک وہ تمہارے سب افعال سے باخبر ہے۔

(سورۃ القصص)

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, September 01, 1993

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, thirty three minutes after ten of the clock in the morning, with Madam Acting Chairman (Dr. Noor Jehan Panezai) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ویوم ینفخ فی الصور ففزع من فی السمٰوٰت ومن فی الارض
الا من شاء اللہ○ وکل اتوہ داخرین○ وتری الجبال تحسبہا
جامدۃً وّھی تمرّ مرّ السحاب ○ صنع اللہ الّذی اتقن کلّ شی ءٍ○
انہ خبیر بماتفعلون○

ترجمہ: اور جس روز صور پھونکا جائے گا تو جو لوگ آسمانوں اور جو زمین میں ہیں سب گھبرا اٹھیں گے مگر وہ جسے خدا چاہے اور سب اس کے پاس عاجز ہو کر چلے آئیں گے اور تم پہاڑوں کو دیکھتے ہو تو خیال کرتے ہو کہ (اپنی جگہ پر) کھڑے ہیں مگر وہ (اس روز) اس طرح اڑتے پھریں گے جیسے بادل۔ (یہ) خدا کی کاریگری ہے جس نے ہر چیز کو مضبوط بنایا۔ بیشک وہ تمہارے سب افعال سے باخبر ہے۔

(سورۃ القصص)

FATEHA

میڈم قائم مقام چیئرمین، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

پوائنٹ آف آرڈر ۔ گلزار احمد خان۔

جناب گلزار احمد خان، میں درخواست کروں گا کہ لاہور میں جو لوگ بیچارے دہشت گردی کا نشانہ بن کر شہید ہوئے ہیں ان کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے اور 17 اشخاص انتہائی شدید زخمی ہیں ان کے لئے دعا کی جائے کہ اللہ تعالٰی ان کو شفاء دے۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، سید فضل آغا صاحب دعا مانگیں گے۔

(فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب پروفیسر صاحب، پوائنٹ آف آرڈر۔

پروفیسر خورشید احمد، محترم چیئرمین صاحبہ! سینیٹ نے اپنی روایات کے مطابق بہت صحیح ان شہدا کے لئے دعائے مغفرت کی ہے۔ لیکن آپ کے توسط سے میں جاننا چاہوں گا کہ کیا وزیر داخلہ اس اہم واقعہ کے اوپر اس ہاؤس میں کوئی بیان دینے کی پوزیشن میں ہیں۔ اس لئے کہ یہ ایک عجیب و غریب واقعہ ہے کہ عید میلاد النبی کے موقع پر فجر کی نماز کے وقت ایک اہم Heart of the city کے اندر، چوبرجی میں مسجد کو نشانہ بنایا جاتا ہے اس سے دو دن پہلے ہمارے برادر ملک بنگلہ دیش میں بھی بالکل اسی طرح فجر کی نماز کے وقت ایک مسجد پر تخریب کار اسی طرح حملہ کرتے ہیں۔ یہ بڑی خطرناک چیز ہے میں چاہوں گا کہ وزیر داخلہ ایوان کے سامنے بیان دیں۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، جناب محمد علی خان ہوتی صاحب۔

جناب محمد علی خان، جناب چیئرپرسن صاحبہ! جو واقعات اس دن لاہور میں رونما ہوئے یقیناً یہ ہم سب کے لئے پریشانی کا باعث ہیں۔ ملک میں انتخابات کا اعلان کیا گیا ہے اور اس کے لئے تیاریاں ہو رہی ہیں اور اسی دوران یہ حادثہ پیش آیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یقیناً یہ تخریب کاری ہے اور ہمارے پڑوسی یہ نہیں چاہتے کہ پاکستان میں امن و امان ہو اور اقتدار ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ منتقل ہو، سیاسی صورتحال بھی اچھی ہو اور کوئی بگاڑ نہ ہو۔ لیکن ان کی

خواہش یہ ہے کہ یہ نہ ہو اور جس طرح کہ وہاں ہندوستان اور کشمیر میں واقعات و حالات ہیں۔ یا ان کے پنجاب میں یا دیگر علاقوں میں تو اسی طرح پاکستان میں بھی یہی صورتحال ہو۔ لہٰذا میں آپ کے ذریعے حکومت سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ اس ضمن میں جس طرح کہ میرے بھائی نے فرمایا کہ منسٹر انچارج یہاں ایک بیان دیں اس طرح یقیناً ہمیں بھی وہ اعتماد میں لے لیں گے اور عوام جو کہ بہت پریشان ہیں ان کی بھی تسلی ہو جائے گی کہ یقیناً حکومت اس ضمن میں کچھ کر رہی ہے۔ شکریہ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، ابھی مجھے وزیر داخلہ کی طرف سے اطلاع ملی ہے کہ انہیں وزیر اعظم نے لاہور میں لاء اینڈ آرڈر کے بارے میں بلایا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ وہ کوشش کریں گے کہ جتنی جلدی ہو سکے وہ ہاؤس میں آئیں اور ہاؤس کو مطلع کریں اس صورتحال کے بارے میں------

Question Hour سوال نمبر 124 میر عبدالجبار صاحب۔

QUESTION AND ANSWERS

124. *Mir Abdul Jabbar: Will the Minister for Railways be pleased to state number of passengers who travelled in Pakistan Railways during the year 1992 indicating also the expenses incurred on the ticket examining staff and the amount of fines recovered by them during the said period?

Mr. Ahmad Faruque: The requisite information is given below:-

(i) 64.431 million passengers travelled on Pakistan Railways during 1992.

(ii) Expenditure on ticket examining staff during 1992 was Rs.36.331 million.

(iii) Total amount of penalty recovered was Rs.13.889 million; in addition fares totalling Rs.105.135 million were recovered.

میڈم قائم مقام چیئرمین، ضمنی سوال۔

میرعبدالجبار، محترمہ! میرا سوال محترم وزیر ریلوے سے یہ تھا،

to state the number of passengers who travelled in Pakistan Railways during the year 1992 including also the expenses incurred on the ticket examining staff and the amount of fines recovered by them during the said period?

میرے سوال کے جواب کے پہلے حصے میں لکھتے ہیں کہ 64.431 million passengers travelled on Pakistan Railways during 1992. اور تیسرے جزو میں جواب دیا گیا ہے Total amount of penalty recovered was Rs.13.889 million; in addition fares totalling Rs.105.135 million were recovered. مسافروں سے 1992 میں کرایہ جناب ریلوے نے Rs.105.135 million وصول کیا اور جبکہ جواب کے پہلے جزو میں کہتے ہیں کہ کل 64.431 مسافر تھے جنہوں نے سفر کیا ہے۔ تو اگر حساب لگایا جائے تو دو روپیہ سے بھی کم کرایہ ایک آدمی کا بنتا ہے یعنی Rs. 1.64 فی مسافر کرایہ لیا گیا یہ کیسے ہے جی؟

میڈم قائم مقام چیئرمین، جی احمد فاروق صاحب وزیر برائے ریلوے۔

Mr.. Ahmad Faruque: Madam Chairperson, Mir Jabbar Sahib has quite correctly pointed out that Railways are making mistake in the sense the fares we are mentioning of Rs.105.135 was collected from the passengers from whom we should have recovered a penalty. When you go to the platform without a ticket we should be directing you to go to the window saying "please go to the booking office and collect your ticket", we are not doing that. What happens the man is issued a ticket over there but is not charged even penalty and he can travel on this ticket with legal right. The fines are collected only when they are deducted after they start the journey. It is an incorrect procedure; the Senator has very correctly pointed out how can there be the fare collections. The fares collections are pertaining to the passengers who are actually on the railway platform who have

not taken their tickets from the booking office and then we issue them tickets there which we should not have been issuing. He should go back and collect the ticket from the booking office.

میڈم قائم مقام چیئرمین: ڈاکٹر بشارت الٰہی صاحب۔

ڈاکٹر بشارت الٰہی: یہ منسٹر صاحب نے ٹھیک کہا جو کہا سوال یہ ہے کہ

If that is a matter of fact, all these tickets on the platform being issued by the ticket examining staff, and No.2, I would also like to know the total fare collected from the passengers during the year 1992 and the total income from the goods transportation from this year.

Madam Acting Chairman: Janab Ahmad Faruque Sahib Minister for Railways.

Mr. Ahmad Faruque: Madam Chairperson, reply to the first question is; the Senator is absolutely correct, that it is being done by the ticket examining staff who are not directing the passengers to the booking offices. As far as the items two and three could I please have notice for those two questions.

پروفیسر خورشید احمد: در اصل مجھے بھی یہی پریشانی ہے کہ یا تو اس سوال کا جواب صحیح نہیں آیا یعنی اس میں اگر یہ بات آ جاتی کہ کل کرایہ کس زمانے میں ان 64.431 ملین مسافروں سے آپ نے وصول کیا ہے اور اس کے بعد یہ چیز آتی کہ جن انسپیکٹرز نے on the spot checking کی ہے۔ انہوں نے کتنے کرائے لئے ہیں اور کیا جرمانے کئے ہیں تب جواب آتا۔ میرے خیال میں یا تو جواب صحیح نہیں آیا ہے۔ اگر جواب یہی ہے تو پھر تو بہت alarming صورتحال کو ظاہر کرتا ہے۔ اس لئے کہ اس میں جیسے کہ میں نے ابھی کہا کہ اگر آپ نے 64.431 million مسافروں سے 105.135 million rupees کرایہ وصول کیا ہے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ اوسط کرایہ Rs.1.64 ہوا جو غلط ہے۔ نمبر ۲ یہ کہ آپ نے Ticket Examining Staff کے اوپر Rs.36.331 million خرچ کیا ہے اور penalty آپ کو صرف ملی ہے

Rs.13.889 million جس کے معنی یہ ہیں کہ ایک تہائی صرف جو Total Expenditure آپ نے کیا ہے وہ آپ نے penalty وصول کیا ہے۔ اور جو دو تہائی extra ہے وہ گویا کہ burden رہا ہے آپ کے اوپر۔ یعنی proportions وغیرہ work out کریں اور compare کریں دنیا کے دوسرے ممالک میں کہ کرایہ کی proportion کیا ہوتی ہے Checking Staff سے اور Checking Staff کی proportion کیا ہوتی ہے penalties سے تو آپ یہ پائیں گے کہ یہ بڑی ہی alarming صورتحال ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو مجھے شبہ ہے کہ جواب صحیح نہیں ہے۔

Mr. Ahmad Faruque: Madam Chairperson, the honourable Senator is absolutely right in what he has said. If you take the average collections of penalty as against the cost of the staff, it looks a ridiculous figure. Actually, the figure should be that you should be also collecting the fares for the people who have not paid for it and entered the platform and then they are getting on the train. The system is being rectified. This is one of the items I have noticed when the first question came up and we are rectifying it that the people should be collecting penalties and fares with it and not issuing tickets on the platform because the figures when you talk about the number of passengers and the fares collected, it looks very ridiculous. I agree with the honourable Senator.

Madam Acting Chairman: Commander Khalilur Rehman Sahib, last supplementary?

Mr. Khalil-ur-Rehman: It is a point of clarification to the Minister through you. Does this 105 million refer to 64.431 million passengers or does this money refer only to the defaulters?

Madam Acting Chairman: Mr. Ahmad Faruque, Minister.

Mr. Ahmad Faruque: It does not refer to the 64 million passengers. It refers to the so-called defaulters, who should not have been issued tickets on

the platforms but should have gone to the booking office.

Madam Acting Chairman: There is also the next question, last supplementary question.

میر عبدالجبار، Defaulters کی تو بات ہی کہیں نہیں کی نہ سوال میں نہ جواب میں۔ Defaulter کی تو بات ہم نے کی ہی نہیں نہ پوچھا ہے۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، آپ لوگ خود ہی اس دن آئے۔ تھے کہ جی زیادہ سپلیمنٹری نہ کریں۔ اس طرح اور سوال رہ جاتے ہیں۔ جناب بہرہ ور سعید صاحب اگر آپ کرنا چاہتے ہیں تو پھر آپ لوگ ہی شکایت کرتے ہیں۔ جناب بہرہ ور سعید صاحب سپلیمنٹری۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید، میں صرف یہ پوچھوں گا کہ ہماری ریلوے خسارے میں چلتی ہے یا کوئی فائدہ بھی دیتی ہے۔

Madam Acting Chairman: Mr. Ahmad Faruque.

Mr. Ahmad Faruque: Very good question, Madam. I request to advise that the Railway is run at a very good loss.

Akhunzada Behrawar Saeed: Very good loss?

Madam Acting Chairman: Thank you. Next question 125, Mir Abdul Jabbar Sahib.

125. *Mir Abdul Jabbar: Will the Minister for Railways be pleased to state the capacity to build Railway engines each year?

Mr. Ahmad Faruque: Pakistan Locomotive Factory, Risalpur has a designed capacity to manufacture 25 diesel electric locomotives per year on single shift basis, which will be achieved in the fifth year of production according to the following programme:

1st year (1993-94) 5 locomotives.

2nd year (1994-95) 8 locomotives.

3rd year (1995-96) 10 locomotives.

4th year (1996-97) 16 locomotives.

5th year (1997-98) 25 locomotives.

Madam Acting Chairman: Any supplementary?

Mir Abdul Jabbar: No supplementary.

Madam Acting Chairman: No supplementary, Dr. Bisharat Elahi, supplementary?

Dr. Bisharat Elahi: In this answer the honourable Minister has said that from the year 1993-94 they will start producing five locomotives and they will go upto 25 in five years' time. My question is, what is the present requirement of locomotives per year and from where this requirement is being fulfilled?

Madam Acting Chairman: Mr. Ahmad Faruque, Minister for Railways.

Mr. Ahmad Faruque: Madam Chairperson, our requirement for locomotives is on the current basis more than 200. So, this figure in fact what we have got, looks ridiculous against our replacements, but it will be a small measure of what we can do within our resources to try and bring it up.

Madam Acting Chairman: Thanks, any other supplementary? Dr. Bisharat Elahi?

Dr. Bisharat Elahi: Madam, I had also asked him, from where our current requirement is being fulfilled at the present moment?

Madam Acting Chairman: Mr. Ahmad Faruque, Minister for Railways.

Mr. Ahmad Faruque: We are not fulfilling our requirements. We are looking and investigating on leasing of locomotives, on the manufacture of locomotives locally and whether we can do anything in future and the possibility of tying up with manufacturers who could put up their own systems and maintain locomotives well with us on a package basis. This is being investigated. We hope it would be a success if we get a good response.

میڈم قائم مقام چیئرمین، میر عبدالرحمٰن جمالی صاحب سپلیمنٹری۔

میر عبدالرحمٰن جمالی، جی یہ سنا تھا کہ مردان کے نزدیک ایک بڑا Locomotive کارخانہ بن رہا ہے۔ وہ کب تک complete ہوگا اور کب function کرے گا؟

Madam Acting Chairman: Mr. Ahmad Faruque, Minister for Railways.

Mr. Ahmad Faruque: Madam Chairperson, the locomotive factory is ready now in 1993. Our first locomotive should roll of, Insha Allah in November, 1993 and thereafter on regular basis.

جناب عبدالرحمٰن جمالی، یہ جی سنا تھا کہ ایک مردان کے نزدیک بڑا لوکوموٹو کا کارخانہ بن رہا ہے۔ وہ کب مکمل ہوگا؟ وہ کب کام کرنا شروع کرے گا؟

Mr. Ahmad Faruque: Madam Chairperson! the locomotive factory is ready now in 1993, our first locomotive would roll of Inshallah November 1993 and thereafter we would be on a regular basis.

Madam Acting Chairman: Next question 126 Mir Jabbar Sahib.

126. *Mir Abdul Jabbar: Will the Minister for Railways be pleased to

state:

(a) whether it is a fact that the Railways department has established reservation offices/agencies namely; ASMA in Lahore, Multan, Karachi and Islamabad;

(b) whether it is also a fact that the staff working at these agencies consist of retired Railway employees/officers who were re-appointed on contract basis by the Railways department; and

(c) whether it is further a fact that these agencies/reservation offices receive commission from Railways department on the sale of Railway tickets?

Mr. Ahmad Faruque: (a) Yes. Railway has permitted working of private Railway Reservation Offices/City Booking Agencies at various places including Lahore, Multan, Karachi and Islamabad. ISMA is the code for Islamabad Railway Reservation Office which is managed by Pakistan Railways Advisory and Consultancy Services (PRACS).

(b) Some former Railway employees have been employed by the Managements of these agencies.

(c) Yes, Booking agencies/reservation offices get commission/service charges on the sale of tickets. PRACS is a Railway owned subsidiary. Income earned by it through operation of Booking Agencies remains with Railway subsidiary.

میر عبدالجبار، کیا وزیر موصوف یہ ارشاد فرمائیں گے کہ ان ایجنسیوں سے پچھلے سال کتنی آمدنی ہوئی ہے۔ یعنی ASMA سے جو لاہور، کراچی، ملتان اور اسلام آباد میں قائم ہیں؛ اس سال کتنی آمدنی ہوئی ہے؟

Mr. Ahmed Faruque: Madam Chairperson! I think and we are on the wrong footing today for the simple reason that you are asking me questions on areas which I am investigating. So, if he would bear with me because I know what the honourable Senator is heading for and I think I should collect correct information and not just wrong information.

Madam Acting Chairman: Yes Gulzar Ahmed Khan Sahib.

جناب گلزار احمد خان، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو پرائیویٹ ایجنسیز ہیں ہمارے ملک میں کچھ اس قسم کا سلسلہ چل نکلا ہے کہ نوٹ بھی نقلی چھاپے جا سکتے ہیں تو اس کا انہوں نے کوئی سد باب کیا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ ٹکٹیں بنا بنا کر لوگ بیچتے رہیں اور ان کو پتہ ہی نہ ہو، نقصان، فائدے کا تو تب پتہ لگتا ہے جب کچھ صحیح بات ہو؟

Mr. Ahmad Faruque: Again the honourable Senator has put a good question. I think it is only after we investigate and go into details then we can find out whether these agencies work on a better system or our railways work on the better system. I think there is a problem.

Madam Acting Chairman: Dr. Bisharat on supplementary.

Dr. Bisharat Elahi: Madam, I would like to ask the honourable Minister whether in addition to these agencies that have been mentioned are there any other private agencies like you have PIA Booking Agencies who have their offices operating for the Pakistan Railways?

Madam Acting Chairman: Honourable Minister.

Mr. Ahmad Faruque: Madam Chairperson, we have got a whole list of them over here who are the private agencies operating but again as I have said we are investigating the working of all our agencies and to see whether they

are delivering the goods or not whether we require them all or not but we are not favouring the Railway Agency in any form or manner.

Madam Acting Chairman: Yes Professor Sahib.

پروفیسر خورشید احمد، میں صرف اتنا جاننا چاہوں گا کہ محترم وزیر ریلوے جن معاملات کو ان سوالات کے context میں suggest کر رہے ہیں ایوان میں کب تک وہ اس کے بارے میں حتمی رپورٹ دے سکیں گے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ suggest کرتے رہیں اور interim period ختم ہو جائے۔

Mr Ahmad Faruque: I assure the honourable Senator that before my time is up I will definitely have everything clarified and straightened out and I hope he will be satisfied by then.

Prof. Khurshid Ahmed: Provided to the House?

Mr. Ahmed Faruque: Yes Sir. Yes Madam.

Madam Acting Chairman: Last supplementary Mir Jabbar Sahib.

Mir Abdul Jabbar: I am thankful to the honourable Minister for his pleasant and good replies.

وزیر صاحب نے بڑے ماہرانہ طریقے سے ہمیں بالکل ایک سائیڈ پر کر دیا۔ کسی سوال کا صحیح جواب بالکل نہیں آیا مگر بڑے مٹھاس سے انہوں نے جوابات دیئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم کو جواب مل گیا اور جواب یہی ملا کہ پاکستان ریلویز کا بھٹہ بیٹھ گیا ہے۔ کچھ بھی نہیں رہا ریلوے کے پاس۔ دوسرے یہ جواب ہمیں ملا کہ investigation کر رہے ہیں واللہ عالم کب تک؟ میں چاہوں گا کہ مہربانی فرما کر اگر منسٹر صاحب ایک ہفتے یا دس دن تک ہمیں مطمئن کردیں تو ان کی بڑی نوازش ہو گی۔

Madam Acting Chairman: Honourable Minister.

Mr. Ahmad Faruque: Madam Chairperson, I appreciate the nice

comments passed by Senator Jabbar on my answers that may I also add to it that I will be away unfortunately for the next 4, 5 days I would like personally to handle this matter and investigate it myself. So, if he would bear with me I assure him that this thing will be tabled in details.

میڈم قائم مقام چیئرمین، اگلا سوال خواجہ احمد آصف صاحب۔ لیکن میں درخواست کروں گی کہ وزیر داخلہ صاحب نے ابھی اطلاع بھیجی ہے اگر ہم وزارت داخلہ کے سوالات کل تک کے لئے ڈیفر کردیں؟

معزز سینیٹرز: جی ٹھیک ہے۔

میڈم قائم مقام چیئرمین: سوال نمبر 127 ڈیفرڈ۔ سوال نمبر 129 ڈاکٹر محمد ریحان صاحب!

129. *Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state whether it is a fact that the upper age limit for recruitment has now been raised to 28 year, if so, its details?

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakoor-ul-Salam: No.

میڈم قائم مقام چیئرمین: مندوخیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: یہاں عمر کے بارے میں تو جواب ہے کہ نہیں۔ میں یہ پوچھوں گا کہ یہ جو درمیان میں سروسز پر بین لگا ہوا تھا اور کئی سال سے یہ گیپ کیسے پورا کیا جائے گا۔ جن لوگوں کی عمر اس سے بڑھ گئی ہے؟

میڈم قائم مقام چیئرمین: جناب جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالشکور سلام صاحب۔

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakoorul Salam: That would be looked after in accordance with the rules on the subject and may be amendments are proposed or made in the Rules to cater for the persons who have not been able to join the service.

میڈم قائم مقام چیئرمین، مندوخیل صاحب سپلیمنٹری۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل، ہم یقین دہانی چاہیں گے کہ اس میں جو بین لگا ہوا تھا اس میں جو age limit سے لوگ گزر گئے ہیں ان کو اس کی رعایت دی جائے۔ کیوں کہ پہلے وعدہ بھی گورنمنٹ کا یہی تھا۔ یہ ہم یقین دہانی چاہیں گے۔

Madam Acting Chairman: Minister incharge for Establishment Division, Mr. Shakurul Salam.

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakurul Salam: If there is already a commitment by the Government that the concession would be given to the candidates who have become over-age during the tenure that would be looked into at the time of framing these rules.

Madam Acting Chairman: Any other supplementary? None. Next question No.130.

130. *Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state the total number of Directors in the Radio Pakistan indicating also their names and place of domicile?

Mr. Nisar A. Memon: Eight. The PBC Board of Directors consists of the following:-

S.No.	Name & Designation	Domicile
1.	Mr. F. I. Malik, Secretary, M/O I&B/Chairman, PBC/PTVC.	Punjab
2.	Mr. Abdul Khaliq Awan, Director General.	Punjab
3.	Mr. Ajaz Ahmad.	Punjab

Finance Director.

4. Mr. Malik Ali Chaudhry, Punjab

Director of Engineering.

5. Mr. Bashir Ahmad Baloch, Balochistan

Director Programmes.

6. Mr. Zaman Shah Rashdi. Sindh(R)

Director Administration.

7. Mr. Nazir Ahmad Bokhari, Punjab

Controller (News),

(Holding current charge of Director of News)

8. Mr. Anwar Hussain Sindh(U)

Deputy Managing Director, PTVC

(Holding current charge of

Managing Director) (Ex-officio Director, PBC).

میڈم قائم مقام چیئرمین، سید محمد فضل آغا صاحب۔

سید محمد فضل آغا، میرے خیال میں آج اس سوال پر سپلیمنٹری نہیں کرتے ہیں۔ منسٹر صاحب نے جو بات بتائی ہے وہ صحیح ہے۔ شکریہ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، بشیر مٹہ صاحب۔

جناب بشیر احمد مٹہ، یہ جو بورڈ ہے جی This is supposed to be for the whole of Pakistan. پاکستان براڈ کاسٹنگ کارپوریشن کا ہے۔ اس میں تو فرنٹیئر کا کوئی نمائندہ ہی نہیں ہے۔

Madam Acting Chairman: Supplementary, Bashir Matta Sahib.

Mr. Bashir Ahmed Matta: This Board of the Pakistan

Broadcasting Corporation is supposed to be for the whole of Pakistan, but on it there is no representative from the Frontier.

Madam Acting Chairman: Mr. Nisar Memon, Minister for Information.

Mr. Nisar A. Memon: Madam, we have submitted the details of the directors that are already there. Now, the question is that these are laid down on the basis of the rules that exist and I would like to even read to you the Act under which it has been done. The Pakistan Broadcasting Corporation has been created under the Pakistan Broadcasting Act, 1973 and section 4(2) lays down that the board of directors shall consist of the following.

The Chairman of the Board to be appointed by the Federal Government and not more than 7 other directors of which one shall be the director general and one the finance director to be appointed by the Federal Government. There are details and if the member is interested, I would go through it, rules have been followed and this is well in accordance with the rules.

Madam Acting Chairman: But his question is that no one from Frontier is there.

Mr. Nisar A. Memon: Yes, I am coming to that, I am just giving you a background to that and certainly I had thought of the supplementary because when I looked at the list I had the same question as the honourable Senator had and the answer to that is for the directors it is not necessary to have an equal representation on this, but we do endeavour to do this and I would like to submit to the House, Madam, that from the NWFP, we had a director general who was there for six years and in 1985 he retired and his name was Qazi Ahmad Saeed and after

that retirement, in terms of seniority, we do not have any one who could be placed there and therefore, you do see the gap.

Madam Acting Chairman: Bashir Matta Sahib.

Mr. Bashir Ahmed Matta: My question is that the decision lies with the Federal Government and the honourable Minister precisely represents the Federal Government. So, I am putting the question to him as a representative of the Federal Government. When the Federal Government has certain discretions, I suppose, that they will use it judiciously in the sense that representation would be given to all the provinces. They will try to accommodate the provinces. As he said, if we go by stark seniority rules then, both the provinces of NWFP and Balochistan would be excluded from many things. So, I request him that they should try and endeavour to accommodate these provinces which lag behind the other provinces. My question or suggestion is that they should make an extra effort to accommodate our people. If they go strictly by the rules then, I think, it would be very difficult for us to progress alongwith our other brothers.

Madam Acting Chairman: Mr. Nisar Memon Sahib, Minister for Information.

Mr. Nisar A. Memon: I must submit that there has to be for everything that we do in the government certain criterion laid down. If we take the exceptions to become the rule then, I think, we will only have the exceptions and there will be a number of questions. I am assure that the honourable Members from the various other provinces will be asking that what are the criteria, used? Then the personal judgement of the Minister concerned or the director general concerned will come in. I would think that will be, in fact, a very open for all and I

don't think there will be a satisfaction. So, I would submit through the Chair to the honourable Senators to let us proceed with the established procedure that there are rules which do take care of the various provinces. Because I would like to submit that at the time of the initial hiring the quota system exists and these are being followed judiciously and we keep a review of it. Now when this is being taken care of, then when people move up it may happen at times that when somebody for six year was there from the province of NWFP, obviously a similar question could be raised from Baluchistan rightly so, but obviously it could not be entertained on the ground that somebody had come up to that position and now there is nobody. So, I will request the honourable Member that we certainly are conscious of the facts and this government more than any other Government has been on record in the last one month to have said that we are conscious of the facts that people from Balochistan and the smaller provinces have not had the due representation or share in the number of other places, but it does not pertain to the Pakistan Broadcasting. Therefore, with this assurance that this government is conscious of this I would request the Member to accept this and we will certainly, while we are in the office, continue to see that whenever there is an opportunity we will take the merit into consideration as well. Thank you.

Madam Acting Chairman: Supplementary, Behrawar Saeed Sahib, last supplementary.

Akhunzada Behrawar Saeed: Sir, is it due to the fact that the majority of the people from NWFP, Balochistan are not given any chance to go up, they are kept there, and when their period expires there is no such fit person from these provinces. They have gone to other provinces. What about the quota which

is not adhered to? Then how can we expect justice in these cases in such like procedure as you claim to have followed.

Madam Acting Chairman: Nisar Memon Sahib, Minister for Information.

Mr Nisar A. Memon: Thank you Madam. To the rules that we are adhering to, the prescribed procedures and, I think, if there is any debate to be done on the procedures then, I think, its a matter which has to be taken as a separate subject but in so for as the adherence to the laid down procedures are concerned we have complied with it and I can assure this House that during this tenure because I cannot really talk about the earlier governments because those facts will have to be collected, we will make sure that people are given the equal opportunity under the rules so that they do not feel deprived and no question should be then raised in the House. We like to have that but, as I said, we reviewed this matter and it is very much in accordance with the rules and if the rules have to be changed and, perhaps, there will be some other procedure which will have to be followed. Thank you.

Madam Acting Chairman: Thank you. Mr. Abdul Rahman Jamali.

Mr. Abdul Rehman Jamali: How can the Minister make sure that the people from the smaller provinces would not be deprived of their right in such a short term.

Madam Acting Chairman: Nisar Memon Sahib, at least you should be happy the day someone has committed this.

Mr. Nisar A. Memon: We can only present to this House our

honest endeavours that we will be doing it for the one month and whatever a few days are left now, we will follow it, but assurance of the future cannot be given by anyone in this House because those who are going to be elected to the House and to the government are not here. Because we the members which are sitting here are not participating in any election. So, any assurance by this government cannot be given. I hope. this is a matter. I think, that is for this House. Madam Chairperson, to really put those questions to the next government. Thank you.

Madam Acting Chairman: Point of order. Yousaf Shaheen Sahib.

جناب یوسف شاہین، سوالات میں ہماری باری آتی ہی نہیں آج ہمیں سوال پوچھنے کی باری ضرور دینا۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، اس لئے میں request کرتی ہوں کہ کم سے کم سپلیمنٹری سوال کریں تاکہ سب کی باری آئے۔ اگلا سوال نمبر 131 سید فضل آغا صاحب۔

131. *Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Defence be pleased to state the number of persons employed in grade 16 and below in the Ministry of Defence, its subordinate offices, attached departments and Corporations, since January, 1992 with their province-wise break-up?

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakoorul Salam: The number of persons employed in Ministry of Defence in Grade 16 and below since January1992 are = 2467.

The province-wise break-up is as under:

Merit	171
Punjab	1348
Sind (Urban)	214
Sind (Rural)	222

NWFP	312
Balochistan	88
FATA	68
NA/A.K.	44
Total:	2467

میڈم قائم مقام چیئرمین، سید فضل آغا صاحب۔

سید محمد فضل آغا، ڈاکٹر صاحبہ! میں نے پوچھا تھا کہ 1992ء تک جتنے لوگ ملازم ہوئے ہیں ان کی تعداد بتائی جائے انہوں نے ہمیں جو لسٹ دی ہے اس میں ٹوٹل نمبر دے دیئے ہیں اس کے صوبہ وار' اربن اور رورل سندھ کا بھی بریک اپ دیا ہوا ہے میری گزارش محترم وزیر صاحب سے یہ ہے کہ جس طرح ابھی اس سے پہلے honourable Minister صاحب نے statement دیا ہے اور اتنے ہی consolidated انداز میں اگر بالکل stick to the question نہ کریں۔ تو مہربانی فرمائیں گے کہ اس کا اگر بریک اپ ------ کیونکہ یہ ہماری بیوروکریسی اور دفتر والے اتنی ہی بالکل دریا کو کوزے میں بند کر کے یہاں پر بھیجتے ہیں تاکہ اس سے کوئی بات ہی نہ نکلے------ اب اس میں کم از کم وہ list attach ہو کہ ہر ڈیپارٹمنٹ میں ہر organization میں کتنے لوگ لگے ہیں کس کس گریڈ میں کتنے لوگ لگے ہیں اب ضروری نہیں کہ ہر بات کو ایک صفحے کا سوال بنا کر ان کو دے دیں۔ انہوں نے صرف اٹھا کر کہ اتنے اربن کے سندھ کے اتنے رورل کے بلوچستان کے فرنٹیئر کے یہ ہو گئے۔ کم از کم وہ organization کا بریک اپ ساتھ لگاتے ۔ تو میں گزارش یہ کروں گا کہ with the break up of the Organization and also کیا the persons recruited from Balochistan with their specific grades and posts ہوئے ہیں جو 88 بندے ہمارے لگے ہیں یا ان کے پاس اگر ہیں' ابھی ہیں یا کومٹ کرتے ہیں یا میں پھر فریش question لاؤں۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، جناب جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالشکور الاسلام صاحب' وزیر دفاع۔

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakurul Salam: Madam, from Balochistan there are 15 gentlemen in Federal Government Educational Institution,

9 in Military Accountant General, 8 in Pakistan Metrological Department, 44 in Airport Security Forces and 12 in Pakistan International Airlines.

میڈم قائم مقام چیئرمین، سید فضل آغا صاحب' .Supplementary Question-

سید محمد فضل آغا، میری گزارش صرف یہ تھی کہ اگر منسٹر صاحب مہربانی فرمائیں کہ اس کی ایک فوٹو اسٹیٹ کاپی مجھے دیں تاکہ میں مزید اس کی study کر کے اپنا mind make up کر سکوں۔ کیونکہ جس بات کے لئے میں نے question کیا اگر میرا ذہن clear نہیں ہوتا تو بات وہیں رہ جاتی ہے اگر اس break up کی ایک فوٹو اسٹیٹ کاپی مجھے دیں تو کم از کم اس کو میں دیکھ سکوں گا۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، سید احسان شاہ صاحب۔

سید احسان شاہ، میرا سوال یہ ہے کہ جو 88 کی فہرست آپ نے یہاں دی ہے یہ بلوچستان کے کوٹہ کے مطابق ٹھیک ہے یا کوٹے سے کم ہے جو وفاقی حکومت سے بلوچستان کو کوٹہ ملتا ہے اور اگر کم ہے تو اس کی کیا وجہ ہے؟

Madam Acting Chairman: Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakurul Salam Sahib.

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakurul Salam: The requisite information is at annex "A" 1, 2, 3. Would you precisely repeat the question now. It is probably more than the quota.

میڈم قائم مقام چیئرمین، حافظ حسین احمد صاحب۔

حافظ حسین احمد، یہ جنوری 1992، تا' (بلوچی میں سوال پوچھا گیا)۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، اس طرح کہیں کہ ان کو سمجھ آجائے۔

حافظ حسین احمد، اگر انہیں سمجھ نہیں آتی ہے تو انگلش وہ کس لئے بول رہے ہیں۔ اگر مجھے حق نہیں ہے کہ میں بلوچی میں سوال کر سکوں۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، وہ تو ٹھیک ہے لیکن اب اس کے لئے بھی انٹرپریٹر رکھنا پڑے گا۔

حافظ حسین احمد، لیکن وہ کیسے سمجھا رہے ہیں۔ یہ انگلستان کی پارلیمنٹ ہے یا پاکستان کی۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، پارلیمنٹ میں یہ دونوں زبانیں استعمال ہوتی ہیں۔

حافظ حسین احمد، میرا سوال یہ ہے کہ جنوری 1992، میں بھرتی بند تھی یہ اڑھائی ہزار افراد کس طرح بھرتی کئے گئے جبکہ ہمیں کہا جاتا تھا کہ پابندی ہے۔

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakurul Salam: I am not really aware that a total ban was imposed but these recruitments were made as required by the circumstances.

Madam Acting Chairman: I think you need fresh notice to get this information.

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakurul Salam: These employments were made in the Defence, so I don't think the ban was imposed applicable to the Defence Department.

حافظ حسین احمد، محترمہ کیا Defence جو ہے وہ مرکزی Department نہیں ہے؟ اس وقت وزارت دفاع کے وزیر غوث علی شاہ تھے۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، اگر آپ کو اس چیز کا پورا پتہ نہیں ہے تو پھر you ask for a fresh question.

جناب جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالشکور السلام، جی مزید نیا سوال دے دیں۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، ٹھیک ہے۔جناب عبدالرحیم مندوخیل!

Lastsupplementary.

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل، جناب چیئرمین! میں حافظ صاحب کی بالکل تائید کروں گا کہ میں اپنا سوال پشتو میں کروں۔

(پشتو)

میڈم قائم مقام چیئرمین، فی الحال دو زبانیں پارلیمنٹ میں ہیں۔ اردو اور انگلش۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل، منسٹر صاحبان کو ہمیشہ تیار رہنا چاہیئے کہ وہ یہاں کی جو بھی قومی زبانیں ہیں۔ پشتو ہے۔ بلوچی ہے۔ سندھی ہے۔ پنجابی ہے ان میں جواب دے سکیں۔ لیکن اس وقت آپ کی وجہ سے بالخصوص۔ وہ یہ کہ یہاں پہ جو recruitments 88 ہوئی ہیں۔ اصل مقصد یہ ہے کہ اس کی تفصیلات دی جائیں کہ ان کے ڈومیسائل کیا ہیں۔ کوٹہ کے لحاظ سے تو یہ تین اعشاریہ تین بنتا ہے۔ یعنی 3.5 نہیں بنتا ہے اور کوٹہ پورا نہیں ہے۔ پھر بھی ہم تسلیم کر لیتے ہیں for the sake of arguments یہ کوٹہ پورا ہے ۔ لیکن یہ بتایا جائے کہ اس کی تفصیلات کیا ہیں اور ان کے ڈومیسائل کی تفصیلات بتائی جائیں۔

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakurul Salam: I need Madam fresh notice. So that I can be able to give its detail.

Madam Acting Chairman: Fresh notice. Last supplementary Syed Faseih Iqbal.

Syed Faseih Iqbal: No, next is my question.

Madam Acting Chairman: Right, next question No. 132, Syed Faseih Iqbal.

132. *Syed Faseih Iqbal: Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) the total number of employees of supervisory and managerial

level and above including Directors in the PIAC, indicating also their province-wise break-up;

(b) the number of employees of the aforesaid levels belonging to Balochistan Province indicating places of their posting within and outside Pakistan; and

(c) the number of employees of the supervisory and managerial levels belonging to Balochistan in the Civil Aviation Authority indicating places of their posting within and outside Pakistan?

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakurul Salam: The requisite information is enclosed at Annex-I, II and III.

Appendix-I

PAY GROUP/DOMICILE WISE SUMMARY OF EMPLOYEES WORKING AGAINST SUPERVISORY/MANAGERIAL POSITIONS IN PIAC

Province	Special	CC	GM	IX	VIII	VII	VI	V	Total
Punjab	12	409	36	107	344	385	683	1933	3909
Sindh (U)	4	179	42	123	306	413	630	1351	3048
Sindh (R)	2	43	5	14	33	58	100	308	563
N.W.F.P.	3	57	2	14	41	73	96	276	562
Balochistan	1	14	—	3	6	27	25	99	175
NA/FATA	—	4	—	—	3	4	5	24	40
Azad Kashmir	—	9	1	2	3	8	18	42	83
Total:	22	715	86	263	736	968	1557	4033	8380

Excluding: Local Employees at Foreign Stations Pre-Engineering on Deputation to PIA.
Including: Those on LPR.
Special = Director and Above.
CC = Cockpit Crew

Note: 1. 01 Executive Cockpit Crew Included in Directors.
2. 10 Executive Cockpit Crew Included in Gen. Managers.

August 23, 1993

DOMICILE/APPENDI, WKS

CATEGORY-WISE NO. OF EMPLOYEES POSTED AT DOMESTIC STATIONS HOLDING BALOCHISTAN DOMICILE AS ON 01-08-1995

Category	Pay Group	Karachi	Islamabad	Lahore	Zhob	Turbat	Quetta	Gwadar	Jiwani	Panjgur	Pasni	Total
Dy. Managing Director	Spl	1										1
Managers	IX	3										3
Managers/Assistant Manager	VIII	4	1									5
Officers	VII/VI	33	1		1	1	8					44
Jr. Officers	V	74	1	3		1	10	2	1	1	2	[illegible]
Cockpit Crew	Spl. CC	11	1	2								14
Total:		126	6	5	1	2	18	2	1	1	2	164

SUMMARY:

Domestic Stations	164
Foreign Stations	11
Total:	175

CATEGORY-WISE NO. OF EMPLOYEES POSTED AT FOREIGN STATIONS HOLDING BALOCHISTAN DOMICILE AS ON 01-08-1993

Category	Pay Group	Brad-ford	Dubai	Beijing	Riyadh	Toronto	Singa-pore	Tash-kand	Tripoli	London	Jeddah	Total
Assistant Manager	VIII	-					--	--			1	1
Officers	VII/VI	1	1	1	1	1	1	1	-	1	-	8
Jr. Officers	V	-	—	1	-		--		1		--	2
	Total:	1	1	2	1	1	1	1	1	1	1	11

Appendix-III

CAA

Serial Number	Name	Pay Group	Designation	Present Posting
1.	M. Fakhuruzzaman Niazi	9	C.M. Accounts	Headquarters
2.	Maqbool Ahmad Qazi	9	C.M. Electronics	Elect. Engg. Depot
3.	Nisar Ahmed	9	C.M. Legal	Z.M. Punjab
4.	Salman Ahmed Khan	9	C.M. Computer	Headquarters
5.	Zafar Ahmed	9	C.M. Statistics	Headquarters
6	Fiaz Akhtar	8	D.M. Fire	Headquarters
7.	Imran Khan	8	ATCO	Quaid-i-Azam Inil
8.	M. Aslam Qureshi	8	ATCO	Quaid-i-Azam Inil
9.	Muhammad Nadeem Iqbal Khan	8	ATCO	CAII
10.	Muhammad Saleem Paracha	8	D.M. Accounts	Z.M. Baluchistan
11.	Rehan Khan	8	ATCO	Nawabshah Airport
12.	S. Ahmed Rauf	8	ATCO	Lahore Airport
13.	Tariq Bari	8	D.M. Accounts	Headquarters
14.	Asrar Ahmed Farooqi	7	A.M. Accounts	Quaid-i-Azam Inil
15.	Mushtaq Ahmed Jadoon	7	A.M. Accounts	Quaid-i-Azam Inil
16.	Nadeem Ahmed Khan	7	A.M. Administration.	Z.M. Baluchistan
17.	Sajid Tahir Kazmi	7	A.M. Computer	Headquarters
18.	Najmuddin	6	Sectt Superintendent	Headquarters
19.	Sultan Mehmood	6	Accountant	Quetta Airport
20.	Syed Ali Shah	6	Elect. Superintendent	Quaid-i-Azam Inil
21.	Abdul Wajid	5	Accounts Supervisor	Z.M. Baluchistan
22.	Eric George	5	ATC Supervisor	Zhob Airport
23.	Ghulam Mohammad	5	Accountant Supervisor	Jiwani Airport
24.	Javed Anwer Siddiqi	5	Elect. Supervisor	Elect. Engg. Depot
25.	M. Rafiq Anjum	5	Communication Supervisor	Lahore Airport
26.	Muhammad Iqbal	5	Sectt. Supervisor	Jiwani Airport
27.	Nazir Ahmed	5	Sectt. Supervisor	Panjgur Airport
28.	Rafiuddin	5	Supply Supervisor	Supply Depot
29.	Rana Abid Hussain	5	Medical Asstt.	Quetta Airport
30.	S. Rushid Ahmed	5	Sectt. Supervisor	Quaid-i-Azam Inil

Note: There is no CAA employee working outside Pakistan.

سید فصیح اقبال، جناب! یہ میرا بہت اہم سوال ہے۔ اس میں میں بھی یہی چاہوں گا کہ اس کی ذرا تفصیل دے دیں کہ جو لوگ اس وقت سی۔ اے۔ اے۔ کے ہیں وہ تو بلوچستان کے نہیں ہیں۔ وہ آپ دیکھ لیں کہ ان کے نام کے آگے کیا کیا لکھا ہوا ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہ Civil Aviation Authority نے جو بھی advertisement کے through یا ویسے recruit کئے ہیں ان میں سے تین چار تو ہیں لیکن باقی بلوچستان کے لوگ نہیں ہیں۔ ایک بات۔

دوسری بات یہ ہے کہ جو انہوں نے پی۔ آئی۔ اے۔ میں جتایا ہے یعنی foreign posting میں اور special grade میں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے لئے بھی مجھے by name list چاہیئے۔ اسی سیشن میں اور ان کے ڈومیسائل بھی۔ کیونکہ مجھے اس میں شک ہے۔ یہ پہلے بھی آچکا ہے۔ تین سال پہلے اور میرے خیال سے یہ ریفر کیا گیا تھا پی۔ آئی۔ اے۔ ہیڈ کوارٹرز کو۔ منسٹری ڈیفنس سے اب تک یہ ہمیں لسٹ نہیں پہنچی۔ اس سے پتہ چل رہا ہے کہ 90 فیصد جو ہیں وہ بلوچستان سے تعلق نہیں رکھتے ۔ اور وہ ان سرکاری ملازموں کے بچے ہیں جو تین سال۔ یا دو سال کی posting پر تھے۔ بہر حال FUG میں اور سول سروس میں پورے پاکستان میں ہیں۔ ان کے لئے کوئی قاعدہ اور criterion نہیں بنا کہ جس سے صوبائی سروسز کو protection ملے تو جو indigenous لوگ ہیں یا جو real domiciled ہیں ان کو فائدہ پہنچ سکے۔

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakurul Salam: Madam, I need fresh question.

Madam Acting Chairman: Fresh question, Janab Subedar Khan Mandokhel, supplementary question.

جناب صوبیدار خان مندوخیل، ضمنی سوال جناب والا' یہاں پر انہوں نے جو فہرست دی ہے پی۔ آئی۔ اے۔ سی۔ میں نگرانی اور تنظیمی سطح اور بالا کے ملازمین کی اس میں میں نے حساب لگایا ہے کہ جو ہمارا کوٹہ ہے پانچ اعشاریہ تین اس کے حساب سے کوئی بھی اس کے کیڈر میں نہیں آتا ہے اور دوسرا جیسا کہ فصیح اقبال صاحب نے کہا کہ فارن میں جو لوگ ہمارے بلوچستان کے گئے ہوئے ہیں یہ حقیقت ہے کہ ہمارے بلوچستان سے ایک آدمی بھی نہیں گیا ہوا'

ہم سب کو جانتے ہیں ہمیں ہر ایک پوسٹنگ کا پتہ ہے وہ بھی ہمیں بتائیں اور یہاں پر انہوں نے لکھا ہے کہ فارن میں تقریباً گیارہ آدمی باہر گئے ہوئے ہیں پی۔ آئی۔ اے ۔ کا کل کتنا عملہ باہر موجود ہے جتنی بھی کیٹیگریز ہیں اور ان میں بلوچستان کے کتنے لوگ کس کس کیٹیگری کے ہیں ان کے نام، ان کے پتے اور ان کے مقامی پتے اور ان کے مستقل پتے چاہئیں۔

جناب جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالشکور السلام، اس کے لئے جناب تازہ نوٹس چاہیئے۔

سید محمد فضل آغا، محترمہ چیئرمین صاحبہ! جیسا کہ فصیح اقبال صاحب نے فرمایا ہے میں سو فیصدی ان کی بات کی تائید کرتا ہوں۔ یہاں پر سردست اس فہرست میں اگر آپ دیکھیں 8380 بندے لگائے گئے ہیں ان میں جو یہ موجودہ دے رہے ہیں بارہ سال پہلے کی مردم شماری کے پرانے کوٹے کی پابندی کر رہے ہیں، اس کے حساب سے بھی ہمارے 292 بندے بنتے ہیں اور انہوں نے اس وقت صرف 175 آدمی ہمارے لگائے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ 117 بندے ابھی کم ہیں اس تین اعشاریہ پانچ کے کوٹے سے جب کہ پانچ عشاریہ پانچ کے کوٹے سے تو تین، ساڑھے تین سو بندے کم ہیں تو وزیر صاحب ذرا یہ فرمائیں، میں پھر وہی پرانی بات دہراؤں گا کہ ہمیشہ یہی کہتے ہیں کہ جی ہم آئندہ خیال رکھیں گے، ابھی یہ لسٹ آپ کے سامنے ہے پچاس فیصدی بندے کم ہیں پانچ اعشاریہ پانچ کے کوٹے کے حساب سے تو وزیر صاحب اس کے متعلق کیا فرمائیں گے؟

جناب جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالشکور السلام، جناب یہی کہا جاسکتا ہے کہ آئندہ اس کمی کو پورا کر دیا جائے گا۔

سید فصیح اقبال، ضمنی سوال جناب والا! اس وقت بھی پی۔ آئی۔ اے۔ میں کوئی flight stewards, cockpit crew and technicians کے اشتہارات ہیں اس میں اگر آپ وزیر دفاع کی جانب سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ جو نئی ملازمتیں ہیں ان میں کوٹہ پورا کر دیں گے تو میں اپنا حق محفوظ رکھتا، بیٹھ جاتا ہوں ورنہ میں احتجاج کروں گا کہ ایک تو جو میں نے سوال پوچھا تھا اس کی روح یہ تھی کہ انفارمیشن دیں۔ محکمے نے وہ انفارمیشن نہیں دی میں نے معلوم کیا سول ایوییشن اتھارٹی سے، انہوں نے انفارمیشن نہیں دی حالانکہ مجھے پتہ ہے کہ سول ایوییشن اتھارٹی

باہر کام نہیں کرتی اپنے ملک میں انہوں نے لکھا ہے no person is working in CAA outside Pakistan۔ یہ صرف confuse کرنے کے لئے ہے۔ تو میں عرض کروں گا کہ وزارت دفاع کو کہ پی۔ آئی۔ اے سے کم سے کم وہ جواب تو منگوانا چاہیئے جو آپ کے پاس ہر وقت ہونا چاہیئے کیونکہ یہ مسئلہ اس ایوان کا ہے اور سینیٹ کے جتنے ممبران ہیں ان سب کو پتہ چلے کہ کون کہاں کا ہے تو وزیر صاحب بتائیں کہ اس وقت جو بھرتی ہو رہی ہے اگر اس میں وہ یہ کمی پوری کر دیتے ہیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالشکور السلام، بالکل قانون کے مطابق کمی پوری کریں گے۔

جناب محمد ابراہیم خان، جناب والا! میرا بھی یہی سوال ہے کہ اس میں جہاں تک کوٹے کا تعلق ہے یہ جو 8380 ملازمین ہیں ان میں صرف 522 صوبہ سرحد کے حصے کے ہیں۔ حالانکہ جو ہمارا کوٹہ ہے اس تناسب سے ایک ہزار سیٹیں بننی چاہئیں اور اس کمی کے متعلق سینیٹ میں بار بار سوال اٹھایا جاتا ہے۔ صوبہ وار بریک اپ سے جو نتائج نکلتے ہیں تو سمجھ یہ آتی ہے کہ یہ دیدہ دانستہ ایسا کیا جاتا ہے اس کا تدارک کیسے کیا جائے گا وزیر صاحب اس کے متعلق بتائیں۔

جناب جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالشکور السلام، یہ ایسے ہی پورا کیا جا سکتا ہے کہ جب بھی اسامیاں ہوں گی تو ان کے خلاف جو لوگ اہل ہوں گے ان کو بھرتی کیا جائے گا۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، ابھی آپ لوگوں کو ملازمتیں دے رہے ہیں؟

جناب جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالشکور السلام، ابھی تو کوئی ملازمتیں نہیں دے رہے۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، اگلا سوال نمبر 133 سید فصیح اقبال۔

133. *Syed Faseih Iqbal: Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state the names of officers in B-16 and above belonging to Balochistan Province working in the Ministry, Pakistan Television Corporation and Pakistan Broadcasting Corporation indicating also places of their

posting within and outside Pakistan?

Mr. Nisar A. Memon: The requisite information is given at annexure-I, II & III.

Annexure-I

MINISTRY OF INFORMATION AND BROADCASTING

LIST OF OFFICERS IN BPS-16 AND ABOVE BELONGING TO BALOCHISTAN WORKING IN MINISTRY AND ITS ATTACHED DEPARTMENTS

S.No.	Name	BPS	Place of posting
1.	Khawaja Ijaz Sarwar	20	DG, R&R, Islamabad.
2.	Mr. Amanullah Khan	18	PID, Quetta.
3.	Mr. Sarwar Khan Marri	18	On Deputation to Government of Balochistan.
4.	Mr. Irfanul Haque	17	PID, Quetta.
5.	Mr. Muhammad Abdullah Khan	17	PID, Quetta.
6.	Mr. Abdul Sami Malik	17	PID, Islamabad.
7.	Mr. Eazaz Aslam Dar	17	PID, Islamabad.
8.	Mr. Saeed Ahmad Gohar	17	Dte. of R&R, Islamabad.
9.	Mr. Abdul Qadir Shahwani	17	PID, Quetta.
10.	Mr. Naseer Ahmad Rind	17	Dte. of R&R, Islamabad.
11.	Mr. Mohammad Arif Khan	17	IP Wing, M/o I&B.
12.	Mr. Qamar Bashir	17	PNC, Quetta (Stationed at PNC, Islamabad).
13.	Mr. Muhammad Nasim	18	PNC, Quetta.
14.	Mr. Abdul Saeed Qureshi	18.	PNC, Sukkur.
15.	Mr. Abdul Bari	17	PNC, Pishin.

16.	Mr. Mujtaba Haider	16	PNC, Rehim Yar Khan.
17.	Mr. Muhammad Nawaz	16	PNC, Kalat.
18.	Mr. Hafeexur Rehman Marri	16	PNC, Quetta.
19.	Mr. Umar Khan	16	PID, Zhob.
20.	Mr. Akbar Shah	16	PID, Quetta.
21.	Mr. Abdul Mannan	16	PID, Quetta.
22.	Mr. Ali Muhammad	16	PID, Kohlu.
23.	Mr. Abdul Razzaq Zalmai	16	PID, Chamman.
24.	Mr. Mehr Ali Baloch	16	PID, Nushki.
25.	Mr. Abdul Ghafar Khan	16	PID, Khuzdar.
26.	Mr. Saadullah Khan	16	PID, Quetta.

Annexure-II

STATEMENT SHOWING THE NAMES OF OFFICERS IN BPS-16 AND ABOVE(EQUIVALENT TO PBC SCALE 4-A AND ABOVE) IN PAKISTAN BROADCASTING CORPORATION BELONGING TO BALOCHISTAN PROVINCE

S.No.	Name	Designation	PBC Scale No.	Place of Posting	Remarks
1	2	3	4	5	6
1.	Mr. Bashir Ahmed Baloch	Director Programme	M-III	PBC Headquarters, Islamabad.	
2.	Mr. A. R. Durrani	Deputy Controller(News)	8	PBC, Quetta.	
3.	Mr. Nasimuddin	Station Director	8	PBC, Khuzdar.	
4.	Mr. Zafar Ali Mirza	Station Director	8	PBC, Quetta.	

4.	Mr. Zafar Ali Mirza	Station Director	8	PBC. Quetta.
5.	Mr. Muhammad Iqbal	News Editor	7	-do-
6.	Mr. Agha Muhammad Kasi	Programme Manager	7	-do-
7.	Mr. Abid Rizvi	-do-	7	-do-
8.	Mr. Naseer Shaheen	-do-	7	PBC. Khuzdar
9.	Mr. Muhammad Ilyas	News Editor	7	CNO. PBC. Ibd.
10.	Mr. Khalid Mahmood	Asstt. News Editor	6	PBC. Khuzdar.
11.	Mr. Muhammad Shakir	-do-	6	PBC. Quetta.
12.	Mr. Abdul Qudus Durrani	Senior Producer	6	-do-
13.	Mr. Ghulam Haider Hasrat	-do-	6	-do-
14.	Mr. A.K. Zaland	-do-	6	-do-
15.	Mr. Rafiq Bhatti	-do-	6	-do-
16.	Mr. Akhtar Nadeem	-do-	6	-do-
17.	Mr. M. Ismail Baloch	-do-	6	-do-
18.	Mr. Muhammad Aslam Baloch	-do-	6	PBC. Karachi.
19.	Mr. Irshad Hussain	-do-	6	PBC. Lahore.
20.	Mr. Abdul Sattar	-do-	6	PBC. Quetta.
21.	Mr. Azim Sarwar	-do-	6	CPU. PBC. Karachi.
22.	Mr. Tanweer Iqbal	-do-	6	PBC. Quetta.
23.	Mr. Ghulam Jaffar	-do-	6	-do-
24.	Mr. Rahatullah	Senior Broadcast Engr.	6	PBC. Khairpur.
25.	Mr. Abdul Basit	-do-	6	PBA. PBC. Ibd.
26.	Mr. Attaullah Dar	-do-	6	HPT. PBC. Lahore.
27.	Mr. Ahmed Raza Jaffari	-do-	6	PBC, Quetta.
28.	Mr. Muhammad Farooq	-do-	6	-do-
29.	Mr. Saghir Ahmed	-do-	6	-do-
30.	Mr. Emmanul Shaukat	-do-	6	PBC. Sibbi.
31.	Mr. Nasrullah	-do-	6	PBC. Karachi.

32.	Mr. Zafar Masood Qazi	Audience Research Officer	6	PBC, Quetta.
33.	Mr. Asif Ghauri	Producer	5	-do-
34.	Mr. Sultan Ahmed	-do-	5	PBC, Khuzdar.
35.	Mr. Abdul Haleem	-do-	5	PBC, Quetta.
36.	Mr. Arshad Ali	Broadcast Engineer	5	HPT Landhi. PBC, Karachi.
37.	Mr. Mohiyuddin Ahmed Farooqi.	-do-	5	PBC, Quetta.
38.	Mr. Mudassar Hussain	-do-	5	-do-
39.	Mr. Naeem Akhtar Qazi	Asstt. Accounts Officer	5	-do-
40.	Mr. Aqeel Haidri	A/C Supervisor	4-A	-do-
41.	Mr. Qurban Ali Shah	Custodian of Archive	4-A	CPU, PBC, Ibd.
42.	Mr. Khalid Naveed	Assistant	4-A	PBC, Quetta.
43.	Mr. Abdul Latif Shaikh	S/Grapher Grade-I	4-A	-do-
44.	Mr. Abdul Qayum	Librarian	4-A	-do-
45.	Mr. Yousaf Sami	Music Composer	4-A	-do-
46.	Mr. Ghous Bux Sabir	Script Writer	4-A	-do-
47.	Mst. Zainab Baloch	Balochi Announcer	4-A	-do-
48.	Mr. Ahmed Jan	Pushto Announcer	4-A	-do-
49.	Mr. Alam Khan	Announcer	4-A	-do-
50.	Mr. Suhail Akhtar	-do-	4-A	-do-
51.	Mr. Abdul Manan	Compere	4-A	-do-
52.	Mr. Abdul Latif	Librarian	4-A	CPU, PBC, Ibd.

Annexure-III

PAKISTAN TELEVISION CORPORATION

S.No.	Name (M/s.)	Grade/Group Group-4 equivalent to BPS-16	Place of Posting
1.	Abdul Hamid Durrani	4	TV Centre Quetta
2.	Abdul Wahab	4	-do-
3.	Jehangir Sabir	4	-do-
4.	Abdul Ali Changazi	4	-do-
5.	Ghulam Sarwar	4	-do-
6.	Farman Ali	4	-do-
7	Amjad Qaiser	4	-do-
8.	Muhammad Usman	4	-do-
9.	Saeed Ahmed Khan	4	-do-
10.	Anthony Charles	4	-do-
11.	James Rehmat	4	-do-
12.	John Methew	4	-do-
13.	Muhammad Zaheer	4	-do-
14.	Muhammad Iqbal	4	-do-
15.	Muhammad Khalid	4	-do-
16.	Yousaf Shawani	4	-do-
17.	Muhammad Attaullah	4	-do-
18.	Altaf Hussain	4	-do-
19.	Mushtaq Ahmed	4	-do-
20.	Ghazala Ehsan	4	-do-

21.	Ishrat Alavi	4	-do-
22.	Akhtar Naveed	4	-do-
23.	Muhammad Ramzan	4	-do-
24.	Shah Nawaz Qureshi	4	-do-
25.	Mir Muhammad Qaisrani	4	-do-
26.	Ghulam Abbas-I	4	-do-
27.	Hidayat Ullah	4	-do-
28.	Tariq Mehmood	4	-do-
29.	Muhammad Ashraf	4	-do-
30.	Ghulam Abbas-II	4	-do-
31.	Nawab Zaman	4	-do-
32.	Faiz Muhammad	4	-do-
33.	Sub. (Retd.) Hasan Shah	4	-do-
34.	Muhammad Yasin	4	-do-
35.	Sartaj Naqvi	4	-do-
36.	Ahmed Zafar Qureshi	4	-do-
37.	Riaz Khairuddin	4	-do-
38.	Zaheer Ahmed Khawaja	4	-do-
39.	Ehsan Ali	4	-do-
40.	Syed Farooq Haider	4	-do-
41.	Miss Tehmina Sadiq	4	-do-
42.	Ali Ahmed	4	-do-
43.	Khalid Ahmed	4	-do-
44.	Gulzar Hussain	4	-do-
45.	Aman Ullah Khan	4	-do-

46.	Mahmood Ahmed Khan	4		-do-
47.	Waheed Mehboob	4		-do-
48.	Muhammad Altaf Baig	4		-do-
49.	Sohail Akhtar	4		-do-
50.	Naimatullah	4		-do-
51.	Muhammad Junaidullah	4		-do-
52.	Malik Umar Hayat	4		-do-
53.	Muhammad Latif Butt	5	(Group-5) in between BPS-16 & BPS-17	-do-
54.	Ashraf Ali	5		-do-
55.	Abdul Wadood	5		-do-
56.	Akhtar Ali	5		-do-
57.	Sh. Muhammad Aslam	5		-do-
58.	Muhammad Iqbal	5		-do-
59.	Ghulam Hyder	5		-do-
60.	Shakil A. Hashmi	5		-do-
61.	Izhar-ul-Haq	5		-do-
62.	Syed Iftikhar Haider	5		-do-
63.	Syed Ahmed Ali	5		-do-
64.	Muhammad Rafiq	5		-do-
65.	Afzal Hussain	5		-do-
66.	Zulfiqar Ali	5		-do-
67.	Hafiz Mehboob Alam	5		-do-
68.	Abdul Malik Khan	5		-do-
69.	Saleem Javed	5		-do-

70.	Zafarullah Khan	5		-do-
71.	Murtaza Baig Mirza	5		-do-
72.	Mazullah Jamaldini	5		-do-
73.	Sajjad Ahmed	5		-do-
74.	Abdul Qayyum Badar	5		-do-
75.	S. Nasir Hussain Sherazi	5		-do-
76.	Atta Ullah	5		-do-
77.	Nizamuddin	5		-do-
78.	Noor Ahmed Shah	5		-do-
79.	Javed Akhtar Khan	5		-do-
80.	Abdul Sattar	5		-do-
81.	Abdul Samad	6	(Equivalent to BPS-17)	-do-
82.	Fazal Ahmed	6		-do-
83.	Dost Muhammad Gishkori	6		-do-
84.	Masroor Alam Khan	6		-do-
85.	Sheikh Masood Iqbal	6		-do-
86.	Muhammad Akram Dar	6		-do-
87.	Muhammad Afzal Mangi	6		-do-
88.	Muhammad Hussain	6		-do-
89.	Muhammad Raza Khan	6		-do-
90.	Shujat Ahmed	6		-do-
91.	Manzoor Elahi	7	(Equivalent to BPS-18)	-do-
92.	Muhammad Nawaz Magsi	7		-do-

سید فصیح اقبال: ضمنی سوال جناب یہ ہے۔ منسٹر صاحب نے تو ویسے اپنے پچھلے جواب

میں کافی چیزیں بتائیں اس میں میں نے سب نام دیکھ لیئے ہیں اس میں تھوڑا سا یہ ہے کہ 80% to 85% تو correct ہے یہ ان سب کو ہم جانتے ہیں ذاتی طور پر بلوچستان ہی کے ہیں کیونکہ ریڈیو ایسا محکمہ ہے کہ جس میں کوئی گڑ بڑ نہیں کرسکتا۔ بہرحال اب اس میں صرف ایک چیز میں عرض کروں گا کہ اس میں جو criteria ابھی انہوں نے بتایا تھا Director کا اب یہ سب جتنی کارپوریشنز ہماری رجسٹرڈ ہوئی ہیں پاکستان میں یا بل آنے ہیں یہ ہیں 1973ء کے آئین سے پہلے کے تو میں عرض کروں گا منسٹر صاحب کو کہ اگر یہ جتنی corporations آپ کی منسٹری میں ہیں اگر review کرالیں تاکہ صوبائی نمائندگیاں سب میں visible ہوں federating units صوبے نہیں میں کہہ رہا ہوں federating units کیونکہ جب Federation کی بات کرتا ہوں تو میں province نہیں کہتا میں federating units کہتا ہوں تو آپ کے لئے بھی یہ مسئلہ حل ہو جائے گا اور یہ آپ جتنی جلدی جلدی کام کر رہے ہیں یہ بھی آپ review کرسکتے ہیں ایک دن میں کہ ایسی چیزیں نئی حکومت کو دیں 1973ء ایکٹ کے تحت ---- تاکہ ہماری نمائندگی اس میں ہو جائے۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، شکریہ۔ پوائنٹ آف آرڈر پر بشیر مٹہ صاحب۔

جناب بشیر احمد مٹہ، جو بہت اہم مسئلہ ہماری proceedings کے شروع میں اٹھایا گیا جو لاہور میں واقعہ ہوا ہے۔ تو ابھی وزیر داخلہ صاحب تشریف لائے ہیں اگر اس سلسلے میں کچھ فرمائیں کیونکہ یہ بہت ضروری مسئلہ ہے۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، وقفہ سوال کے بعد ان کو سن لیں گے جی جناب نثار میمن صاحب وزیر برائے اطلاعات و نشریات۔

جناب نثار اے۔ میمن، شکریہ میڈم چیئرپرسن صاحبہ! پہلے تو میں اس بات پر گزارش کروں گا آپ کے توسط سے ہمارے ممبر صاحب سے کہ یہ جو انہوں نے ایک لفظ استعمال کیا کہ 80 to 90 percent correct ہے تو گزارش یہ ہوگی کہ جب ہم سے کوئی سوال پوچھا جاتا ہے تو ہم اس کا جواب دیتے ہیں اور اس جواب میں جو بھی حقائق ہیں اس کو اس ایوان میں پیش کرتے ہیں اور جہاں تک ہم جانتے ہیں یہ سو فیصد صحیح ہے اگر یہ نشاندہی اس چیز کی کر دیں کہ یہ 20% یا 10% کون سی ایسی چیز ہے جو غلط ہے۔ تو یہ با اثر ہوگا ورنہ یہ گمراہ کن بات ہوجاتی ہے۔ میں یہ کہوں گا اس سلسلے میں۔

سید فصیح اقبال، میں منسٹر صاحب کے اس جذبے کی تعریف کرتا ہوں لیکن ان کو پتہ ہے کہ ان سے پہلے جو سوال آتے رہے ہیں اس پر سو فیصدی اعتراض تھا میں نے یہ کیا کہ 70% to 80% لوگوں کو میں جانتا ہوں یہ correct لسٹ ہے لیکن کچھ ایسی چیزیں ہیں جو میں آپ سے ویسے بھی لے سکتا ہوں بحیثیت چیئرمین کمیٹی کے outside the House ۔ لیکن یہ چونکہ House کا مسئلہ تھا اس لئے میں نے یہاں یہ کہا۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، شکریہ سید فضل آغا صاحب۔

سید محمد فضل آغا، شکریہ۔ میں میمن صاحب کی صاف گوئی کی واقعی ہم تعریف کرتے ہیں اور جب سے یہ Floor پر ہیں تو صاف گوئی سے انہوں نے کام لیا ہے لیکن ابھی انہوں نے یہ گمراہ کن کہا کہ یہ ساری کاوش اور یہ گمراہی جو ان کے سامنے ہوتی رہی ہے پچھلے ایک مہینے سے وہ یہ سنتے رہے ہیں ہمیں ہر منسٹری سے غلط جواب آتے رہے ہیں incomplete جواب آتے رہے ہیں اور وہ question defer ہوتے رہے ہیں۔ تو یہ بتائیں کہ باقی جو ان کی گمراہ منسٹریز ہیں ان کو یہ راستے پر لائیں گے اپنی منسٹری میں تو صحیح ہے کہ کوئی گمراہ نہیں ہے لیکن جو گمراہ منسٹریز ہیں ان کا کیا بنے گا؟

میڈم قائم مقام چیئرمین، جناب نثار میمن صاحب۔

جناب نثار اے۔ میمن، شکریہ میڈم چیئرپرسن۔ میرے خیال میں جو سوال کا جواب دیا گیا تھا وہ بالکل واضح تھا کہ گمراہ کن بات اس سوال کے سلسلے میں کی گئی تھی میں اس ہاؤس میں جو دوسری چیزیں تھیں اس کے متعلق میں کہہ بھی نہیں سکتا یہ تو ایک سوال ہے۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، یہ الفاظ آپ واپس لے لیں۔ گمراہ کن کے الفاظ واپس لے لیں جی۔

جناب نثار اے۔ میمن، آپ کہتی ہیں تو میں لے لیتا ہوں۔ انہوں نے کچھ اور بھی ارشادات کئے تھے اگر آپ کی اجازت ہو تو وہ میں پیش کردوں۔ اس میں یہ ہے کہ جہاں تک تعلق ہے Pakistan Broadcasting کا تو اس میں باقاعدہ ایک laid down procedure ہے اور اس میں صوبوں کی نمایاں طور پر representation ہے۔ جہاں تک Television کا ہے اس

میں بھی گروپ 4 اور 5 میں۔ یہ گروپ 6، 7، 8 اور 9 میں کوٹہ جو ہے prescribed
کا ہے وہ follow Government کیا جارہا ہے اور وہ میرٹ پر 10 فیصد ہے پنجاب کا 50 فیصد،
سندھ (اربن) 7.6 فیصد ہے میرے خیال میں اس کی ضرورت نہیں ہے کہ میں سارے وہ دوں۔
وہی جو کوٹہ ہے اس کو follow کیا جارہا ہے باقی جہاں تک تعلق ہے کہ rules جو ہیں frame
کئے گئے ہیں Pakistan Television کے اس کے حساب سے جو جہاں پر ان quotas کا ذکر
نہیں ہے وہاں پر بھی ہم کوشش کر رہے ہیں اس بات کی کہ rules کو review کیا جائے in
fact آپ لوگوں کو سن کر خوشی ہوگی کہ میں نے پہلے ہی یہ دیکھ کر اپنے Television سے کہا
ہے کہ اس کے rules کو review کیا جائے اور اس میں اگر کوئی بھی کسی طرح کی ترمیم کی
ضرورت ہے تو وہ کی جائے شکریہ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، شکریہ! اگلا سوال نمبر 134، سید فصیح اقبال صاحب۔

134 *Syed Fascih Iqbal: Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Station Commander, Rawalpindi Cantonment has banned the installation of new water connections:

(b) the number of applications pending with the Station Headquarters for new water connections as of May, 1993; and

(c) whether it is also a fact that inspite of ban, a number of new connections were given if so, its reasons?

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakoorul Salam: (a) No.

(b) No application for new water connection is pending with Station Headquarters.

(c) No. It is not a fact.

میڈم قائم مقام چیئرمین، سپلیمنٹری سوال سید فصیح اقبال صاحب۔

سید فصیح اقبال، جناب میں نے سوال کیا تھا کہ،

whether it is a fact that the Station Commander, Rawalpindi Cantonment has banned the installation of new water connections?

وہ کہتے ہیں 'No'۔ تو اب آپ اندازہ کیجئے اور دوسری بات میں بھی یہ جواب دیتے ہیں No application for water connection is pending with Station Headquarters. اس کا مطلب یہ ہے کہ بین تھا۔ تو انہوں نے کہا کہ بین اٹھایا تو سب درخواستیں ہو گئیں۔ تو جواب اس کا بھی تسلی بخش نہیں ہے۔ یعنی ایک طرف تو کہتے ہیں کہ کوئی بین نہیں لگا تھا۔ پھر انہوں نے کہا کہ درخواست بھی کوئی pending نہیں ہے۔ تو یہ واٹر کنکشن کا تو پھر مسئلہ ہی نہیں ہوا۔

میڈم قائم مقام چیئرمین: جناب عبدالشکور سلام صاحب منسٹر فار ڈیفینس۔

جناب جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالشکور سلام: میڈم دونوں باتیں صحیح ہیں۔ فاضل دوست نے خواہ مخواہ سوال پوچھ لیا تھا۔

میڈم قائم مقام چیئرمین: شکریہ! اگلا سوال 135 حافظ حسین احمد صاحب۔

135 *Hafiz Hussain Ahmed: Will the Minister for Interior be pleased to state the total number of gazetted and non-gazetted staff in Islamabad Police with grade-wise break-up indicating also the number of employees belonging to all the four provinces at each level separately?

Mr. F. K. Bandial: Presently the employees in Capital Territory Police are in Basic Pay Scale and are not categorised as 'gazetted' and 'non-gazetted'. However, scale wise/rank-wise, the information is set out at Annexure-'A'.

Annexure-'A'

STATEMENT PROVINCE-WISE GRADE-WISE OF EXECUTIVE STAFF OF ISLAMABAD POLICE

BPS	Name of Post	Sanctioned Strength	Present Strength	Punjab	Sindh	N.W.F.P.	Balu-chistan	NA/ FATA	AJK	Is'mabad	Vacancy Position
20	I.G.P.	1	1	1	—	—	—	—	—	—	—
18	SSP	7	7	5	1	1	—	—	—	—	—
17	DSP/ASP	30 + (UT)	24	21	—	2	—	—	—	1	8
17	Inspr.	62	48	34	1	7	4	2	—	—	14
14	Sup-Inspector	194	151	124	—	24	2	1	—	—	43
9	Asstt. Sub-Inspector	339	284	237	24	19	—	1	3	—	55
7	Head Constable	977	977	831	18	108	1	—	19	—	—
5	Constale	5580	5267	4014	136	964	14	56	83	—	313
	Total:	7192	6759	5267	180	1125	21	60	105	1	433

حافظ حسین احمد، میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جناب 7192 ملازمتیں اسلام آباد پولیس کی ہیں اور اس میں بلوچستان کو 4 انسپکٹر، 2 سب انسپکٹر، ایک ہیڈ کانسٹیبل اور 14 کانسٹیبل دیئے گئے ہیں۔ اس طرح کل ہمیں 21 ملازمتیں ملی ہیں جبکہ ہمارا کوٹہ ساڑھے تین سو سے زائد بنتا ہے تو میں وفاقی وزیر سے سوال کروں گا کہ کیا وہ بقیہ جو 433 ملازمتیں جو باقی ہیں اس کے ذریعے صوبے کے کوٹے کو پورا کریں گے یا نہیں؟

میڈم قائم مقام چیئرمین، مسٹر ایف۔ کے۔ بندیال صاحب منسٹر فار انٹیرئیر۔

جناب ایف۔ کے۔ بندیال، محترمہ چیئرپرسن صاحبہ! اسلام آباد میں پولیس کی بھرتی جو ہے اس کے متعلق حکومت کا فیصلہ جو ہمارے پاس یہاں تحریر میں موجود ہے وہ یہ تھا کہ اسلام آباد سے اگر ضرورت کے مطابق افراد مہیا نہیں ہو سکتے تو کمی کو پنجاب سے پورا کیا جائے۔ لیکن اس فیصلے کے باوجود ماضی میں اسلام آباد کی انتظامیہ نے یہ چیز ہمیشہ ملحوظ خاطر رکھی کہ باقی صوبوں سے بھی اگر افسران یا اہل کار محکمہ پولیس میں دلچسپی رکھتے ہوں تو ان کو یہاں حصہ دیا جائے اگر آپ ارشاد فرمائیں محترمہ چیئرمین پرسن صاحبہ تو میں آپ کو پڑھ کر سنا دوں جو حکومت کا فیصلہ ہے یہ 21 جنوری 1986 کا ہے کہ جس میں یہ کہا گیا تھا میں relevant portion پڑھ دیتا ہوں۔

The quota of Punjab covers the Federal Area of Islamabad and what has been said was as far as possible, failing which the Province of Punjab giving an edge to candidates from Bahawalpur.

یعنی پنجاب کے اندر بھی انہوں نے بہاولپور کو ترجیح دی اور تمام آسامیوں کو انہوں نے پنجاب کو allocate کر دیا اور اس کے اندر انہوں نے یہ کہا کہ بہاولپور کو ترجیح دی جائے۔ لیکن جیسا میں گزارش کر رہا تھا اس کے باوجود آپ دیکھیں گے کہ ہر صوبے کو نمائندگی حاصل ہے اور اس کے ساتھ ہی ساتھ میں یہ پیشکش بھی کرنے کو تیار ہوں کہ بلوچستان ہو، سندھ ہو، فرنٹیئر ہو، جو بھی وہاں کے افراد ہیں جو پولیس میں یہاں بھرتی ہونا چاہتے ہیں اور وہ معیار کے مطابق تعلیم کے اعتبار سے، قد کے اعتبار سے اور fitness کے اعتبار سے ہیں تو یقیناً اسلام آباد کی انتظامیہ جو ہے ان کو بھرتی کا موقع دے گی۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، جناب حافظ حسین احمد صاحب سپلیمنٹری۔

جناب حافظ حسین احمد، محترمہ! ہماری معلومات میں بہت ہی زیادہ اضافہ ہوا ہے۔ اسلام آباد جو صرف وفاقی زیر انتظام علاقہ ہے وہ کہلاتا اسلام آباد ہی ہے۔ آگے پیچھے تو سارے دوسرے صوبے ہیں۔ اور اسلام آباد میں پولیس کی بھرتی جو ہے وہ صرف اسلام آباد انتظامیہ کے سپرد ہے دوسری بات یہ ہے کہ صرف بہاولپور میں کون سی خاصیت ہے جو دوسرے میں نہیں۔ پنجاب کے اور دوسرے صوبوں کے لوگ بھی قبل اعتماد نہیں ہیں صرف بہاولپور کے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ آئین کی خلاف ورزی ہے۔ وفاقی سطح پر جو آئین میں دیا گیا کوٹہ ہے جن کا انہوں نے ابھی بل پیش کیا ہے اس میں اگر اسلام آباد مستثنیٰ ہو تو باقی تو صوبے رہ جاتے ہیں۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، جناب ایف۔ کے۔ بندیال صاحب۔

جناب ایف۔ کے۔ بندیال، محترمہ! یہ فیصلے موجودہ نگران حکومت کے ہیں، ظاہر ہے کہ 1986ء آج سے 7 سال پہلے کی بات ہے، اور میں اب تفصیل سے پڑھ دیتا ہوں۔

The undersigned is directed to refer to the Ministry of Interior's letter number so and so, on the subject noted above and to say that the Federal Area of Islamabad is considered to be a part of the Punjab Province. For the purpose of provincial allocation, the quota of Punjab covers the federal area of Islamabad. As such, in a situation, where the response from local talent is poor or the candidates domiciled in Islamabad Capital Territory are not forthcoming, vacancies in Islamabad Capital Territory offices can be filled by persons domiciled in Punjab.

یہ حکم تو جناب ہے 21 جنوری 1986ء کا، اور اس کے بعد 21 دسمبر 1989ء کا حکم تھا جس میں انہوں نے پنجاب کے ساتھ ساتھ کہا کہ edge بہاولپور کو دیا جائے، میں دوبارہ گوش گزار کروں گا کہ اس چیز کے باوجود اسلام آباد پولیس میں کچھ نہ کچھ نمائندگی موجود ہے، اور ساتھ میں یہ بھی کہہ رہا ہوں کہ موجودہ نگران حکومت یہ بھی پسند کرے گی اور چاہے گی کہ اگر وہاں سے اور افراد آنے کو تیار ہیں تو معیار کے مطابق ان کو موقع دیا جائے۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب۔ سپلیمنٹری۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: میں جناب وزیر صاحب سے یہ پوچھوں گا کہ کس نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ فیڈرل ایریا میں جو recruitment ہے وہ پنجاب کے صوبے سے ہو؟ اور پھر پنجاب میں بہاولپور بھی ہے۔ اصل سوال یہ ہے کہ فیڈریشن کا سنٹر جو ہے اس کو پنجاب کا حصہ کس نے قرار دیا؟ سروسز میں اور دوسری recruitments میں۔

میڈم قائم مقام چیئرمین: جناب ایف۔ کے۔ بندیال صاحب۔

جناب ایف۔ کے۔ بندیال: یہ کیبنٹ سیکرٹریٹ اسٹیبلشمنٹ ڈویژن، اسلام آباد سے 21 جنوری 1989ء کو جاری ہوا اور یہ جو فیصلہ ہے اس وقت کی حکومت کا ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: یعنی یہ کون سی منسٹری ہے؟

میڈم قائم مقام چیئرمین: اسٹیبلشمنٹ اینڈ کیبنٹ۔

جناب ایف۔ کے۔ بندیال: پہلے 1986 میں اس کے بعد پھر دوسرا فیصلہ 1989ء میں آیا۔ جس کی اس نے مزید توثیق کرتے ہوئے کہا کہ بہاولپور کو آپ edge دیں۔ یہ دونوں خط میرے پاس موجود ہیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: 1986ء میں جونیجو صاحب کی حکومت تھی اور 1989ء میں پیپلز پارٹی کی حکومت تھی۔ جناب ہم protest کرتے ہیں۔ فیڈریشن کا سنٹر ہے اسلام آباد، اس میں تمام ملک کا پیسہ، تمام ملک کے وسائل خرچ ہوتے ہیں اور اس میں یہ طریقہ نکالنا کہ یہ اس کا مکمل فیڈریشن ہے اور اس میں ہر چیز میں فیڈریشن کا حصہ ہے۔ اس لئے یہاں کوئی ایسی چیز نہیں ہونی چاہیئے۔ یہ آئین کی خلاف ورزی ہے، فیڈریشن کی خلاف ورزی ہے۔ اس پر ہم protest کرتے ہیں۔

میڈم قائمقام چیئرمین: ایک بات میں کہوں۔ آپ یہ سوال کریں اسٹیبلشمنٹ ڈویژن سے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جی سوال اپنی جگہ پر ہے میں یہاں سینٹ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں صوبوں کے حقوق پر براہ راست حملہ ہوا ہے، ڈاکہ پڑا ہے۔ اس میں ہزاروں اور محکمے ہیں یہ تو صرف پولیس کا محکمہ ہے، اس کے علاوہ جو دوسری مختلف سروسز ہیں ان میں

بھی یہی ہے۔ یہ آئین کی خلاف ورزی ہے' فیڈریشن کے spirit کی خلاف ورزی ہے' اس لئے ہم آپ کی توجہ دلانا چاہتے ہیں کہ اس مسئلے کو ٹھیک بھی کیا جائے اور وزیر صاحب اس کے بارے میں ہمیں یقین دہانی کرائیں کہ اس کو correct کیا جائے۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، جی جناب پروفیسر خورشید احمد صاحب۔ سپلیمنٹری۔

پروفیسر خورشید احمد، میں اسی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے وزیر محترم سے یہ سوال کروں گا کہ کیا وہ اس امر پر غور کرنے کو تیار ہیں کہ اس مسئلے کو حکومت review کرے؟ اور فیڈرل ایریا کے رہنے والوں کا پہلا حق ہے' اور اس کے بعد تمام صوبے جو ہیں' ان سے مساوی بنیادوں پر فیڈرل ایریا کے لئے recruitment کی جائیں' اس پالیسی کو review کرنے کی ضرورت ہے۔ کیا آپ تیار ہیں کہ حکومت اس پر نظر ثانی کرے؟

میڈم قائم مقام چیئرمین، جناب ایف۔ کے۔ بندیال صاحب۔

جناب ایف۔ کے۔ بندیال، جہاں تک داخلہ ڈویژن کا تعلق ہے' Islamabad Capital Territory کی administration کا تعلق ہے' ہم حکومت کے مجاز اداروں کے تابع ہیں' اگر اسٹیبلشمنٹ ڈویژن' کیبینٹ ڈویژن کی جن کے سربراہ وزیراعظم ہوتے ہیں' طرف سے کوئی حکم آتا ہے' تو اس پر عملدرآمد ہمارے لئے ضروری ہے۔ اپنی طرف سے میں اس ایوان کو یقین دہانی کراتا ہوں۔ کہ اگر اس قسم کے ارشادات ہمارے پاس آپ حضرات یا اس ایوان کی طرف سے آتے ہیں تو انٹیریئر ڈویژن کو کوئی اعتراض نہیں ہوگا ۔ میں تو ویسے بھی اس کی تائید کر رہا ہوں کہ وہ شامل ہوں۔ اس قانون اور قاعدے کے باوجود۔ اور ہم چاہیں گے کہ یہ بھرتی زیادہ سے زیادہ ہو اور ان کے حصے کے مطابق ہو۔ انٹیرئیر ڈویژن کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، سپلیمنٹری سید محمد فضل آغا۔

سید محمد فضل آغا، میں منسٹر صاحب کا تو بہت مشکور ہوں کہ کم از کم ایک انکشاف تو آج انہوں نے اس فلور آف دی ہاؤس پر کردیا اور اس قسم کی under hand جو چھریاں چلتی ہیں چھوٹے صوبوں کے حقوق پر۔ امید ہے کہ باقی کیبینٹ منسٹر بھی آہستہ آہستہ وہ ساری باتیں اس فلور پر لائیں گے جو ہمارے ساتھ زیادتیاں ہوتی رہی ہیں اور جو ناجائز ہوتا رہا ہے اس لئے کہ سینٹ کو constitute ہی اس لئے کیا گیا تھا کہ ہم equal representation اور

equal rights کو defend کریں ۔ اس سینٹ کے from each province ۱۹ ممبران کی representation کا مقصد ہے یہی تھا۔ spirit یہی تھی لیکن اس سینٹ کے ہوتے ہوئے فیڈرل کیپیٹل میں ہزاروں کے حساب سے پولیس کی نفری ہے اس میں صرف اتنے چھوٹے سے ایریا کو یہ allocate کرنا اور یہ بھی نہیں کہ پنجاب نے ایک اپنے حصے (بہاولپور) کو backward رکھا ہے' اس کو ہمارے حصے کے کوٹہ پر accommodate کرنا---------

میڈم قائم مقام چیئرمین، آپ سوال کریں۔

سید محمد فضل آغا، میں کر رہا ہوں ڈاکٹر صاحب، لیکن------

I take an exception to Mr. Iqbal Haider Sahib. He always interrupts the honourable Members.

میڈم قائم مقام چیئرمین، آپ سوال کریں۔

(مداخلت)

میڈم قائم مقام چیئرمین، اقبال حیدر صاحب میں نے آپ کو فلور نہیں دیا ہے۔ فضل آغا صاحب آپ سوال کریں۔

سید محمد فضل آغا، میری گزارش یہ ہے کہ اگر وہ رولز موجود ہیں یہ جو انہوں نے باقی صوبوں کے لوگ اس لسٹ میں لئے ہیں' تو کیا منسٹر صاحب فرمائیں گے کہ وہ جو آرڈرز موجود ہیں undersigned کے آرڈر جو انہوں نے پڑھ کر سنائے تھے ایک تو یہ بتائیں کہ undersigned کون تھے جن کے آرڈر تھے ۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس رول کی انہوں نے مخالفت کیوں کی ہے؟ اور تیسرا یہ کہ 14 بندے (سپاہی) بلوچستان سے لے لئے ہیں۔ لیکن انسپکٹر' ڈی ایس پی اور اے ایس آئی میں کوئی بندہ ان کو نہیں ملا؟ اور ان 14 بندوں کے ڈومیسائل کے متعلق وہ بتائیں گے کہ آیا بلوچستان کے ہیں کہ نہیں؟

میڈم قائم مقام چیئرمین، ایک سوال میں آپ نے کتنے کرنے ہیں؟ ایک سوال کریں۔

سید محمد فضل آغا، ان کی فائل میں سب کچھ لکھا ہوا ہے جی۔

ملک محمد حیات: پوائنٹ آف آرڈر۔

میڈم قائم مقام چیئرمین: جی بریگیڈئیر حیات صاحب۔

ملک محمد حیات: میں clarify کردیتا ہوں کچھ تو منسٹر صاحب نے clarify کردیا ہے۔ یہ حکومت کا فیصلہ ہے کہ گریڈ 1 سے 15 تک تمام ایمپلائیز اسی صوبے کے ہونگے۔ اسلام آباد کو پنجاب کے ساتھ ملا دیا ہے کہ اسلام آباد یا پنجاب کے صوبے کے ہوں گے۔ یہ حکومت کا فیصلہ ہے کہ 16 سے اوپر جو ہیں وہ according to the normal proportion of all the provinces ہوں گے۔ یا تو حکومت سے آپ یہ قانون change کروائیں کہ اسلام آباد پنجاب سے الگ ہوجائے اور ان کی سیٹیں الگ ہوجائیں ان کی بھرتی الگ ہو جائے تو پھر تو درست ہے پھر اس میں آپ سارے صوبوں کو شامل کریں' اپنی تناسب کے مطابق اور جب تک پنجاب کے ساتھ ہے اور ہمارا جو اسلام آباد کی ایک ملین کی آبادی ہے یہ تو پنجاب سے نوکریاں مانگتے ہیں۔ ان کو یہاں سے نوکریاں مل جائیں گی۔ یا تو اس کو الگ کریں جب تک الگ نہیں ہوتا ہے نوکری کے لحاظ سے تب تک پنجاب کے ساتھ ہے 1 سے 15 تک اسلام آباد پنجاب سے recruitment ہو گی اور 16 کے اوپر باقی تمام کوٹہ جو ہے اس میں شامل ہیں۔

میڈم قائم مقام چیئرمین: جی سید فصیح اقبال صاحب۔

سید فصیح اقبال: جناب اس میں ہمارے ممبروں نے بہت کچھ کہہ دیا ہے۔ صرف ایک چیز میں بتاؤں کہ فیڈرل کیپیٹل جو بھی ہوتا ہے جب کراچی میں بنا تھا تو اس کا بھی Federal Capital Territory Act تھا اس میں سارا پاکستان شامل ہے آج بھی جو فیڈرل کیپیٹل ایڈمنسٹریشن ہے فیڈرل کی وہ آپ کی ضرورت کے تحت کیونکہ پنجاب سے یا بلوچستان میں کیپیٹل ہوتا تو کچھ ہمارا علاقہ لیتے کیونکہ فیڈرل کیپیٹل کا سپرٹ یہی ہے کہ اس میں فیڈریشن کے چاروں صوبے شامل ہیں لہذا جو کوٹہ مروجہ چاروں صوبوں کا فیڈرل سروسز میں ہے اس لئے کہ یہ آپ کا کیپیٹل فیڈریشن کے ہاتھ میں ہے------

میڈم قائم مقام چیئرمین: آپ سوال کریں۔

سید فصیح اقبال: میں سوال یہ کر رہا ہوں کہ فیڈرل کیپیٹل ایکٹ کے تحت ان کو

پروٹیکشن نہیں ہے؟ تو کیا منسٹر صاحب یہ بتائیں گے؟ He is now Interior Minister ان کے ذمہ اسلام آباد کی انتظامیہ ہے۔ تو کیا منسٹر صاحب ہاؤس میں آنے والے اس مسئلے کو review کریں گے؟ کیونکہ فیڈریشن کے تمام صوبے اس میں represent کررہے ہیں جس طرح سے دوسری سروسوں میں ہے------

میڈم قائم مقام چیئرمین: جناب ایف۔ کے۔ بندیال۔

جناب ایف۔ کے۔ بندیال، محترمہ چیئرمین صاحبہ میں تو پہلے ہی فاضل ممبر پروفیسر خورشید صاحب کے کہنے پر کہہ چکا ہوں کہ اگر ہاؤس کا یہ تاثر اور رائے ہے تو یقیناً ہم اس پر غور کریں گے اور جو متعلقہ حکومت کے ادارے یا ڈویژن ہیں ان کو بھی اس میں شامل کریں گے اس میں تو کوئی اعتراض والی بات ہی نہیں ہے۔

میڈم قائم مقام چیئرمین: شکریہ جناب۔

جناب ایف۔ کے۔ بندیال، میں ایک چیز عرض کرسکتا ہوں۔ محترمہ چیئرمین صاحبہ! میں معذرت خواہ ہوں کہ میں ذرا دیر سے پہنچا ہوں۔

میڈم قائم مقام چیئرمین: ہاں جی 127 ہے اس کو پھر defer کیا ہے۔

جناب ایف۔ کے۔ بندیال: جی جی۔ میں اس کے لئے بھی حاضر ہوں۔

میڈم قائم مقام چیئرمین: جناب میر عبدالجبار صاحب اسی سوال پر ہیں آپ۔

میر عبدالجبار: جی۔ ایک آخری سوال ہے اگر اجازت دیں تو۔

میڈم قائم مقام چیئرمین: جی بالکل۔

میر عبدالجبار، میں محترمہ وزیر صاحب کا ازحد مشکور ہوں کہ انہوں نے اس کی تفصیل بتائی اور دو خط پڑھ کر سنائے اور ساتھ ساتھ میں بریگیڈیئر صاحب کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے ہمیں یہ بات بھی واضح کردی کہ یہاں اسلام آباد پولیس کی ملازمت میں بلوچستان کا کوئی حصہ نہیں۔۔ میرا سوال اب یہ ہوگا کہ اگر ہمیں بلوچستان کے لوگوں کو اگر اسلام آباد کی پولیس میں بھرتی نہیں کیا جاتا ہے تو پھر یہ 14 یا 21 ملازمین کیسے بھرتی ہوئے ہیں؟ کس نے بھرتی کئے کیوں غلطی کی آپ نے؟

میڈم قائم مقام چیئرمین، جناب ایف۔ کے۔ بندیال صاحب وزیر برائے داخلہ امور۔

جناب ایف۔ کے۔ بندیال، میرے خیال میں یہ اچھا ہوا ہے جی۔ غلطی میں اس کو بالکل نہیں کہوں گا اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ لوگ ان خطوط اور اس فیصلے سے پہلے آئے ہوں۔ یہ بھی ہوسکتا ہے۔ جیسے بریگیڈیئر صاحب نے فرمایا ہے زیادہ تر یہ فیصد جو ہے فٹ کانسٹیبل کے لیول پر لاگو ہے جہاں straightaway بھرتی ہوئی ہے اور اکثر لوگ جو باقی upper subordinate اور lower subordinate افسران ہیں وہ اسلام آباد کیپیٹل کے علاقے کی انتظامیہ میں deputation پر آتے ہیں اور ان میں سے پھر کئی absorb ہوگئے ہیں تو یوں ہو سکتا ہے کہ باقی صوبوں سے جو لوگ lower subordinate اور افسران کے طبقے سے آئے ہیں وہ اسلام آباد کی ایڈمنسٹریشن میں deputation پر رہنے کے بعد absorb ہوگئے ہوں۔ لیکن آئندہ کے لئے حکومت کی توجہ اس جانب مبذول کروانے کیلئے بالکل تیار ہوں اور میرا خیال نہیں ہے کہ ایوان سے مجھے کوئی اختلاف ہے لہذا ان کو اس پر زیادہ وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ موجودہ نگران حکومت اس پر انتہائی ہمدردی کے ساتھ غور کرنے کے لئے تیار ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل، یہاں بریگیڈیئر صاحب نے اور وزیر صاحب نے بھی کہا اور وہ جو انہوں نے لکھا ہے کہ یہ جو (اسلام آباد) ہے پنجاب سے منسلک ہے۔ پاکستان کے آئین کے پہلے آرٹیکل میں یہ دیا ہوا ہے۔

Pakistan shall be a Federal Republic to be known as Islamic Republic of Pakistan, hereinafter referred to as Pakistan. The territories of Pakistan shall comprises: (a) Provinces. (b) Islamabad Capital Territory, hereinafter referred to as the Federal Capital.

یہ فیڈرل کیپیٹل اپنے طور پر صوبوں سے باہر ہے فیڈریشن کا اور اس میں جو بھی اخراجات ہوئے ہیں یہاں جو بڑی بڑی عمارتیں بنی ہیں یہ تو فیڈریشن (کے فنڈ) سے بنی ہوئی ہیں پنجاب سے نہیں بنی ہوئی ہیں اور اس کے باوجود یہاں آکر اس پنجاب میں شامل کر رہے ہیں۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، جی وقفہ سوالات ختم ہوا۔ بقیہ سوالات اور ان کے

جوابات پڑھے ہوئے تصور کئے جائیں۔

+ 136. *Hafiz Hussain Ahmed: Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) the names of the countries which have sent their forces to Somalia under the control of U.N., indicating also the number of Pakistani troops sent there; and

(b) the terms and conditions under which troops were sent to Somalia, with their objectives?

Mr. Justice (Retd.) Shakoor-ul-Salam: (a) Following countries are contributing their forces in Somalia for United Nations Operations:

(a) Australia

(b) Belgium

(c) Bostwana

(d) Canada

(e) Egypt

(f) France

(g) Germany

(h) India

(i) Italy

(k) Kuwait

(l) Morocco

(m) New Zealand

(n) Nigeria

\+ Question Hour being over the remaining questions and answers were placed on the table of the House.

(o) Norway

(p) Pakistan

(q) Saudi Arabia

(r) Sweden

(s) Tunisia

(t) Turkey

(u) U.K.

(v) U.S.A.

(w) Zimbabwe

The Present strength of Pak troops deployed in Somalia for UN Operation is 5023.

(b) Terms and conditions under which the troops were sent to Somalia are as under:-

(i) Pakistan troops deployed under United Nations Operation in Somalia are receiving allowances at the following rates:-

(a)	Col.	US $ 860 per month
(b)	Lt. Col.	US $ 810 per month
(c)	Major	US $ 760 per month
(d)	Captain/Lieutenant	US $ 710 per month
(e)	JCOs	US $ 610 per month
(f)	Naik/Havildar	US $ 560 per month
(g)	Sepoy/Lance Naik/NOEs	US $ 510 per month

(ii) Food and accommodation is provided free of cost.

(iii) The usual pay and allowances are being paid to the families of Pakistan troops in Somalia.

(iv) Families of the troops have been allowed to retain Government

accommodations.

(v) Pension Contribution in respect of these troops is being paid by the Government; and

(vi) Services rendered by them in Somalia will count for their pensionand retiring benefits.

The major objective of United Nations Operation in Somalia is to deploy armed forces personnel in accordance with Security Council Resolutions and safeguard its activities in providing humanitarian and other relief assistance in and around Mogadishu.

137. ***Syed Iqbal Haider:** Will the Minister for Railways be pleased to state:

(a) Whether there is any proposal under consideration of the Government to pave/concrete the roads and streets of Railway Housing Scheme No 1, Chaklala Rawalpindi, if not the reasons thereof; and

(b) whether the Railway Division had paid any amount to pave/concrete the roads and streets at the time of construction of this colony, if so, its details?

Mr. Ahmed Faruque: (a) Railway Employees Cooperative Housing Society Rawalpindi, which is a private body registered under the Provincial Cooperatives Act, 1925 is making efforts to collect additional development charges from members of Housing Scheme No. 1 Chaklala Rawalpindi to pave the roads/streets.

(b) No funds were provided by the Railway Division. It is rather the responsibility of the Housing Society to pave the roads out of Development

charges collected from the members of the society.

138. * Syed Iqbal Haider: Will the Minister for Interior be pleased to state whether it is a fact that persons applying for the grant of an I. D. Card are required to produce their domicile and birth certificates in support of their claims, if so, its reasons?

Mr. F. K. Bandial: The answer is no. Not in all the cases. However, the applicants can be divided into the following three categories:

(a) Applicants already registered with the District Registration Offices at the time of issuance of identity cards to their parents.

(b) Applicants whose parents failed to get them registered while securing identity cards for themselves.

(c) Parents as well as children not registered at any stage with any District Registration Office.

(2) Out of the three categories applicants belonging to category (a) do not have to produce any evidence to establish their identity while submitting RG-1 form. Only indication of parent's identity card number in RG-1 form is taken as sufficient evidence for issuance of their identity card.

(3) Category (b) applicants are also not required to produce domicile/Educational/Birth/Affidavit/Certificates.

(4) Till recently, however, category (c) applicants were required to produce domicile and citizenship certificates for obtaining identity cards.

(5) The condition of domicile certificate was imposed to check issuance of identity cards to foreign nationals. However, in view of the general

elections this condition has been relaxed.

139. *Mr. Aijaz Ali Khan Jatoi: Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) total number of Army and para military forces deployed in Sindh in aid of Civil government since the date of operation clean up in Sindh; and

(b) the total daily expenditure being incurred by Federal Government and Sindh Government on this operation?

Mr. F. K. Bandial: (a) 44234.

(b) Rs. 11,31,742.71 The expenditure is being borne by the Federal Government and the Government of Sindh.

140. *Hafiz Hussain Ahmad: Will the Minister for Interior be pleased to state the steps taken by the Government to check the increasing car lifting incidents in the country?

Mr. F. K. Bandial: The question was received in the Ministry of Interior on 23rd August, 1993. The Provinces were requested to provide the relevant information. A reminder was issued on 26th August, 1993, but so far, no information has been received.

The following measures are taken to curb this particular crime:-

(a) Anti-car lifting squads are already established in the provinces to especially deal with each cases.

(b) As soon as an incident taken place and is reported to the Police, information regarding particulars of the vehicles is transmitted to all the Police Stations in the district/province through wireless net-work. The information is also passed on to all the provinces so that suitable measures are taken to

apprehend the culprits and recover the stolen car.

(c) The Police, in general, has a list containing particulars of stolen vehicles and carries out random check, in Cities and on Highways.

(d) During mobile patrolling, efforts of the Police continue to recover vehicles through periodical checks.

(e) The Governments of Punjab and NWFP are making use of computers to identify stolen vehicles. The Attock Police, through their own efforts, has established a computerised Check Post at the Attock Bridge. Similar efforts at other provincial boundaries are recommended.

141. *Prof. Khurshid Ahmed: Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state the number of applications received for setting up private T.V. Channel during the last two years indicating also the names of applicants whose applications were accepted and or not accepted separately in each case?

Mr. Nisar A. Memon: Twelve. These are listed as under:

(i) M/s Pakistan Broadcasting System, Lahore.

(ii) M/s Independent, Television Network, Lahore.

(iii) M/s Khalid Tariq and Co., Lahore.

(iv) M/s Investo Finanz. UNION ANSTALT, ZURICH.

(v) Information & Systems Corporation, Main Shahra-e-Faisal, Karachi.

(vi) Mr. Haroon Khanani, 20-Irfan Terrace, Karachi.

(vii) Tri-Vision Electronic Inc. Canada.

(viii) Mr. Yousaf A. Haroon, 812, 4th Avenue, New York.

(ix) Tip Communications Houston, Texas.

(x) Southern Television and Retelecasting Ltd., F-6/2, Islamabad.

(xi) M/s Transworld Cable Television, Karachi.

(xii) M/s Fal Trading Est. Kuwait.

2. No request was however, accepted as it was not found in national interest at the present stage of development, particularly on account of religious, cultural, political and ethno-linguistic considerations.

142. *Prof. Khurshid Ahmed: Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) the names, addresses of the persons whom Klashinkov licences have been issued by the Ministry since July, 1991 indicating also the names of the persons who recommended these licences; and

(b) the details of such arms licences issued by the District administration of Islamabad during the above period?

Mr. F. K. Bandial: (a) The list containing the names addresses of the persons whom klashinkov licences issued by the Ministry since July, 1991, indicating the names of the persons who recommended these licences may be seen at Annex. 'A'.

(b) District Administration does not have powers to issue prohibited bore licences.

(Annexure has been placed in the Senate Library)

143. *Prof. Khurshid Ahmed: Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state the number of officers in grade 18 and above appointed as O.S.Ds. from November 1990 to April 18, 1993 and from April 19 to May 26, 1993 with reasons, if any?

Mr. Justice (R.) Abdul Shakurul Salam: The officers are appointed as Officer on Special Duty (OSD) on different accounts as under when:

(a) Proceeding on training within and outside Pakistan;

(b) Transferred from various Ministries/Divisions and cannot be adjusted immediately due to non-availability of suitable posts as per their experience and qualification.

(c) Disciplinary action is pending.

2. The number of officers in Grade 18 and above appointed as OSDs are:

(a) From Nov. 1990 to April 18, 1993.	167	(Annex-I)
(b) From April 19, 1993 to May 26, 1993.	8 (Annex-II)	

3. Reasons for appointment as OSDs are stated in para-1 above.

(Annexures have been placed in the Senate Library)

144. *Syed Abdullah Shah: Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state.

(a) the reasons for Broadcasting/telecasting the speech of the formerPresident of Pakistan on the night between 18th and 19th of July, 1993 at about 2 A.M. on 19th July, 1993; and

(b) the reasons for not making the prior announcement about the time when the speech was to be broadcast/telecast?

Mr. Nisar A. Memon: Information is being collected.

145. * Syed Abdullah Shah: Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) the price of the Aircraft recently purchased for use of the Prime Minister; and

(b) the expenditure incurred on the maintenance of the above aircraft?

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakurul Salam: (a) The total project cost of the aircraft is Rs.1107 million (US $ 36.90 million).

(b) Total expenditure incurred on maintenance is Rs.203 million.

146. * Mr. Yousuf Shaheen: Will the Minister for Interior be pleased to state the number of illegal immigrants residing in Pakistan?

Mr. F. K. Bandial: Approximately 10 lacs.

147. * Mr. Yousuf Shaheen: Will the Minister for Defence be pleased to state the names, place of domicile, date of appointment of members on the Board of Directors of the Pakistan International Airlines (PIA)?

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakurul Salam: The requisite information is annexed.

Annexure

COMPOSITION OF BOARD OF DIRECTOR PIAC

S.No.	Name	Place of domicile	Date of appointment
1.	Mr. Anwar Zahid, Chairman, P.I.A.C.	Punjab	26-9-1992
Official Members			
2.	AVM (Retd.) Farooq Umer, Managing Director, P.I.A.C.	Punjab	14-3-1993
3.	ACM Farooq Feroze Khan	Sind (U)	27-3-1993

Elected Members

4.	Mr. M. Aslam Siddiqui	Sind (U)	30-11-1991
5.	Mr. Maqbool A. Soomro	Sind (R)	30-11-1991

148. * Mr. Yousuf Shaheen: Will the Minister Incharge of the Established Division be pleased to state the quota prescribed for provinces and other regions for appointments in the government departments, divisions, corporations and semi-autonomous indicating also the percentage of employees in position at all levels with grade-wise and province-wise break-up?

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakurul Salam: (a) The quota percentages prescribed in 1973 for recruitment to posts meant for direct quota vacancies in Federal Government is as under:-

Merit	10%
Punjab	50%
Sindh	19%
Sindh(Urban)	7.6%
Sindh(Rural)	11.4%
N.W.F.P.	11.5%
Balochistan	3.5%
NA/FATA	4%
Azad Kashmir	2%

(b) From 1973 to 31st December, 1991 the above percentages were applicable to posts in BPS-17 or equivalent and above in the autonomous bodies and corporations. From 1-1-1992 and posts in BPS-3 or equivalent and above in

such bodies/corporations have also been brought under the purview of provincial/regional quotas as in (a) above.

(c) The statement showing Province-wise Number of Civil Servants with percentages in BPS-3 to BPS-22 as on 1-1-1993 is at Annexure-A.

(d) Province-wise break-up with percentages of Employees working in the Autonomous Bodies/Semi-Autonomous Bodies/Corporations of the Federal Government as on 1-1-1993 together with necessary explanatory notes is placed at Annexure-B.

Annexure-A

PROVINCE-WISE TOTAL NUMBER OF CIVIL SERVANTS

(BPS-3 TO BPS-22) IN THE FEDERAL GOVERNMENT AS ON 1-1-1993

Province/Region	BPS-3 to BPS-16	Percentage	BPS-17 to BPS-22	Percentage	Grand Total BPS-3 to BPS-22	Overall percentage	Prescribed regional provincial quota for initial recruitment	+ Excess — Deficiency %-wise
Punjab	172108	67.50	8409	62.36	180517	67.24	50%	+ 17.24
Sindh (U)	25436	9.98	1296	9.61	26732	9.96	7.6%	+ 2.36
Sindh (R)	15723	6.17	1029	7.63	16752	6.24	11.4%	— 5.16
N.W.F.P.	26592	10.43	1673	12.41	28265	10.53	11.5%	— 0.97
Balochistan	6859	2.69	406	3.01	7265	2.71	3.5%	— 0.79
NA/FATA	5044	1.98	497	3.69	5541	2.06	4%	— 1.94
A.K.	3202	1.26	174	1.29	3376	1.26	2%	— 0.74
Total:	254964	—	13484	—	268448	—		

Source: Census 1-1-1993
Establishment Division

EXPLANATORY NOTES

The figures given in the table above indicate the ground position of the officers/officials in various pay scales. The variation between the Provincial/Regional quota laid down in August, 1973 and the ground position can be attributed to the following:-

(i) Regional/Provincial quota is applied only to vacancies filled by direct recruitment at the entry point on initial recruitments. Quota is not applicable at the time of appointment by promotion or by transfer.

(ii) Regional/Provincial quotas have varied over the years since 1947. For example in 1950 Sindh, Khairpur, N.W.F.P. and Frontier States and Tribal Areas, Balochistan States and Tribal Areas had a combined quota of 15% whereas Punjab and Bahawalpur had 23% and Karachi 2% respectively.

(iii) The above figures also include recruitment against merit quota of 10%. Merit quota prior to July, 1973 was 20%.

(iv) In addition some statistics of personnel are available without break-up of Regional/Provincial domicile. These are being verified and would change the above position correspondingly. The total figures falling in this category are 9788 (BPS-3 to BPS-16) and 694 (BPS-17 to 22) respectively.

Annexure-B

PROVISIONAL

PROVINCE-WISE TOTAL NUMBER OF EMPLOYEES WORKING IN THE AUTONOMOUS BODIES/SEMI AUTONOMOUS BODIES/CORPORATIONS OF THE FEDERAL GOVERNMENT AS ON 1-1-1993

Province/Region	BPS-3 to BPS-16/ equivalent	Percentage	BPS-17 to BPS-22/ equivalent	Percentage	Grand Total BPS-3 to BPS-22	Overall percentage	Prescribed regional/ provincial quota for initial recruitment	+ Excess — Deficiency %-wise
Punjab	79348	48.26	24922	49.83	104270	48.63	50%	1.37
Sindh (U)	38339	23.32	13554	27.10	51893	24.20	76%	+ 16.6
Sindh (R)	14448	8.79	4092	8.18	18540	8.65	11.4%	— 2.75
N.W.F.P.	20888	12.70	5026	10.05	25914	12.09	11.5%	+ 0.59
Balochistan	6714	4.08	1188	2.38	7902	3.69	3.5%	+ 0.19
NA/FATA	1423	0.87	591	1.18	2014	0.94	4%	— 3.06
A.K.	3248	1.98	645	1.29	3893	1.82	2%	— 0.18
Total:	164408	—	50018	—	214426	—	—	

Source Census 1-1-1993
Establishment Division

EXPLANATORY NOTES

The figures given in the table above indicate the ground position of the officers/officials in various pay scales. The variation between the Provincial/ Regional quota laid down in August, 1973 and the ground position can be attributed to the following:-

(i) Regional/Provincial quota is applied only to vacancies filled by direct recruitment at the entry point. Prior to 1-1-1992 quota was not applicable on vacancies in BPS-3 to 16/equivalent in

Autonomous Bodies/ Corporations. Since 1-1-1993 quota has been made applicable on vacancies in BPS-3 to 16/equivalent in the Autonomous Bodies/ Corporations as well, as applicable in the Federal Services. Quota is not applicable at the time of appointment by promotion or by transfer.

(ii) Regional/Provincial quotas have varied over the years since 1947. For example in 1950 Sindh, Khairpur, N.W.F.P. and Frontier States and Tribal Areas, Balochistan States and Tribal Areas had a combined quota of 15% whereas Punjab and Bahawalpur had 23% and Karachi 2% respectively.

(iii) The above figures also include recruitment against merit quota of 10% with effect from 1-8-1973. Merit quota prior to July, 1973 was 20%.

(iv) The figures are provincial as information regarding WAPDA employees (BPS-1 to 16) has not yet been provided by Ministry of Water & Power. Similarly domicile of 45,000 employees of PTC is still to be verified.

(v) The above figures cover 214 Autonomous Bodies and 107 Corporations.

(List is available separately.)

149. * Akhundzada Behrawar Saeed: Will the Minister for Railways be pleased to inform this house that whether it is a fact that in pursuance of the Study Report of Management Services Division carried out in 1990 Railway Board has been re-structed/re-organised and as a result thereof 80 employees in that Board were declared surplus, if so, the reasons as to why 250 employees of the Board are

being declared surplus again?

Mr. Ahmed Faruque: The Management Services Division carried out a study of the staff strength of this Ministry and the report was received in 1990. They declared 43 posts as excess of the requirement and accordingly after consideration of the matter these posts were surrendered. Proposals for further reduction of staff is under consideration of the Committee on the recommendations of the Economy Commission. However, the number of staff being declared surplus has not been finally determined.

150. * Mr. Abdur Rahim Khan: Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state:-

(a) the total cadre strength of Section Officers, its distribution and present number of regular vacancies in BPS-17 and BPS-18;

(b) number and name of officers presently working on deputation in BPS-17 and 18, alongwith their parent department, designation, date of joining OMG etc. who are in excess of their quota;

(c) number and name of officers initially appointed on deputation and subsequently inducted in the OMG in BPS-17 and 18;

(d) number and name of officers who were initially appointed in BPS-17 on transfer and promoted to BPS-18; and

(e) number and name of present incumbents appointed on re-employment, Secondment and Contract?

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakurul Salam: (a) The total cadre strength is 937. Its distribution and present number of regular vacancies in BPS-17 and 18 are given in Annexure-I.

(b) Direct recruitment of Section Officers was discontinued in 1980 in pursuance of the recommendations of Civil Services Commission headed by Justice Anwarul Haq. This caused shortage in the direct quota of the cadre of Section Officers which, in public interest, was met by appointing Section Officers on Acting Charge and deputation basis. These appointments have been made against direct quota vacancies and not against promotion quota vacancies. Under this arrangement presently 253 Officers are working as S.Os. on deputation basis against the available balance of 10 under this category. Their names alongwith the requisite details are given in Annexure-II.

(c) Sixty Five (65) Officers were initially appointed on deputation and was subsequently inducted in the O.M.G. in BPS-17 and 18, details of which are given in Annexure-III.

(d) There are 41 Officers who are initially appointed by transfer in BPS-17 and were promoted to BPS-18 in the OMG on their turn. Their names are given in Annexure-IV.

(e) Thirty two (32) Defence Services Officers have been appointed on contract and two are on secondment. One Section Officer has been re-employed for 6 months. Details are given in Annexure-V.

(Annexures have been placed in the Senate Library).

151. * Malik Muhammad Hayat: Will the Minister for Interior be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to issue route permits to private sector for plying wagons/mini buses between Model Town Humak, Islamabad, to Pak. Secretariat and Faisal Mosque, if not, its reasons?

Mr. F. K. Bandial: (a) No.

(b) There is no demand from the Stage Carriage Operators to operate on these routes because the number of passengers on these routes is quite nominal.

LEAVE OF ABSENCE

میڈم قائم مقام چیئرمین، جی next اب Leave applications ۔

جناب فتح محمد خان صاحب نے علالت کی بنا پر مورخہ 22 تا 26 اگست اجلاس میں شرکت نہیں کرسکیں گے اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے اور انہوں نے یکم اور 2 ستمبر کے لئے بھی ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

میڈم قائم مقام چیئرمین، لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) محمد شفیق وزیر تعلیم نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری مصروفیات کی وجہ سے گلگت تشریف لے گئے ہیں۔ اس لئے مورخہ یکم اور 2 ستمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکیں گے۔ بندیال صاحب اب آچکے ہیں۔ Thank you جی۔

ADJOURNMENT MOTIONS

میڈم قائم مقام چیئرمین، next item ایڈجرنمنٹ موشن 16، پروفیسر خورشید احمد صاحب۔ جناب یوسف شاہین صاحب۔

جناب یوسف شاہین، شکریہ جی۔ سوالوں میں بھی آپ نے نہیں لیا موشنز میں سے میری موشن لے لیں۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، اس کے بعد آپ کی موشن لے لیتے ہیں جی۔ نمبر16۔

پروفیسر خورشید احمد، یہ قواعد کے مطابق ہے یا compassionate ground پر ہے۔

Madam Acting Chairman: Request to accommodate.

i) Re: ALLEGED INCREASE IN PRICES OF DRUGS.

پروفیسر خورشید احمد، اس کے لئے آپ کو قاعدہ 236 کی ضرورت ہے۔ اس طرح نہیں لیا جا سکتا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

I seek the leave of the House to move the following adjournment motion:-

According to the report published in Daily "Dawn" of 2nd August, 1993 the Health Ministry had allowed increase in the prices of drugs upto 900 per cent in some cases and its claim that only 5 per cent increase has been allowed to the pharmaceutical companies was an attempt to 'twist the facts', and that the prices of drugs and medicines have gone out of the reach of the common man. The Federal Health Ministry, it may be recalled, had allowed increase to the local and multi-national pharmaceutical companies but had been claiming that the increase was not more than 20 per cent, although various national dailies had published the old and new prices of the drugs which in some cases were upto 700 per cent.

It is also reported that the prices of drugs and medicines in India were much below (one-sixth) as compared to the prices in Pakistan. The smuggled medicines, it is also reported, were also available at much cheaper rates (one-fourth to one-sixth) as against the official prices in the local market. Due to this the smugglers may be lured to increase their activity.

It is also reported that the process of price increase by the pharmaceutical companies was made 'with the connivance of the Health Ministry, and so an underhand dealing of millions of rupees cannot be ruled out', and that

the permission to increase the prices of drugs was misused by the manufacturers 'with the full patronage of some high ups'.

This is a matter of serious national concern. I therefore, seek the leave of the House to move that the normal business of the Senate be suspended to discuss this issue.

میڈم قائم مقام چیئرمین، کون سا وزیر ذمہ دار ہے۔

جنابِ جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالشکور السلام، متعلقہ وزیر صاحب چھٹی پہ ہیں۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، تو پھر آپ اس کے ذمہ دار ہیں؟ اخونزادہ بہرہ ور سعید آن پوائنٹ آف آرڈر۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید، میں جناب یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پروفیسر صاحب نے فرمایا کہ drugs میں مہنگائی ہوئی ہے۔ تو میں اس کو ایک________

میڈم قائم مقام چیئرمین، نہیں جناب اس طرح آپ نہ کریں۔ منسٹر صاحب جواب دے رہے ہیں اس کے بعد آپ بات کریں۔ پہلے منسٹر صاحب جواب دیں گے۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید، پہلے آپ نے کہا۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، آپ نے کہا پوائنٹ آف آرڈر، میں نے پوچھا کیا issue ہے۔ آپ تشریف رکھیں پہلے وزیر صاحب اس کو oppose کریں گے۔ اس کے بعد ہی بات ہو سکتی ہے۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید، شکریہ اس کے بعد میں بولوں گا۔ آپ نے اجازت دی تھی۔ اس لئے اٹھا تھا۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، وزیر دفاع شکور السلام صاحب۔ آپ اسے oppose کرنا چاہیں گے؟

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakurul Salam: I oppose it.

میڈم قائم مقام چیئرمین، جناب پروفیسر خورشید صاحب۔ برائے مہربانی بہرہ ور سعید صاحب تشریف رکھیں۔

پروفیسر خورشید احمد، میں اپنی گزارشات سے پہلے یہ جاننا چاہتا ہوں کہ آیا وزیر محترم اس کے اوپر بحث کے لئے تیار ہیں۔ یا بعد میں وہ یہ کہیں گے کہ اس کو defer کیا جائے کیونکہ وزیر متعلقہ موجود نہیں ہیں۔ جو پوزیشن ہو پہلے واضح ہونی چاہیئے۔

جناب جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالشکور السلام، میڈم فائل ابھی ملی ہے۔ بحث کے لئے سینیٹر صاحب اگر defer کر دیں تو بہتر ہو گا۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، اس وقت چونکہ متعلقہ وزیر نہیں ہیں۔ اس طرح فائدہ نہیں ہو گا۔ اس کو defer کردیتے ہیں، کل صبح کے لئے رکھتے ہیں۔

Next Adjournment Motion. No.17, Prof. Khurshid Ahmed Sahib.

ii) Re: ALLEGED MORE TIME BEING GIVEN TO MUSLIM LEAGUE (N) THAN OTHER POLITICAL PARTIES ON ELECTRONIC MEDIA

Prof. Khurshid Ahmed: It has been reported in the daily 'DAWN' of July 31, 1993 that in the state-owned electronic media, Pakistan Muslim League (N) is still getting 70 per cent of the total political coverage by the Pakistan Broadcasting Corporation (PBC), and that the data provided by a source at the Information and Broadcasting Ministry revealed this preferential treatment with Nawaz Sharif and his party, whereas PPP and other small political parties together are getting only 30% of the total time reserved for the political coverage.

It has further been reported that besides transfers and postings at the headquarters, changes have also been made in the regional stations on political basis, and that some promotions have been made in relaxation of and by-passing

the promotion rules, which has created wide-spread resentment among the affectees.

This disclosure is a matter of serious national concern and I seek the leave of the House to move that the normal business of the House be suspended to discuss this issue.

Madam Acting Chairman: Mr. Nisar Memon.

Mr. Nisar A. Memon: I oppose the motion.

میڈم قائم مقام چیئرمین، پروفیسر خورشید احمد صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد: محترمہ چیئر پرسن صاحبہ! یہ ایڈجرنمنٹ موشن ایک بڑے ہی بنیادی قومی مسئلے سے متعلق ہے اور وہ یہ کہ جو information media خواہ وہ ریڈیو ہو، ٹیلی ویژن ہو، یا ٹرسٹ کے اخبارات ہوں tax payer کے پیسے سے جنہیں چلایا جاتا ہے فنانس کیا جاتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایک پارٹی کا ترجمان نہ بن جائے اسے ملک کی تمام سیاسی پارٹیوں کو منصفانہ موقع دینا چاہیئے۔ یہ جمہوریت کا ایک مسلمہ اصول ہے یہ اسلام کا بھی ایک بنیادی تقاضا ہے اور یہ ایک مہذب، شریف معاشرے کی بنیادی ضروریات میں سے ایک ہے لیکن بدقسمتی سے جو بھی ہمارے ملک میں برسر اقتدار رہا اس نے اس بات کی کوشش کی کہ خبرنامے کو اپنی ذاتی یا جماعتی پالیسی کے لئے استعمال کرے اور دوسرے کا نقطۂ نظر سامنے نہ آنے پائے۔ حالانکہ یہ جمہوریت کی روح ہی کے نہیں اس کے مسلمہ اصولوں کے بھی خلاف ہے۔ ہمیں توقع تھی کہ کم از کم کیئر ٹیکر گورنمنٹ جو اپنے آپ کو غیر جانبدار کہہ رہی ہے اور کوئی وجہ نہیں ہے کہ ہم اس کے اس دعویٰ کو چیلنج کریں لیکن ہمیں اس سے یہ توقع ضرور تھی کہ ایک ثبوت کے طور پر وہ Electronic Media کی حد تک انصاف برتے گی تمام پارٹیوں کو موقع ملے گا اور خاص طور پر نیوز میں۔ اس رپورٹ کا میں نے خود اس پہلو سے تجزیہ نہیں کیا ہے کہ پہلے چارٹ بنا کر کے میں نے دیکھا ہو کہ کتنا کتنا وقت دیا جاتا ہے لیکن جتنے پروگرام میں نے دیکھے ان میں، میں نے یہ بات محسوس کی کہ شروع میں تو بہت زیادہ tilt تھا اب بھی selective dispose بہت زیادہ ہے اور چونکہ یہ بات باقاعدہ ایک سروے کی بنیاد پر ایک اہم روزنامے نے

شائع کی ہے۔ میں اس پر اعتماد کرتے ہوئے اس بات کو اٹھا رہا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ وزیر صاحب اس معاملے کو ایک قومی اہمیت کے مسئلے کی حیثیت سے دیکھیں گے اور اگر اس معاملے میں ریڈیو اور ٹی وی جانبدار رہے ہیں یا selective رہے ہیں تو اس کی جلد سے جلد اصلاح کریں۔ میرا مقصد ان کی مدد کرنا ہے اور انتخابات کو زیادہ سے زیادہ منصفانہ اور فی الحقیقت شفاف بنانے کے لئے جو رول Electronic Media کو اور خصوصاً اس میڈیا کو جو public exchequer سے فنانس ہوتا ہے۔ یہ ہے وجہ جس کی بنا پر میں نے ضروری سمجھا کہ اس ایوان کے سامنے لاؤں۔ شکریہ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، جناب نثار میمن صاحب' وزیر برائے اطلاعات۔

جناب نثار اے۔ میمن، میں یہ کہوں گا کہ مجھے فاضل سینیٹر صاحب کی باتوں سے پورا اتفاق ہے کہ اس حکومت کو اور کوئی بھی حکومت ہو اس کو یہ چاہیئے کہ اس میڈیا پر ہر پارٹی کو منصفانہ وقت دیا جائے۔

So, I disagree at all with the honourable Senator on this issue. However, I would like to submit that the facts that he has reported are based from a newspaper 'Dawn' and I would submit that they are misleading and they are perhaps motivated by certain vested interests and the report is wrong information. In fact, the report has intentionally concealed the facts with a view to tarnish the image of the Caretaker Government. Radio Pakistan has in fact taken immediate notice of the news. I would like to submit to this House that we got the Radio Pakistan bulletin which was published in the newspaper on the 6th of August, 1993. As a matter of fact PBC is giving equitable coverage to all the political parties and groups, showing that PML (Nawaz Sharif Group) is not getting any preferential treatment of 70% of the political coverage in the news bulletin of Radio Pakistan. The factual position is that both the major political parties that is of the Pakistan Muslim League (Nawaz Group) and PPP were getting equal political coverage in the news of the Radio Pakistan, which was the question of the Senator and in fact I will go beyond that,

Madam Chairperson, that the Radio is going beyond that by representing various other parties in the allocated time and in fact we are keeping a close watch on it. I can assure the Minister and I believe, whether I do not know the rules of the House or if I may be allowed to submit that a few days back over a dinner in which we were together, I am little surprised by his statement now, because he himself, mentioned that "I believe I am fully satisfied now". So, perhaps there must be certain other facts that you have come to know. After that in reply to this question you had expressed your satisfaction at that time. Nevertheless now you have expressed the different views. I would submit that the situation has not changed since we met last. The Radio and the Television management is keeping a track of it and I can assure you and this House that every evening, irrespective of the fact whether I am at 9 O'clock listening to the news or 8 O'clock listening to the news of the Radio at 6 O'clock or various all the news, I as a Minister for Information would like to submit through you Madam Chairperson, that I listen to the Radio and the recording because I may not be at home or in the office at that time, listening to the various newses not only Khabarnama but also I scan through their various news which are coming from our television station in Karachi, Peshawar, Islamabad and Lahore and not only that but the Khabarnama and other major news. We are keeping track of the time that has been allocated not only to the news of the various political parties but also to the various International news including the fact that we are keeping track of the Kashmir that there is an issue for the people of Kashmir who are fighting for its liberation. This Government is fully supporting them, we will provide them diplomatic, moral and political support. I am also making sure that the instructions and the guidances and the policies of the Government are translated by the media.

So, with this assurance I am sure that the honourable member will leave it to us, to allow us to monitor that and if you have, I will only say have faith in the people who are running the Government today because they are neutral and we are making sure that anybody in the departments or the Ministries and others do not deviate from this. I would like to put on the record of this House that it was in the same Ministry when the use of the machines and the equipments was misused and this was in favour of a political party, then those two people involved, in a short inquiry were suspended and further inquiry proved that their suspension was right, and this is being proceeded with. Now, we have gone to the extent not only saying that this is our belief, but also making sure that in practice people get the right messages and that we will not allow anybody to deviate from the governmetn's declared policy. So, with this I would submit that please accept that. We have made all out efforts and will continue to make our all out efforts to have the Radio and Television and that various media and newspapers under the control of the Ministry are fair, neutral and they are giving equitable time. Thank you.

میڈم قائم مقام چیئرمین ، جناب پروفیسر خورشید احمد صاحب منسٹر کی statement کے بعد آپ پریس تو نہیں کریں گے۔

پروفیسر خورشید احمد ، جی میں عرض کرتا ہوں۔ میں منسٹر موصوف کا ممنون ہوں اور بلاشبہ میں نے ان سے اس اعشائیہ کے موقع پر اس بات کا ذکر کیا تھا اور یہ بھی کہا تھا کہ میری یہ رپورٹ اکتیس تاریخ تک کے اخباری جائزہ کے اوپر مبنی ہے اور پہلی تاریخ کے بعد سے مجھے کچھ improvement report ملی ہے۔ یہ بات میں نے اس وقت بھی کہی تھی اب بھی کہہ رہا ہوں۔ لیکن اس کے باوجود یہ بات صحیح ہے کہ ابھی تک بحیثیت مجموعی خصوصاً ٹیلی ویژن میں صحیح توازن نہیں آیا ہے اور اس کے لئے میں مشورہ دوں گا وزیر موصوف کو کہ وہ ہفتہ وار چارٹ

بتوائیں کہ ریڈیو کی نیوز اور ٹی وی کی نیوز میں کتنا کتنا وقت کس کس پارٹی کے لئے دیا گیا ہے۔ اس سے خود ان کے سامنے تصویر آجائے گی کہ کیا پوزیشن رہی ہے۔ یہ بھی دیکھیں کہ ملک میں جو اہم events ہوتے ہیں مثلاً اپنی پارٹی کے بارے میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ ایک چھوٹے گاؤں کے جلسے کو دکھایا گیا لیکن پشاور کا جلسہ جو تاریخی جلسہ تھا ' چارسدہ کا جلسہ جو بہت بڑا جلسہ تھا' ملتان کا جلسہ جو بہت بڑا جلسہ تھا کور نہیں کیا گیا لیکن ایک گاؤں کے جلسے کو دکھا دیا گیا۔ اس میں آپ کو پوری طرح تحقیق کرنی چاہیئے' آپ کو نیچے تک جانا چاہیئے اور آپ کو انصاف کرنا چاہیئے۔ ہم اس کی جناب سے توقع رکھتے ہیں اور موشن لانے کا مقصد بھی یہی تھا کہ آپ کو متوجہ کیا جائے ' اس ایوان کو بھی متوجہ کیا جائے اور اس قوم کو بھی متوجہ کیا جائے کہ Election Campaign میں خاص طور پر اس بات کی ضرورت ہے کہ تمام پارٹیوں کو ان کے افراد کی مناسبت سے جلسوں کو ان کی اہمیت کی مناسبت سے objectively honestly cover کیا جائے اور اگر کوئی افراد اس کو violate کرتے ہیں تو آپ کا فرض ہے کہ آپ ان کے خلاف action لیں۔ یہ آپ کریں گے تو پھر اچھی مثال قائم ہوگی۔ اس بنیاد پر میں اس کو پریس نہیں کرتا۔

میڈم قائم مقام چیئرمین: پریس نہیں کرتے۔ شکریہ۔ فضل آغا صاحب ابھی میں آپ سے درخواست کروں گی کہ مجھے ایک اہم کام پرائم منسٹر صاحب کے ساتھ ہے۔ تو آپ آکر ذرا پریذائیڈ کریں کیونکہ پینل آف دی چیئرمین میں سے کوئی بھی یہاں موجود نہیں ہے۔ شکریہ!

(اس مرحلہ پر سید محمد فضل آغا کرسئی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر (سید محمد فضل آغا): معزز اراکین اگر اجازت ہو تو یوسف شاہین صاحب نے جس طرح کہا تھا وہ موو کرلیں۔ جی جناب یوسف شاہین صاحب۔

iii) Re: ALLEGED VIOLATION OF THE DECISION OF THE STANDING COMMITTEE REGARDING PROMOTION OF ENGINEERS IN WAPDA.

Mr. Yousuf Shaheen: Thank you. I beg to move that the House be adjourned to discuss a matter of utmost public importance, inspite of

decision taken by the Standing Committee of National Assembly regarding promotions of some officers from Sindh and N.W.F.P., upper subordinates (BPS-11 to 16) to Junior Engineers (Grade 17) in WAPDA whereas decision in this regard for other provinces has already been taken except Sindh and N.W.F.P. It is, therefore, requested that the motion be taken out of turn.

Mr. Presiding Officer: Syed Iqbal Haider Sahib.

Syed Iqbal Haider: I request that ordinary business of the House may kindly be adjourned to consider the following adjournment motion of urgent nature and of public importance:-

It is reported in the daily "The Frontier Post" dated the 2nd August, 1993 that Chairman WAPDA is not following or implementing the recommendations made by the Standing Committee of the National Assembly regarding promotion of more than 140 graduate engineers who joined WAPDA in lessor grades of BPS-11 to 16 now deserving higher grades BPS-17 as junior engineers.

Graduate Engineers holding required degrees, diplomas and academic qualifications with high marks and distinctions had joined WAPDA in a lessor grades on the understanding that they will be promoted to the higher grades BPS-17 or as junior engineers within next two to three years. Whereas these graduate engineers have been serving WAPDA for much more than three years and have acquired requisite training as well.

The aforesaid motion raises an urgent and important issue of public interest and deserves to be discussed and admitted in the House. Thank you.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، ڈاکٹر ریحان صاحب آپ بھی پڑھ دیجئے۔ آپ کا بھی

اسی پر ہے۔

Dr. Muhammad Rehan: I beg to move that the House be adjourned to discuss a matter of utmost public importance, inspite of the decision taken by the Standing Committee of National Assembly regarding promotions of some officers from Sindh and N.W.F.P. upper subordinates (BPS-11 to 16) to Junior Engineer (Grade 17) in WAPDA whereas decision in this regard for other provinces has already been taken except Sindh and N.W.F.P.

It is, therefore, requested that the matter be taken out of turn.

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، حافظ حسین احمد صاحب آپ کی بھی اسی طرح کی ہے۔

حافظ حسین احمد، میں تحریک کرتا ہوں کہ درج ذیل اہم قومی مسئلہ کو فوری طور پر زیر بحث لایا جائے۔

صوبہ سندھ اور صوبہ سرحد کے 140(11 تا 16 گریڈ کے) ملازمین کی گریڈ 17 میں ترقی یکدم بند کردی گئی۔ جبکہ 1988ء سے اب تک سینکڑوں 11 تا16 گریڈ کے ملازمین کو ترقی دیتے رہے ہیں۔ اب صوبہ سندھ اور سرحد کے ملازمین کے وقت ان کو اس ترقی سے محروم رکھا جا رہا ہے۔

یہ انتہائی اہم نوعیت کا مسئلہ ہے جاری کارروائی روک کر بحث کی جائے۔

Mr. Presiding Officer: Is it being opposed?

Mr. Khurshid K. Marker: Opposed.

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، یوسف شاہین صاحب آپ کچھ فرمانا چاہیں گے؟

جناب یوسف شاہین، پرابلم یہ ہے کہ واپڈا میں سروسز کے سلسلے میں کافی عرصے سے شکایتیں چلی آرہی ہیں' پنجاب سے واپڈا کے بورڈ میں 4 ممبر ہیں جس میں چیئرمین بھی شامل ہے اور 4 میں سے 3 پنجاب میں سے ہیں۔ ایک صاحب N.W.F.P. سے ہیں۔ تو یہ جو ایک نانی وہڑہ انہوں نے بنا رکھا ہے کہ جو واپڈا کا محکمہ ہے اس کو واپڈا پنجاب ہی کہا جا سکتا ہے کیونکہ وہاں فیصلے صرف پنجاب کے ہوتے ہیں۔ ابھی جو ایک سو چالیس لڑکے ہیں' پنجاب کے لڑکوں

کو تو پروموشن مل گئی۔ بلوچستان والے جو تھوڑے بہت تھے ان کو بھی مل گیا۔ سندھ اور سرحد کے لڑکوں کو promotions نہیں دے رہے ہیں۔ پانچ سال سے مسئلہ رکا ہوا ہے۔ اس کو منسٹر صاحب اپوز کیوں کرتے ہیں جب دوسروں کو کر دیا ہے تو ان کو بھی کر دیں۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، شکریہ جی۔ اقبال حیدر صاحب۔

Syed Iqbal Haider: Thank you Mr. Chairman. I will draw your kind attention to certain decisions of WAPDA itself. On 27th April, 1989, through an office memorandum the Authority had decided that the existing rule 3.1 of the WAPDA Services of the Electrical Engineer Rule 1965 regarding 25% quota for promotion of upper subordinates may be substituted as under:

"25% of the post shall be filled by promotion in the following manner:

12.5% from diploma holders in BPS-16."

The whole issue that these graduate engineers, who are serving in BPS-16 should be promoted. Now this is a decision of the WAPDA itself which was communicated in an office memorandum dated 27th April, 1989. Then, I will draw your kind attention to the appeal of Pakistan Engineering Council which has strongly recommended that these graduate engineers, who have been serving in WAPDA, particularly from the Provinces of Sindh, Balochistan and Frontier are being discriminated, they are being denied promotion and that letter is of 6th January, 1993 of Bashir Ahmed Shaikh, Registrar, Pakistan Engineering Council addressed to Mr. Javed Akhtar, Member WAPDA. Then, I will also draw your kind attention to an interesting letter, sir, from Engineer Elahi Bakhsh Soomro Sahib. He is a Member of the Pakistan Engineering Council and he was also holding the charge of Minister for Science and Technology, wrote a letter on 15th February, 1993 to Jam Muhammad Yousaf, Federal Minister for Water and

Power emphasizing upon him the need for promotion of these deprived and denied 'Mazloom Graduate Engineers', I will draw your attention to a decision of the whole WAPDA Board. The Authority, in its 438th meeting held on 16th April, 1990, has observed that B. Sc. Engineers given lower jobs in WAPDA cause them humiliation and also create dicontentment in the lower staff where their vacancies are blocked. So, my contention is, sir, that the 438th meeting of the WAPDA Board itself discussed this issue and appreciated it and admitted it that their presence causes embarrassment because they are highly qualified. They are B. Sc. Engineers working in a very lower grade jobs which causes tremendous humiliation and creates discontentment and it should be removed. Therefore, sir, there is no two opinion about it in the whole nation. Why should these 140 young graduates, full of aspirations, full of hopes, should be treated with such callousness and indifference that they could not be promoted, they should go to the Civil Service Commission and get relief through them; whereas the decision is that there will be departmental promotions also. They have already acquired more than 3 years experience as a trainee. I think, it is a very grave injustice being done to these Engineers from a smaller province. Thank you, sir.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، ڈاکٹر ریحان صاحب۔ میری گزارش یہ ہے کہ یہ مسئلہ تو بہت اہم ہے۔ اس کے لئے جو ٹیکنیکل سائیڈز ہیں ان کو tackle کیا جائے تاکہ ٹائم کے اندر اس تحریک التواء کو کم از کم ہم ڈسکس کر سکیں۔

ڈاکٹر محمد ریحان: ہمیں اس کا احساس ہے۔ لیکن ہمیں حق بھی ہے کہ جو ایسا مسئلہ ہو اس پر ہم اظہار خیال بھی کریں۔ جناب والا! میرے دوستوں اقبال حیدر صاحب نے رولز کا حوالہ دے کر بتایا اور یوسف شاہین صاحب نے بھی بتایا۔ میں جناب عرض کروں گا جیسا کہ

جناب کو بھی معلوم ہے کہ آئین میں ایک آرٹیکل 27 ہے جو کہ 13 اگست کو expire ہوگیا جس میں صوبوں کے لئے کوٹے مقرر تھے اور ہم ابھی خلاء میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ کوٹہ اس لئے مقرر کیا گیا تھا تاکہ پسماندہ صوبے، محروم صوبے اور محروم علاقے جو ہیں ان کا جو جائز حق بنتا ہے ان کو وہ آئینی تحفظ کے ماتحت مل جائے۔ وہ 13 اگست کو ختم ہوگیا۔ اس پر ہم نے ایڈجرنمنٹ موشن move کیا تھا لیکن وزیر صاحب نے کہا کہ وہ بل لا رہے ہیں۔ بل اب کمیٹی میں چلا جائے گا۔ پتہ نہیں کتنے سال لگیں گے۔ کمیٹی سے پھر واپس اس ہاؤس میں آئے گا۔ پھر پتہ نہیں نیشنل اسمبلی کب آتی ہے؟ تو میں جو عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ چھوٹے صوبوں میں بڑا احساس محرومی اس بات سے پیدا ہوگیا ہے اور یہ مزید بڑھے گا جب تک اس کا ازالہ نہیں کیا جائے اور یہ باتیں آرہی ہیں فرنٹیئر اور سندھ سے جو دونوں چھوٹے صوبے ہیں۔ اگر ان کی محرومی کا ازالہ نہیں کیا جائے گا، جناب والا! آج ہمارا ملک بڑی نازک صورت حال سے گزر رہا ہے خدا نخواستہ اگر اس طرح یہ محرومیاں اور ناانصافیاں جو ہوتی ہیں یہ بڑا طوفان کھڑا کریں گی۔ پھر طوفان کو روکنا کسی کے بس کی بات نہیں ہو گی۔

میں عرض کرتا ہوں کہ جب نیشنل اسمبلی کی کمیٹی نے recommend کیا تھا، بلکہ پاس کیا تھا کہ ان کو گریڈ 17 میں لایا جائے۔ وہ graduate engineers ہیں اور ایک graduate engineer کم از کم 17 گریڈ میں بھرتی ہوتا ہے۔ جناب والا! آپ خود بھی انجینئر ہیں، آپ نے ملازمت بھی کی ہے۔ اگر آپ اس صورتحال میں آج ہوتے تو آپ کے کیا احساسات ہوتے؟ میں عرض کرتا ہوں کہ جو اسٹینڈنگ کمیٹی کا منظور کردہ فیصلہ ہے اس پر عملدر آمد نہ کرنا نیشنل اسمبلی کی بھی توہین ہے۔ نیشنل اسمبلی لوگوں کی منتخب اسمبلی ہوتی ہے یہ پاکستان کے عوام کی توہین ہے کہ وہاں پر ایک افسر صاحب اپنے مُوڈ میں آکر لکھ دیتا ہے کہ فائل کو داخل دفتر کرو، ردی کی ٹوکری میں پھینک دو۔ جناب والا! یہ بہت اہم مسئلہ ہے اور میں یہ زور دے کر کہتا ہوں اور جناب ہمارے جو وزیر صاحب ہیں وہ بڑے اچھے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ سمجھدار انسان ہیں ان کو خصوصاً آج کل ہم سمجھتے ہیں کہ جو موجودہ کیبنٹ ہے وہ ٹیکنوکریٹس پر مشتمل ہے۔ اس معاملے میں ان کو اپوز نہیں کرنا چاہیئے اور اس کو ڈسکشن کے لئے منظور کرنا چاہیئے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: حافظ حسین احمد صاحب۔

حافظ حسین احمد ، جناب چیئرمین! یہ تحریک التواء انتہائی اہمیت کی حامل ہے اور یہ عوامی نوعیت کا ایک ایسا مسئلہ ہے جس سے تقریباً اس ملک کی دو اکائیاں متاثر ہو رہی ہیں۔ سب سے اہم مسئلہ یہ ہے اس لئے اس پر بحث کی جائی کہ یہ جو صوبوں کے لئے مرکز کی جانب سے جو الگ الگ معیار مقرر کیئے جاتے ہیں اس کا ازالہ ہوسکے۔ ابھی ایک سوال کے ضمن میں بھی اس کا مظاہرہ ہوا تھا کہ وفاقی دارالحکومت میں ہمیں کہا گیا کہ جو اب تقریباً 7992 ملازمتیں ہیں۔ اس میں سے پنجاب کو 5267 دی گئی ہیں اس کے لئے انہوں نے کچھ قواعد بھی پڑھ دیئے۔ لیکن ظاہر ہے ہمیں سمجھ نہیں آسکی کیونکہ اگر وہ قواعد بالکل ٹھیک تھے تو سرحد کو 1125 کس طرح ملازمتیں دی گئی پولیس کی اور اس طرح بلوچستان کو 21 اور سندھ کو 180 دی گئیں۔ یعنی کہیں یہ تاثر دیا جاتا ہے کہ شاید وفاقی دارالحکومت کے امن و امان کی برقراری میں اور اس کی حفاظت کے لئے یہ دونوں صوبوں کے افراد قابل اعتماد ہیں۔

جناب چیئرمین صاحب! ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جہاں تک بلوچستان کا تعلق ہے یہاں پروموشن کی بات اس لئے نہیں کر رہا کیونکہ اس میں ہمارے ہیں ہی نہیں جب ہوں گے نہیں تو پروموشن کی بات یعنی واپڈا میں ہمارے 11 سے جو 16 تک ہیں اس میں بلوچستان کے ملازمین ہیں ہی نہیں، تمام صوبہ پنجاب کے تھے جن کو ترقی دی گئی۔ اگر ان کے لئے ترقی کے لئے قواعد و ضوابط میں ترمیم کی جاسکتی تھی ان کی ترقی کے لئے کوئی چیز رکاوٹ نہیں تھی تو یہ صرف سندھ اور سرحد کے لئے کیوں رکاوٹ پیدا ہوئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایوان جس میں چاروں اکائیوں کی مساوی نمائندگی ہے اور ان کے حقوق کا جو پاسبان ہے اس حوالے سے بھی اس تحریک التواء کو منظور کیا جانے تاکہ اس پر بحث ہو سکے اور جو دو صوبے ہیں وہ اس بارے میں مطمئن ہوسکیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، وزیر موصوف صاحب۔

جناب وزیر انچارج، جناب چیئرمین صاحب! میں تو ابھی تیار ہوں اس کے لئے اگر کچھ بحث ہو۔

Mr. Presiding Officer: You are not going to oppose it?

Honourable Minister: No, I am sorry, I did not know the procedure.

Mr. Presiding Officer: Please let me explain. They have moved their adjournment motion, they have explained the background of their adjournment motion and they wanted to discuss them. You have to reply. Are you prepared for discussion?

Honourable Minister: I am prepared for discussion.

Mr. Presiding Officer: The adjournment motion is admitted and the discussion will be taken at a later stage. Thank you very much.

اب آئیٹم نمبر 3 ہے ایڈجرنمنٹ موشن کا ٹائم ختم ہوگیا ہے۔

ڈاکٹر محمد ریحان، یہ ایڈجرنمنٹ موشن نمبر 18 تین چار دن سے آرہا ہے اس پر وقت نہیں لگے گا یہ بڑا اہم مسئلہ ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، آپ ٹھیک فرما رہے ہیں لیکن مجھ سے زیادہ آپ لوگ جانتے ہیں۔

ڈاکٹر محمد ریحان، یہاں لوگ خلیج کی جنگ میں پھنسے ہوئے ہیں، ان کی بیویاں اور بچے یہاں تڑپ رہے ہیں، یہ ایک انسانی مسئلہ ہے اور انسانی مسئلہ سب پر فوقیت رکھتا ہے۔

Mr. Presiding Officer: Dr. Sahib, I appreciate your concern. This is not in my power, Sir. You have framed the rules. This is out side from the rules. We have to run according to the rules. I can't do it. You authorise me, give me the *suo moto* power then I shall do. I can't do it Sir. It is the power of the House. The adjournment motions' time is over. Let us go to the next item. Yes, Professor Sahib.

پروفیسر خورشید احمد، جناب آپ یہ کرسکتے ہیں کہ متعلقہ وزیر صاحب سے یہ کہیں کہ وہ سینیٹر صاحب سے کیس لے کر اگر کوئی ایسا انسانی مسئلہ ہے تو اس کو ذرا treat کرلیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، ہاں صحیح ہے۔ اگر وزیر صاحب اور ممبر صاحب آپس

میں discussion کرنا چاہیں اور میرے خیال میں کوئی وزیر اس صورت میں انکار تو نہیں کرے گا۔ لیکن یہ اتنا important مسئلہ ہے پروفیسر صاحب کہ جب تک یہ فلور پر نہیں آئے گا اس کی تشنگی ختم نہیں ہوگی۔ شکریہ جی۔ اگلا آئیٹم نمبر 3۔ جسٹس صاحب آپ نے کچھ رپورٹس lay کرنی ہیں۔

ORDINANCES-------LAID

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakurul Salam: Mr. Chairman, I would seek your permission to lay the following Ordinances for consideration by this House:

1. The Pakistan Broadcasting Corporation (Amendment) Ordinance, 1993 (No.XVII of 1993).

2. The Pakistan Council of Architects and Town Planners (Amendment) Ordinance, 1993 (No. XVIII of 1993).

3. The Banks (Nationalization) (Amendment) Ordinance, 1993 (No. XIX of 1993).

4. The Representation of the People (Second Amendment) Ordinance, 1993 (No.XX of 1993).

Mr. Presiding Officer: Thank you, the Ordinances stand laid. Next Item No.4. Discussion on the report of the Special Committee to examine in depth the reports of the Council of Islamic Ideology on some subjects.

I think, then we will cross No.4 as the House intends to take up the Item No.5.

Yes, Bashir Ahmed Matta Sahib.

حافظ حسین احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔ میرے خیال میں یہ بھی نگرانوں کی طرح کام چلا رہے ہیں۔ جمعرات کو میری تقریر مکمل نہیں ہوئی تھی۔

Mr. Presiding Officer: I am sorry, I did not know that.

ٹھیک ہے اگر آپ کی تقریر ختم نہیں ہوئی تھی۔ آپ بولیں۔

FURTHER DISCUSSION ON THE PRIVILEGE MOTION Re: INCLUSION OF NAME OF A SENATOR IN THE LIST OF DEFAULTER LOANEES

حافظ حسین احمد : شکریہ جناب چیئرمین صاحب۔ میں نے اپنی جمعرات کی مصروفیات کے دوران گزارش کی تھی کہ ملک کے خزانے کو لوٹنے والے ان افراد سے اس ایوان بالا کو مطلع کیا جائے بلکہ قوم کے سامنے ان اشخاص کو بے نقاب کیا جائے۔ اگرچہ اس وقت تک ہمارے محترم وزیر خزانہ سید بابر علی شاہ نے یہ کہا کہ ہم کسی صورت میں بھی آپ کو وہ فہرست فراہم نہیں کریں گے یعنی ان قرض خوروں اور قرض کے سود کھانے والوں کی جنہوں نے ملک اور قوم کے خزانے کو لوٹا۔ لیکن ظاہر ہے ہم مشکور ہیں صدر پاکستان کے، وسیم سجاد صاحب کے، وہ ہمارے سینیٹ کے چیئرمین بھی ہیں، انہوں نے ہماری اس بات کو شرف قبولیت بخشا اور آرڈیننس کے ذریعے ان تمام افراد کے نام جنہوں نے ملک و قوم کے اس خزانے کو لوٹا۔ قوم کے سامنے پیش کیا۔ جناب چیئرمین صاحب! ہمارے ان افراد نے جو ملک و قوم کے انتہائی غم خوار اور ملک کی معیشت کو نئی طرز دینے کے دعویدار تھے انہوں نے 62 ارب روپے کے قرضے لئے ان قرضوں پر سود چڑھتا گیا۔ انہوں نے وہ قرضے بھی کھائے اور اس طرح قرض خور ٹھہرے اور ساتھ ہی اس کے اوپر جو سود تھا وہ بھی انہوں نے ہڑپ کیا اور سود خور ٹھہرے۔ جناب چیئرمین صاحب! ہم تو یہ گزارش کریں گے کہ یہ تو پچاسی کے بعد کی بات ہے ذرا آپ قوم کو بتائیں کہ 1970ء سے 1985ء تک کیا ہوا۔ اس وقت کتنے ارب اور کتنے کھرب کا گھپلا ہوا اس کے بعد اوجڑی کیمپ میں کیا ہوا، اوجڑی کیمپ سے پہلے کتنے افراد نے کتنے ارب روپے یہاں سے بیرونی ممالک میں منتقل کیئے یہ اور بات ہے جناب چیئرمین کہ آپ کی بھی تحریک استحقاق آئی وہ کہتے ہیں کہ

ہم دعا لکھتے رہے وہ دغا پڑھتے رہے

ایک ہی نقطہ نے محرم سے مجرم کردیا

لیکن عجیب بات تھی جناب چیئرمین صاحب کہ اس فہرست کو دیکھ کر ہمیں یہ احساس ہوا کہ اس حمام میں سب ننگے ہیں۔ 1988ء اور 1990ء کے بعد یہاں حکومت بنانے والی تمام پارٹیوں نے اس

حوالے سے بھرپور انداز میں قوم کی خدمت کی لیکن خوشی اس بات کی ہے کہ آپ پوری اس فہرست کو اٹھا کر دیکھیں آپ کو کوئی بنیاد پرست نہیں ملے گا۔ سارے بے بنیاد قرضہ خور تھے سارے بے بنیاد سود خور تھے۔ لیکن میں چیلنج کرتا ہوں کہ کسی بھی دینی جماعت کا کوئی رہنما اس میں نہیں ہے۔ جناب چیئرمین صاحب! ہم یہ سمجھتے ہیں کہ دونوں طرف سے آہ و فغاں برابر اٹھتی رہی اور مجھے یہ خدشہ ہے کہ حالات جب اس طرح ہوتے ہیں تو ہمارے مسلم لیگ اور پیپلز پارٹی والے اتفاق کرتے ہیں جس طرح انہوں نے اتفاق کیا صدر پاکستان جناب غلام اسحاق خان پر، جس طرح انہوں نے اتفاق کیا صاحبزادہ یعقوب خان پر، جس طرح انہوں نے اتفاق کیا جناب معین الدین قریشی یا معین الدین احمد قریشی یا معین قریشی صاحب پر کہیں ایسا نہ ہو کہ مسلم لیگ نواز گروپ اور پیپلز پارٹی والے ایک ایسوسی ایشن بنا لیں اور اس کے حوالے سے وہ اس فہرست کا دفاع کریں جس میں کم از کم 22 ارب روپے سے زائد قوم کا خزانہ لوٹا گیا۔ جناب چیئرمین صاحب! ہمیں حیرت ہے کہ ہمارے ایک سینیٹر صاحب جو سابقہ دور میں وزیر خزانہ تھے انہوں نے کہا کہ انہیں 30 ستمبر تک مہلت دی جائے۔ جناب چیئرمین! میں پوچھنا چاہوں گا کہ ہمارے سرتاج عزیز صاحب جو سرچارج لگانے میں بڑے ماہر تھے، اس ایوان نے ایک قرارداد منظور کی۔ ٹیلیفون کے متعلق اور سینیٹر ہوتے ہوئے انہوں نے اس ایوان میں کھڑے ہو کر اس قرارداد کو تسلیم کرنے سے انکار کیا۔ جناب چیئرمین صاحب! ہم یہ کہیں گے کہ آپ نے تو کافی مہلت دی ڈھائی سال۔ نہ صرف آپ نے مہلت دی سرتاج عزیز صاحب! بلکہ آپ نے جو بجٹ پیش کیا اس دوران بھی آپ کی حکومت کے تمام اہلکار دھڑا دھڑ قرضے لیتے رہے۔

جناب چیئرمین صاحب! ملک کی ایک ایک صنعت کو بیچا گیا۔ نج کاری کمیشن کے چیئرمین صاحب بھی ہمارے سینیٹ سے تھے۔ وزیر خزانہ بھی ہمارے سینیٹ سے تعلق رکھتے تھے اور ملک کی ایک ایک قومیائی ہوئی صنعت کو انہوں نے بیچا اور اس لئے بیچا کہ جناب پیسہ نہیں ہے تنخواہیں نہیں دے سکتے۔ میں پوچھنا چاہوں گا وزیر خزانہ صاحب! جب آپ ملک کی صنعتوں کو بیچ رہے تھے کاش آپ میں یہ ہمت ہوتی کہ آپ بھی وہ فہرست فراہم کرتے اور اپنے اور پرایوں سے ایک ایک کرکے ان سے قرضہ واپس لیتے۔ جناب چیئرمین صاحب! آج ہمیں پتہ چلا یہاں پر اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹیں کیوں گل رہی ہیں 1962ء سے نظام معیشت کے بارے میں جو سفارشات ہیں ان کو کیوں دیمک لگ رہی ہے آج ہمیں پتہ چلا جناب کہ اس قومی اسمبلی اور

سینیٹ کے ایوانوں میں اور چاروں صوبائی اسمبلیوں میں اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹوں پر کیوں قانون سازی نہیں کی جاتی جناب! ہمیں آج پتہ چلا کہ سینیٹ سے پاس ہونے والے شریعت بل کو ردی کی ٹوکری میں کیوں پھینکا جاتا ہے، ہمیں آج پتہ چلا اس ایوان میں پارلیمنٹ میں کھڑے ہو کر مرکزی وزیر کہتے ہیں کہ جناب سود کے بغیر کاروبار نہیں چلتا۔ سود کے بغیر کوئی شخص زندہ نہیں رہ سکتا۔ آج ہمیں پتہ چلا کہ 62 ارب روپیہ کھانے والوں کے لئے اگر سود پر پابندی لگا دی جائے تو یقیناً وہ زندہ نہیں رہ سکتے۔ جناب یہ تو بڑے غریب لوگ ہیں ان کے لئے آپ ریفل ٹکٹ چھپوائیں بین الاقوامی طور پر نواز شریف اور بے نظیر صاحبہ کے لیئے چندہ جمع کریں بیچارے اتنے غریب ہیں کہ قرضدار ہیں اور قرض ادا نہیں کرسکتے اور قرض معاف کروا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین صاحب کیا بات ہے کہ اللہ تعالیٰ سے لڑائی مول لی گئی اس لئے کہ اگر یہ ملک اسلام کے نام پر بنا ہوا ہے اور اگر یہاں پارلیمنٹ جس میں ہم بیٹھے ہیں اس کے دروازے پر لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ لکھا ہوا ہے اور اس قرآن پاک پر ہم حلف اٹھاتے ہیں جس میں یہ کہا گیا ہے کہ:

(عربی)

ترجمہ، اے ایمان والو اگر آپ اپنے آپ کو ایمان دار سمجھتے ہو تو پھر اللہ سے ڈرو اور سود کو چھوڑ دو۔

(عربی)

ترجمہ، اگر آپ اس بات کو نہیں چھوڑو گے اور اس پر اصرار کرو گے تو،

(عربی)

ترجمہ، پھر تمہارے لئے یہی بات ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کو لڑائی کے لئے چیلنج دیا ہے۔

جناب آپ اللہ سے لڑ رہے ہیں آپ کی حیثیت یہ ہے کہ آج آپ چینی باہر سے منگوا رہے ہیں، گندم باہر سے منگوا رہے ہیں، ادویات باہر سے منگوا رہے ہیں سب کچھ منگوا رہے ہیں سب کچھ منگوا رہے ہیں وزیر اعظم بھی باہر سے منگوا رہے ہیں۔ جناب چیئرمین صاحب! ہمیں پتہ نہیں چلتا کہ آخر امریکی سامراج کی ریشہ دوانیوں کے مقابلے کے لئے ہماری دونوں بڑی جماعتیں جو ہیں دونوں رہنما قریب کے سابق وزیر اعظم اور ذرا دور کے سابق وزیر اعظم نے کن بنیادوں پر اس package پر اتفاق کیا۔

جناب چیئرمین صاحب! ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے وزیر خزانہ نے بھی کہا کہ جناب انہوں نے تو ہمارے اقتصادی package کو قبول کیا تھا اب پتہ نہیں کیوں شور مچا رہے ہیں۔ ہمیں یہ بھی خوشی ہے کہ ہمارے وزیر خزانہ صاحب بھی defaulter ہیں وہ بھی LDA کے تقریباً 59 لاکھ روپے کے مقروض ہیں اور جناب ہمیں تو یہاں بیٹھے بیٹھے کافی دن ہوگئے لیکن خدارا چیئرمین صاحب آپ ہی ذرا نکلیں اور وزیر اعظم صاحب کو سینیٹ کا راستہ تو دکھا دیں۔ تاکہ ہم ان سے پوچھیں ہم ان سے تعارف حاصل کریں۔ یقین جانیئے کہ مجھے حیرت ہوئی کہ جناب ہمارے وزیر اعظم صاحب نے جس دن حلف اٹھایا اس دن کہا گیا تھا کہ جناب معین الدین قریشی صاحب حلف اٹھائیں گے جس حلف نامہ پر انہوں نے دستخط کئے تھے اس پر معین الدین قریشی لکھا ہوا تھا اور جو شناختی کارڈ بنایا گیا اس پر معین احمد لکھا ہوا ہے اور جو ہمیں dinner کا دعوت نامہ دیا گیا تھا جس میں ہم اس لئے نہیں گئے کہ اگر وزیر اعظم صاحب یہاں قدم رنجا نہیں فرما سکتے تو ہم بھی مجبور نہیں ہیں کہ ان کے کھانے پر چلے جائیں۔ وہاں پر معین الدین احمد قریشی لکھا ہوا تھا۔ سیرت کانفرنس میں جو دعوت نامہ ہمیں ملا وہاں معین الدین احمد قریشی لکھا ہوا تھا۔ جناب ہمیں پتہ چلے کہ یہ ہیں کون اور آپ کو جناب یاد ہوگا کہ پچھلے بینظیر دور حکومت میں ایک نوید ملک صاحب مشیر تھے۔ ان کا Notification ہوا وہ منصب مشاورت پر فائز ہوئے تین مہینے کے بعد پتہ چلا کہ جناب وہ نوید ملک نہیں ہیں یہ کوئی اور ہیں۔ اللہ کرے کہ ہمارے ساتھ وہ واقعہ نہ ہو لیکن جناب، چیئرمین صاحب! ہم یہ پوچھتے ہیں کہ عجیب بات ہے کہ ہمارے وزیر اعظم صاحب محترم معین احمد قریشی شناختی کارڈ کے حوالے سے انہوں نے فرمایا کہ میرے پاس پاسپورٹ تھا پاکستان کا۔ پاسپورٹ پہلے بنا شاناختی کارڈ بعد میں بنا۔ پہلے وزیر اعظم بنے بعد میں ووٹر بنے حالانکہ ہوتا تو یہ ہے قانون کے تحت کہ پہلے شناختی کارڈ بنے الیکشن کمشنر صاحب نے ہمیں معلومات فراہم کی ہیں اس میں واضح طور پر یہ لکھا ہوا ہے کہ پہلے آپ شناختی کارڈ بنائیں شناختی کارڈ بنانے آپ ووٹر لسٹ میں جاکر اپنا نام درج کروائیں ووٹر لسٹ کے بعد اپنا نام defaulter list سے الیں۔ defaulter list کے بعد آپ کاغذات نامزدگی جمع کرائیں۔ کاغذات نامزدگی کے بعد آپ لیکشن لڑیں قوم سے ووٹ لیں اس کے بعد قومی اسمبلی میں اکثریت حاصل کریں پھر وزیر اعظ بنیں۔ یہاں پہلے وزیر اعظم بنتا ہے پھر پاسپورٹ بنتا ہے اور اس کے بعد شناختی کا ؟ حاصل کیا جاتا ہے ہمیں یقین ہے کہ انشاء اللہ سوفیصدی وہی ہیں معین الدین احمد قریشی یا معین احمد قریشی

لیکن جناب غلط بیانی سے کیا فائدہ میری جو معلومات ہیں جناب چیئرمین صاحب! میں یہ کہتا ہوں کہ ان کے پاس اس اعلان کے وقت پاکستانی پاسپورٹ نہیں تھا۔ ہمارے نگراں وزیر اعظم کا پاسپورٹ واشنگٹن کے سفارت خانے میں بنا اور وہاں سے وہ فلائی کرکے کراچی پہنچے اور یہ صاحب سنگاپور سے پہنچے یہاں پر اور یہاں انہیں پاسپورٹ دیا گیا اگر ایسی بات نہیں ہے ہمارے محترم محمد عبد الشکور الاسلام صاحب بیٹھے ہیں---------

Mr. Ahmed Faruque: Point of order.

Mr. Presiding Officer: Mr. Ahmed Faruque on a point of order.

Mr. Ahmad Faruque: Mr. Chairman, I want to know, are we discussing the economic package or is it a character assassination? I don't know.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، میرے خیال میں احمد فاروق صاحب

There has been no such character assassination as such. If it is wrong, then you can clarify when you reply the speeches. Sorry, there is no point of order.

Thank you.

جی حافظ صاحب آپ ذرا Economic Package کی طرف جا رہے ہیں بجائے اس کے--------

حافظ حسین احمد، جناب! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایوان ہے اگر ہمیں اعتماد میں نہیں لیا جاتا۔ ہمیں پتہ نہیں ہوتا ہم اپنے ملک کے عوام کے پاس جائیں تے ہم سے پوچھا جارہا ہے اقتصادی پیکج کو جو صاحب لے کر آئے ہیں پہلے ان کی بھی تو شناخت ہو۔ جناب چیئرمین صاحب! میں یہ گزارش کروں گا کہ اگر میری بات غلط ہے مجھے مطمئن کریں۔ ظاہر ہے کہ یہ ایوان بالا ہے۔ اس میں میں چیلنج کرتا ہوں کہ پاسپورٹ آپ کو دکھا دیں۔ آپ ہمیں انتظام کریں اس پر اگر سنگاپور سے آنے کا ویزا لگا ہے تو بے شک آپ مجھے کہہ سکتے ہیں کہ غلط ہے۔ یقیناً میں سمجھتا ہوں جناب چیئرمین صاحب! آخر ملک کے ساتھ کیا کچھ ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین! میں معذرت کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ ہمارے لیئے وہ قابل احترام ہیں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارا یہ حق بنتا ہے ہمیں پتہ نہیں۔ ہمارا اس حوالے سے حق بنتا ہے جناب چیئرمین صاحب۔

Mr. Presiding Officer: Yes, Mr. Basheer Ahmad Matta, please, point of order.

Mr. Basheer Ahmed Matta: I invite your kind attention to the regulation of time in the House. The motion that we are discussing, I think, we have been going about it most haphazardly till now. So, I putforth for your consideration that now you kindly decide what we are going to do about the duration of time. When we make speech today and we then continue with it tomorrow. This is not my job, but I am just pointing this out to you that there is something about it in the Rules of Business in the House. So please proceed on according to that.

Mr. Presiding Officer: I appreciate your courage, but I am sorry, I am too late at this stage to decide the point. This was at the initial stage and for the Chair and Members of the House, but I will request Hafiz Sahib,...............

حافظ حسین احمد : جی میں بالکل اپنی بات ختم کر رہا ہوں۔ میں تو کہتا ہوں یہی لوگ ہیں ازل سے جو فریب دے رہے ہیں کبھی اوڑھ کر لبادے کبھی باندھ کر نقابیں۔ یقیناً یہ لوگ ہیں۔ اگر ہم پر پانچ روپیہ بھی ثابت کیا جاسکے پانچ پیسے بھی ثابت کریں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ قوم کے غم میں مبتلے ہونے والوں نے کتنی رقم لی ہے وہ ساری کی ساری فہرست میں آپ کے پاس موجود ہے۔ جناب چیئرمین صاحب! میں گزارش کروں گا جہاں تک اقتصادی پالیسی کا تعلق ہے یقیناً ہم سمجھتے ہیں کہ اگر اس ایوان کو اعتماد میں لیا جاتا تو یہ ملک کے لئے قوم کے لئے بھی بہتر تھا اور ہمارے نگراں محترم وزیر اعظم اور ان کی کابینہ کے افراد کے لئے بھی بہتر ہوتا۔ لیکن ہم یہ نہیں سمجھتے ہیں یہ سمجھایا جائے جس وقت پاکستان میں چینی کی تقریباً 62 ملین ہیں اور دس اللہ کے فضل و کرم سے عنقریب مکمل ہونے والی ہیں۔ جناب چیئرمین صاحب! اس وقت تقریباً ایک ماہ رہتا ہے کہ جو نئی چینی کی کھیپ ملوں سے نکلنے والی ہے اور جناب چیئرمین صاحب اس وقت صرف بائیس سے پچیس لاکھ ٹن جو ہے سالانہ پاکستان میں چینی کی کھپت ہے

اور 70 یا 80 لاکھ ٹن جو ہے اس وقت گوداموں میں ہمارے پاس موجود ہے۔ نئی فصل تیار ہے اور چینی ایک ماہ کے بعد منظر عام پر آرہی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ تقریباً ساٹھ ستر لاکھ ٹن سے زائد ہمارے پاس محفوظ ہے لیکن جناب چیئرمین صاحب! اس وقت چینی پر جو درآمدی ڈیوٹی ہے وہ انہوں نے ختم کر دی ہے۔ ایک محترم سیٹھ عابد صاحب ہیں اور ایک حاجی رفیق صاحب ہیں یہ ہر دور میں قابل غور رہے ہیں۔ انہیں کھلی چھوٹ دی گئی ہے کہ جناب آپ چینی منگوائیں۔ ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ یہاں پر چینی چونکہ سرپلس تھی اور خود اس کی قیمت روزانہ کم ہو رہی تھی لیکن آپ مجھے بتائیں کہ اس کے بعد یہ 62 ملین بند ہوں گی ہزاروں مزدور بے روزگار ہوں گے اور جناب چیئرمین صاحب! ظاہر ہے کہ اس کا اثر پھر غریب ذراعت پیشہ پر پڑے گا جس کے لئے ابھی بھی مصیبت یہ ہے کہ اسے اس گنے کی قیمت صحیح انداز میں ادا نہیں کی جا رہی ہے۔ جناب چیئرمین صاحب! ہم یہ سمجھتے ہیں کہ نئی فصل یکم اکتوبر سے پہلے آرہی ہے۔ اس بارے میں بھی ہمارے وزیر خزانہ نوٹ فرمالیں کہ آیا وہ کون سے عوامل تھے کہ فوری طور پر اس وقت چینی کی درآمد پر انہوں نے پابندی اٹھالی اور جناب اس درآمدی ڈیوٹی کو ہٹانے کے بعد باہر سے چینی 8 روپے فی کلو پڑ رہی ہے اور مزے کی بات یہ ہے کہ ملک میں پیدا ہونے والی چینی پر ایکسائز ڈیوٹی لگا کراس کی لاگت 9 اور 10 روپے ہے، آپ بتائیے کہ آخر کن افراد کو، کس طریقے سے فائدہ پہنچانے کی کوشش کی جا رہی ہے؟ آپ باہر سے آنے والی چینی سے تو ڈیوٹی ہٹا دیں اور ملک میں بننے والی چینی پر آپ ایکسائز ڈیوٹی برقرار رکھیں تو یہاں بننے والی جو چینی ہے وہ 9 اور 10 روپے میں پڑے گی اور باہر سے جو چینی منگوا رہے ہیں وہ 8 روپے فی کلو پڑ رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان تمام امور پر غور کیا جائے لیکن خدا کے لئے ملکی نظریات کا سودا نہ کیا جائے، ملک کے ایٹمی پروگرام کی صلاحیتوں کے دستبرداری کے معاہدوں پر دستخط نہ کئے جائیں۔

ہمارے محترم وزیر اعظم صاحب کوئٹہ تشریف لائے تھے، انہوں نے فرمایا کہ اگر کوئی انتخابات میں حصہ نہ لینا چاہتا ہو تو ٹھیک ہے۔ اس کو چھوڑ دیا جائے گا، ایسی بات نہیں ہے جناب، ہم یہ کہتے ہیں کہ ایسی بات جو اخبارات میں چھپ رہی ہے، اگر غلط ہے تو اس کی تردید کی جائے، آپ نے یہ کیا معیار مقرر کیا ہے کہ اگر اربوں روپیہ آپ نے کمانے ہیں اور کھائے ہیں اور انتخابات سے آپ دستبردار ہوجائیں تو آپ کو کچھ نہیں کہا جا سکتا، میں سمجھتا ہوں کہ ایسا نہ کیا جائے۔ میں آپ کا ممنون ہوں اور بشیر احمد مٹہ صاحب کا بھی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، جی جناب بشیر احمد مٹہ صاحب۔

Mr. Bashir Ahmed Matta: Sir, I will try to be brief and not to take unnecessary time of this honourable House. First of all, Sir, before I begin with my main theme, I will register my disagreement with the honourable Senator who spoke just before me. I think, in a way the Caretaker Government can be criticised for the policies that it has adopted but in so far as its coming into power is concerned, I think, that responsibility cannot be placed on them. That responsibility rests somewhere else and I think we have forgotten too soon. They say, public memory is short but we are not public, and at least our memory should not be so short. We have too soon............

Mr. Presiding Officer: Honourable Minister for Finance, your attention is required please.

Mr. Bashir Ahmed Matta: I think, we have too soon forgotten the old man who used to occupy the tallest building in Islamabad next door and I will be failing in my duty if I do not reiterate it again that he was the principal cause and the principal perpetrator of the downfall of the previous elected Government of this country. And who collaborated with him? Those very people who claim to be the champions of democracy in this country, they collaborated with an old President who was an ex-bureaucrat to throw out an elected Government which had the mandate of the people of this country and when we were in a fix, when we were really in a thick soup, as they say, and we did not know what to do, then this arrangement was made and we had this Prime Minister installed with the agreement of all the parties concerned in that trouble or in that situation or whatever you call it. Having said this, Sir, now I come to

the Caretaker Government's package, economic package and other related policies. Sir, first of all, I would respectfully submit............

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، میں گزارش کروں گا پریس گیلری سے کہ آپ کی آواز یہاں تک آرہی ہے۔ جس کی وجہ سے سپیکر صاحب بھی disturb ہو رہے ہیں اور ہم بھی disturb ہو رہے ہیں۔ مہربانی ہو گی اگر آپ ڈیکورم کو maintain رکھیں۔

Mr. Bashir Ahmed Matta: I would respectfully submit to the Caretaker Ministers who are sitting and, through them, to the honourable Prime Minister that there was a time when it was considered proper that individual should rule and many of the individuals who ruled in the ancient times, or even in the middle ages, many of them were tyrants. There was a philosopher by the name of Plato who said "wise man should rule". He said that either philosophers should be kings or kings philosophers but that philosophy has been rejected by the humanity of the 20th century. Now, the age is not for wise single individual to rule or for tyrants or despots to rule. Humanity has agreed that the best rule is that of the people who sit there with the consent of the majority of the people. In other words, in simple and plain words, democracy is the norm today. So, while I agree and concede that the sitting Prime Minister is a very celebrated economist, he has vast experience in dealing with economic matters, but I think the opinion of a single individual cannot be as sound, valid and practical as the opinion of a collective body, which represents the people of this country. Therefore, for that reason too I would request him to desist from deciding matters of major policies with regard to this country. Sir, if experts could rule countries in an ideal way then you know that in all the Western countries there are brains which in efficiency are almost equal to the brains of the

the computers. They have memories which are prodigious and they have vast knowledge, but you know that even in those countries only practical men have come to the fore. Neither Clinton is nor Bush was a financial or an economic expert. But they have a basic sense, they represent the sense of the totality of the American people. So, they have put Clinton there or had put his predecessors there. No single individual, however, competent he may be, it is not safe to put the destinies of a nation into the hands of a single individual. Now, what do we see, Sir, with regard to the Caretaker Government? The Caretaker Government came as a result of what I described before; I do not want to repeat it. But when they came, they said, that their foremost duty and function would be to hold free and fair elections and with that in mind we welcomed the Prime Minister; and in this House which the Prime Minister has not so far graced with his presence, we welcomed his colleagues, the honourable Ministers who are sitting here. But then, hardly had they been in the saddle for a month when they touched the major policies of the country. They devalued the currency of the land and they stopped the *'Taameer-i-Watan Programme'*. What an irony! Sir? *Taameer* means construction, development and the *Taameer-i-Watan programme* means the construction of the country, the development of the country; but they crossed out that programme. I do not want to make any further comments on it because it is a contradiction in terms. If you stop the *Taameer* of the country then how are you going to develop it? Then, after that they introduced another package which was the increase of prices of all the essential items of daily use. Now, with that they put an unbearable burden on the masses of this country. The theoretical support or argument which the Prime Minister advanced - I listened to the speech that he delivered - that may have some reason.

Sir, as I said earlier, the people of this country, who first, were under the yoke of a foreign imperialistic power for 200 years, who are not used to the enjoyment of even the fundamental human rights, who are denied the basic amenities of life in this country can they sustain the burden which the Prime Minister, thinking with a mind used to the surroundings of New York or Washington, has placed on their back. I would not say that this will be the last straw to break the camel's back. The camel has no back and he has put a burden on the people which is unbearable. Sir, it was on the eve of the French Revolution, the people of Paris were so hungry that they could not bear their hunger any more and they gathered to protest before the palace of the King. The Queen of France, a Queen celebrated in history, asked why are these people were clamouring, why were they making noise, what was wrong with them? Somebody told her, "Madam, they are hungry because they do not get bread". She retorted, "why don't they eat cakes"? She said this because she did not understand what was the problem with those people who were wratched miserable and poor. Our Prime Minister, with all his good intentions, does not understand the problems and the people of this country. He has no experience of going into the huts and the cottages of the common people. He does not know how the farmers of this country toil in the fields and barns. They have no medical facilities. How they are suffering in their miserable conditions and for them there is no hope!

Now, if you keep all this in your mind, you have to conform the theories of economics to the realities. In practical life you deal with human beings in blood and flesh; you don't deal with shadows or dreams. So, when you put the people of Pakistan before your eye, they deserve some sympathy, they deserve

some compassion and they deserve some relief. If you put all this burden on them, if you increase the price of gas, if you increase the price of electricity, oil even flour, what are they going to do? How are they going to sustain themselves in life? Sir, I understand that the treasury of the country is empty and it needs to be filled; but it is just like when your buckets are empty and you want to fill them with water and somebody says, "why don't you go to the wells? Go to the well and fill the buckets!" But the wells, Sir, are dry. There is no water in the wells. So, how are you going to fill your buckets from dry wells? I, therefore, request this Caretaker Government that they should take pity on the people of Pakistan and whatever measures they have announced, if it is possible to retract them, they should retract them. The people of Pakistan will not be able to sustain and survive such a severe burden.

Then, Sir, another major theme which they have touched is the agricultural tax. Now, again, I will need to repeat whatever I have said - which I will not repeat because I don't want to waste the time of this House and say unnecessary things, which is not a good fashion to keep - we must develop healthy traditions in this House. But how much can the agricultural sector bear? If you put things it on the paper first - with good ink and then photocopy them through good machines, you will get one result, but if you go to the fields and the villages and the huts of the people, you will see another picture. I think these matters really require practical experience and background knowledge of this country and are not within the purview of the mandate of this Government. They would have done better if they had left these things to the next Government and busied themselves, first with preparation for free and fair elections and, secondly with running the day-to-day affairs in an efficient way.

These Ministers are very efficient, which is a good point. They would have done better to efficiently run the day-to-day affairs of this country and not indulge themselves, in meddling with the major policies of the country. Everybody knows that their remedies according to the book are correct; but the trouble is that in practice we cannot put through these remedies. We know that if we tax the people excessively, we will get good results in the treasury and the treasury will be filled, but we must also note that the people cannot bear more taxes. They simply cannot pay more taxes. That's why the elected governments have been desisting from putting unbearable tax burdens on the people of this country.

The Caretakers, Sir, have stopped even the healthy policies, economic policies of the previous government. The yellow cabs scheme, which came under criticism from the then opposition, was a very positive contribution to the economy of this country. Once the honourable Ex-President said "Nawaz Sharif has put graduates on taxies". But when you don't have any other jobs, when you don't have any other employment to give to the graduates, then, is it prohibited either in humanity or in Islam that you give them a decent, self-respecting job, a means of earning by which they can sustain themselves as well as their families? If we had white collared jobs, if we had even high administrative jobs for our graduates, we would have given these to them. But, as you know, we have no jobs for them. Therefore, the yellow cabs scheme was a positive innovation for providing some jobs. These jobs may not have been excessively desirable but they were practical and a means of livelihood for those who have no other means of livelihood. The yellow cabs scheme got of very well but this government has stopped the scheme and, you know that there has been

a lot of agitation Those poor people, who had paid some instalments, either one, two or more, in the hope that they will get the cabs and earn their own livelihood, we don't know where they will go. They are in a state of flux, in a state of despondency, because they had attached all their hopes with the yellow cabs that they were going to get. But now they are not going to get them. Sir, we should realize while making decisions, the misery of the people who will be adversely affected by our decision. I will again request the Caretaker Government to reconsider their decision of stopping the yellow cab scheme.

Similarly there are many other economic steps which they have either taken or which they propose to take. Sir, I think, whatever they have done, if they can retract those steps which are injurious for the economic health of this country, I would request the Ministers, and through them the Prime Minister in real earnest and sincerity, that they should reconsider their decisions and revise them in such a way that the people of this country are not put to unbearable pressures and burdens.

Another thing is that it is their moral and legal responsibility to handover the country to the next coming elected, Government of this land, so that they can say "Look you gave us a trust because you made a muddle of your affairs. We accepted your trust. We have run the country for you. We have given you free and fair elections and now return to your trust; now you run it according to the mandate of the people, the promises that you have made to the people, and the experience that you have imbibed as participants in politics of this country". If they can do that, I think, they will leave a good name in the history of this country. They will be remembered by the people of this country with gratitude and gratefulness. But if they exceed their mandate, their

jurisdiction, their legal and moral obligations, and if they put undue burdens, unbearable burdens, intolerable burdens, on the people of Pakistan, they will have stayed there for three months, but they will not have left a good name to posterity in this country. As we are speaking on a limited subject and, I think, I have covered most of the points I wanted to cover, I will not waste the time of this House any further. Thank you very much.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، جناب عبدالرحیم مندوخیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل، جناب چیئرمین! میں آپکا مشکور ہوں کہ آپ نے موجودہ سیاسی صورت حال میں ایک اہم مسئلہ جو جناب نگران وزیر اعظم صاحب نے economic package پیش کیا ہے۔ اس پر وزیر خزانہ صاحب کے مسلسل مختلف بیانات آرہے ہیں اور ان کے جو ارادے ہیں اس حوالے سے یہاں ہم بحث کررہے ہیں۔ جناب والا! بنیادی طور پر جناب وزیر اعظم صاحب نے جو اپنی تقریر کی ہے اس میں انہوں نے ایک واضح بات کی ہے اور وہ صحیح بھی ہے کہ اس وقت ملک کے خزانے میں ایک دن کا کام چلانے کے لیئے پیسے نہیں ہیں اور ملک دیوالیہ ہونے کے بالکل قریب ہے۔ ایسے حالات میں جناب وزیر اعظم نے اپنے تمام علمی و عملی تجربات تجزیہ کو سمیٹ کر ایک بل پیش کیا ہے اور اس حل میں جو نکات آئے ہیں جناب والا! میرے خیال سے وہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ ہم سمجھیں کہ واقعی وزیراعظم صاحب نے جو کہ معاشیات کے ماہر ہیں ایسی مشکل صورت حال میں کوئی حل پیش کیا ہے۔ جناب والا! انہوں نے کیا کیا ہے۔ انہوں نے گھی، گندم، پٹرولیم گیس، بجلی وغیرہ کی قیمتوں میں اضافہ کیا ہے۔ یہ وہ اشیاء ہیں جو کہ روزانہ ہر گھر کے استعمال میں ہیں۔ اب اگر اس میں ایسی خاص بات ہوتی جیسا کہ کارٹون میں دیا گیا ہے اور ہم ایسی قربانی کرتے جس سے ہمارے مسائل حل ہوتے تو پھر ہم خوش ہوتے لیکن جناب والا! یہاں تو یہ عمل مسلسل ہمارے خلاف ہورہا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ہم کیا معاشی فلاسفی دے رہے ہیں۔ جناب وزیر خزانہ سرتاج عزیز صاحب نے یہی کیا تھا۔ ہر بجٹ میں جو ہماری آمدنی ہوتی، جو بھی ہمارے محاصل ہوتے، ٹیکس ہوتے اور پھر جو ہمارا خرچہ ہوتا اس میں ہمیشہ ہمارا خرچہ جو ہے وہ زیادہ ہوتا اس کے ساتھ وہ مزید ٹیکس لگاتے یہ

وہ بنیادی بات ہے کہ اب اس سال کا جو بجٹ ہے جو ۱۴ جون کو پیش ہوا ہے اس میں باقی سب کچھ چھوڑ کر ۲۴ ارب روپے کے اضافی ٹیکس انہوں نے لگائے ہمارے بجٹ میں خسارہ ہے اور ایک نیا بوجھ ہمارے عوام پر--- اب ہم جانتے ہیں کہ اس ۲۴ ارب کو ملا کر بھی آپ ملک کو نہیں چلا سکتے، روزانہ کے کام کاج کو نہیں چلا سکتے۔ پھر کیا علاج ہے۔

جناب وزیراعظم صاحب! کیا آپ نے ایسی نئی چیز ہمیں دی آپ نے نیا بجٹ دیا۔ یعنی ایک بجٹ جس پر ۲۴ جون کو سابق وزیراعظم نے دستخط کئے تھے اس کے بعد آپ نے ۲۰ اگست کو ہر چیز پر، جو آپ کے ہاتھ میں ہے گیس بجلی پٹرولیم گھی گندم، اگر چہ گندم کا جو انہوں نے منطق دیا ہے استدلال یہ دیا ہے کہ جو کاشتکار ہیں ان کو ہم ذرا قیمت زیادہ دیں گے تو attraction ان کے لیئے پیدا ہوگی وہ زیادہ production کریں گے۔ لیکن جو اثر اس کا اس وقت خریدنے والے پر پڑا ہے۔ یعنی گندم کا اور گھی کی قیمت کا فوری طور پر تین روپے فی کلو گرام گھی پر اور ۲۰ روپے فی چالیس کلوگرام کے آٹے کے تھیلے پر یعنی جو سو کلوگرام کا تھیلہ ہے اس پر ۵۰ روپے اب اس کے معنی یہ ہیں کہ جو بجٹ already آپ نے دیا تھا اس بجٹ کا آپ نے اس طرح ہم پر اطلاق کیا ہے جناب والا! کہ اب ہماری برداشت میں نہیں ہے۔ یہ جدا بات ہے کہ وزیر اعظم صاحب (بڑے احترام کے ساتھ) بڑے ماہر لوگ ہیں، cover کے لئے، ایک گردوغبار بنانے کے لئے یہ کیا ہے کہ سو روپے تنخواہ میں بڑھائے ہیں سو روپے ہم نے basic pay میں بڑھائے ہیں۔ یہ تو ایسے ہی ہے جیسے بچوں کو کوئی دھوکہ دے۔ آپ ذرا حساب لگائیں کہ جناب والا! آپ کیا کررہے ہیں آپ کوئی ایسی چیز ہمیں دیں جس سے ہماری معیشت صحیح ترقیاتی سڑک پر چلی جائے۔ یہ تو ٹھیک ہے کریں تین مہینے کے بعد پھر جو ہے قیمتیں بڑھائیں گے۔ officially بڑھائیں گے ایک تو یہ ہے unofficial، آپ officially بڑھائیں گے۔ یہ کونسی ترقی کا عمل ہے۔

ہمارے وزیر اعظم صاحب اور نئی کابینہ ماہرین ہیں، ہم ان کا احترام کرتے ہیں کونسی چیز آپ کے سامنے لائے ہیں اور وہی بات آپ کررہے ہیں ابھی وہ کہہ رہے ہیں کہ نجکاری کر رہے ہیں اور بڑی تیزی سے کر رہے ہیں یعنی نجکاری میں اتنا عرض کروں گا یہ حالت انہوں نے بنائی ہے جیسے کہ آپ کو معلوم ہے کہ جو قرضے تھے اس کے نادہندگان اور یہ 1985ء سے، لیکن 1947ء سے آپ لے لیں۔ اب آ کر یہ قرضے تو نہیں دے رہا اب ہم دیوالیہ ہیں بجائے اس

ہم اپنے پبلک سیکٹر کو ترقی دیں وہ جیسے سرتاج عزیز صاحب فرمایا کرتے تھے کہ کارخانے ہم فروخت کریں گے۔ آپ نے کارخانے فروخت کرکے جناب والا! کتنا پیسہ جمع کیا۔ اس وقت آپ کے قرضوں کا حساب میں آپ کو دیتا ہوں جو آپ کے بجٹ میں دیا ہوا ہے۔ جناب والا! ہمارے اس سال کے بجٹ میں 189 ارب روپے فوج پر خرچہ ہے۔ 121 ارب روپے ہمارے ذمہ قرضے اور سود کا ہے۔ 121 ارب یعنی اب حساب لگائیں جو ہمارے کل محاصل ہیں اس سے زیادہ ہمارا پیسہ چلا گیا ہے صرف دو مد میں۔ آپ تو اس حالت میں ہیں جناب والا! 332 ارب یعنی تین کھرب 32 ارب روپے آپ کا خرچ ہے۔ اس میں ایک سو اکیس اور 189 ارب روپے اصل میں یہ بابا کا سسٹم انہوں نے اپنایا ہے۔ وہ جو پانچ پیسے کم روپیہ لگالیتے ہیں۔ 90 ارب روپے آپ کے فوج کا 121 ارب روپے۔ آپ کے سود اور آپ کے قرضے کا یعنی 90 اور 121 اس کے معنی ہیں 210 ارب روپے آپ کا خرچ چلا جانے گا۔ باقی جو خاص اخراجات جاریہ ہیں developmental ہیں Non developmental اخراجات ہیں وہ آپ کہاں سے پورا کرتے ہیں آپ تمام کارخانے فروخت کریں ایک سال کے اندر۔ وزیر صاحب نے تقریر میں کہا کہ ہم کارخانے بڑی تیزی سے فروخت کریں گے اس میں سے قرضے کی ادائیگی کریں گے آپ ذرا حساب دے دیں کتنا قرضہ آپ نے اس بجٹ میں دیا ہوگا ہے۔ تقریباً آٹھ ارب روپے ہم تو زیادہ سمجھتے ہیں لیکن جو ریکارڈ آپ نے دیا ہے۔ اس میں آٹھ ارب روپے آپ کا قرضہ ہے، آٹھ کھرب آٹھ سو ارب تو اس کا جو ہے آپ کارخانے تو فروخت کریں جتنا آپ یعنی لاسکیں گے پیسہ جو کچھ ہے اور ساتھ اس میں کیا ہے آپ خود کہتے ہیں کہ ہم اس ڈھانچے کی re-structuring کریں گے۔ re-structuring کے معنی ہے کہ آپ un-employment کررہے ہیں فیڈرل گورنمنٹ کے محکموں میں آپ retrenchment کرتے ہیں اور un-employment مزید (بڑھے گی)۔ وزیر خزانہ صاحب ہم بڑا افسوس کرتے ہیں کہ یہ مسئلہ ہماری پارلیمنٹ میں آیا۔ اس وقت وزیر خزانہ صاحب کو ہم لوگوں نے چیک کیا تھا لیکن ابھی ہمارے وزیر خزانہ صاحب بڑی speed سے کہہ رہے ہیں کہ پی ٹی سی کو ہم فروخت کریں گے۔ ہم حبیب بنک کو فروخت کریں گے ہم یو۔ بی۔ ایل۔ کو فروخت کریں گے۔ کہاں کس کو فروخت کریں گے آپ نجی شعبہ کو فروخت کریں گے اب آپ ہمیں دکھائیں کہ نجی شعبہ نے پروڈکشن میں کیا گیا ہے یہ ٹھیک ہے ہم سے اختلاف کرنے والے بھی لوگ ہوں گے لیکن نجی شعبہ تو یہ ہے جسنے ابھی 62 ارب یا 61 ارب

روپے کھائے ہیں۔ یہ نادہندگان کون ہیں جناب والا! 61 ارب اور باسٹھ ارب روپے 1985ء سے جن لوگوں نے کھائے ہیں جو ادا نہیں کر رہے ہیں۔ یہ کون ہیں ہمارے بنک ہیں یو۔ بی۔ ایل۔ ہے الائیڈ بنک ہے ہمارے دوسرے بنک ہیں اوران بنکوں کا پیسہ نجی شعبے والوں نے کھایاہے اورواپس بھی نہیں دے رہے اورآپ بڑی مزیدار دلیل دے رہے ہیں کہ نجی شعبہ کو اگر ہم نے دے دیا پاکستان کے پی۔ ٹی۔ سی۔ کو پاکستان کی بنکوں کونجی شعبے میں دے دیا تو نجی شعبہ پاکستان کو جنت بنائے گا۔

معیشت کے حوالے سے میں پوچھ رہا ہوں۔ آپ ملک کو کہاں لے جا رہے ہیں آپ نے اپنے تمام ادارے فروخت کر دیئے ان لوگوں کے آپ ذرا ہمیں ریکارڈ دیں ذرا دکھائیں کہ 1947ء سے نجی شعبہ کا کونسا شخص ہے جس نے اپنا پیسہ کمایا ہے۔ مجھے تو یہ کوئی بتائے نجی شعبے کا سب پیسہ ہمارے بنکوں کا ہے۔ گورنمنٹ کی پراپرٹی سے ہے۔ ہم خارجی قرضے لیتے ہیں۔ اندرونی قرضے لیتے ہیں بنکوں میں ہم جمع کرتے ہیں اور پھر یہ نجی شعبہ والے کھاتے ہیں اور پھر یورپ میں عیاشی کرتے ہیں۔ اس کے بعد ہمارے وزیر صاحبان اور ہمارے کابینہ کے ماہرین ہمیں یہ کہہ رہے ہیں کہ I.M.F. نے ہمیں کہا ہے اور ہمیں ورلڈ بنک نے کہا ہے کہ آپ جو ہیں یہ کام کریں۔ اگرچہ وزیر اعظم صاحب نے کہا ہے کہ ہمیں کسی نے نہیں کہا ہے۔ آپ کو اگرکسی نے نہیں کہا ہے تو پھر آپ کو جس دن آپ نے یہ تقریر کی 350 ملین ڈالر آئی۔ ایم۔ ایف۔ نے یا ورلڈ بنک نے آپ کے لئے کیسے منظور کئے اور آپ نے اپنی تقریر میں خود یہ کہا کہ میں خوشی سے یہ اعلان کروں گا کہ وہ ہمیں قرضہ دیں گے، اپنی اس تقریر میں آپ نے کہا ہے۔ جب آپ نے مہنگائی کی، جب آپ نے پبلک کے لئے بالکل ہر چیز میں، ہر شعبے میں مہنگائی میں اضافہ کیا تو ایک دم (IMF) والے-------اور آپ خود کہتے ہیں کہ اب میں آپ کو خوش خبری سنا رہا ہوں۔

جناب والا! ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ ہماری جو basic philosophy انہوں نے بنائی ہے، اپنی انڈسٹری کی ڈویلپمنٹ اور جو کچھ ہماری اپنی پروڈکشن ہے اس کی ڈویلپمنٹ کے حوالے سے کوئی چیز ہمیں بتائیں۔ نج کاری آپ کر رہے ہیں اور ابھی وزیر اعظم صاحب نے کہا ہے کہ ہم خارجی سرمایہ لائیں گے۔ خارجی سرمایہ آپ کو معلوم نہیں ہے، ہم اسکے ایسے مخالف نہیں ہیں۔ ہم پاکستان کا اپنا نیشنل سرمایہ پبلک سیکٹر کا اور پھر نجی سرمایہ اس کو پروٹیکشن دے کر اس کے

ساتھ خارجی سرمایہ کو welcome کریں گے۔ ابھی موٹر وے جو انہوں نے بنایا ہے اور بنا رہے ہیں اور خارجی سرمایہ ابھی ہم نے invite کیا ہے ذرا اس کا پتہ لگایا ہے ہمارے وزیر اعظم صاحب اور ہماری کابینہ کے ممبران دن بدن ان کا estimate بڑھ رہا ہے جو کچھ انہوں نے دیا تھا ہر روز نیا ان کا دعویٰ ہے۔ تو ہم یہ عرض کر رہے ہیں جناب والا! ----(ٹائم کی میں کوشش کروں گا کہ ذرا اقبال حیدر صاحب کا خیال رکھوں) میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ بنیادی طور ہمارے ملک کو 1947ء سے لوگوں نے لوٹا ہے، نجی شعبے نے، بیوروکریسی نے، دوسروں نے، یہاں حافظ صاحب نے کہا کہ کوئی fundamentalist نہیں ہے میں اور کچھ نہیں کہوں گا، سب مذہب کے علمبردار جو تھے جنہوں نے یہاں سیاست مذہب کے نام پر کی ہے وہ سب مقروض تھے، وہ کون تھے خیر یہ تو ضمنی سی بات ہوئی۔ اصل بات یہ ہے کہ بنیادی فیصلہ کریں۔ قرضہ ہے ہم پر 8 کھرب کا۔ اس کا یورپ کے ساتھ حساب کریں اس قرضہ کا ہم پر سالانہ 121 ارب روپے کا سود جا رہا ہے۔ ہمارے تمام محاصل اس میں جا رہے ہیں۔ ان کے ساتھ حساب کریں۔ کوئی طریقہ نکالیں۔

یہاں لوگ کہتے ہیں کہ ہم انقلابی قدم اٹھائیں، یہ کونسا انقلابی قدم ہے کہ مہنگائی آپ بڑھا رہے ہیں۔ انقلابی قدم یہ ہوتا کہ آپ یورپ سے بات کرتے کہ 800 ارب روپے جو آپ کا ہم پر قرضہ ہے وہ قرضہ ہم نے بار بار ادا کیا۔ اب ہماری جان چھوڑو۔ کوئی طریقہ نکالو۔ آپ اس طرح طریقہ نکالتے۔ یہ ایک نکتہ جو آپ نے کہا ہے کہ عیش و عشرت کے سامان جو ہیں ان پر کوئی اگر ڈیوٹی ہوتی تو ہم مانتے لیکن یہاں بنیادی چیز جو ہے وہ یہ کہ خواہ پبلک سیکٹر ہے، خواہ نجی سیکٹر ہے اس کو پروٹیکشن آپ نہیں دے رہے ہیں اور یہ ابھی تو فیشن بن گیا ہے۔ عالمی طور پر ایسے سماجی حالات کچھ پیدا ہو گئے ہیں، اب فیشن بن گیا ہے کہ بس سب کچھ پرائیویٹ، نجی لوگوں کو دے دو۔ نجی کارپوریشن یا نجی ادارے جو ہین ان کا عمل ہمارے سامنے ہے اور ابھی جو ہے وہ کہتے ہیں یورپ والوں کو لاؤ۔ تو یہ جو آپ لا رہے ہیں ہم یہ واضح کرتے ہیں کہ یہ پیکیج جو وزیر اعظم صاحب نے کیا ہے ایک تو یہ ہے کہ یہ ان کے اختیارات میں نہیں ہے، بالکل ان کے اختیارات میں نہیں ہے۔ وہ نگراں وزیر اعظم ہیں اور نگراں کابینہ ہے۔ یہ بہت اہم معاشی، سیاسی، سماجی فیصلے ہیں۔ پھر بھی اگر واقعی ایک وزیر اعظم کی حیثیت سے اور ہمارے ملک کے لئے درد دل کی وجہ سے آپ اتنے بڑے فیصلے کر رہے ہیں ہمارے پبلک سیکٹر کے تمام پیسے کو آپ ضائع کر رہے ہیں۔ یہ اجازت ہم کبھی نہیں دیں گے۔

اسی طرح خارجی سرمایہ داروں کی بات ہے' ہماری اپنی انڈسٹری کی ڈویلپمنٹ میں وہ رکاوٹ نہ بنیں۔ ابھی جو چینی کی ڈیوٹی ہے آپ نے relax کردیا ہماری اپنی انڈسٹری کہاں چلی گئی۔ سب لوگ جانتے ہیں کہ ہماری انڈسٹری ایک دم دیوالیہ ہو جائے گی۔ کام ان کا بند ہو جائے گا اور اس سے unemployment بھی ہوگی اور دوسرے مسائل بھی پیدا ہوں گے۔ وہ کہتے ہیں ہم تین انشورنس کمپنیوں کو بھی فروخت کریں گے۔ تین انشورنس کمپنیوں میں پیسہ ہماری پبلک کا ہے' ہمارے پبلک سیکٹر میں اس پر خرچہ ہوا ہے۔ ماہرین نے کام کیا ہے۔ ٹھیک ہے آپ اصلاحات کریں۔ اگر ان کے کام میں کوئی inefficiency ہے' جیسے کہ وزیر اعظم صاحب نے کہا ہے کہ کاروبار میں پیسے کا خورد برد کا مسئلہ ہے اس میں جیسے 50 ہزار روپے کا چیک کے ذریعے payment ہوگی۔ آپ کوئی اس طرح اصلاحات کریں۔ لیکن یہ سب پیسہ پبلک سیکٹر کا یہ ہمارے ملک کا ہے اور اسی طرح ہمارے عوام کا ابھی جو کچھ آپ نے مہنگائی کی ہے یہ بالکل آپ نے زیادتی کی ہے اور یہ ہماری برداشت میں بالکل نہیں ہے۔ یہ سوال پیدا ہوگا کہ آیا ایسے حالات تو کوئی پیدا نہیں کر رہا کہ اس ملک میں بحران پیدا ہو جائے اور بحران کے نتیجے میں الیکشن ملتوی ہو جائیں ایسا سوال تو پیدا نہیں ہوتا۔ ابھی strikes ہو رہی ہیں اور ہمیں strike کرنا چاہیئے۔ میں کہتا ہوں آپ حساب لگائیں 1500 روپے جس گھر کی ماہانہ آمدن ہے آپ اس حساب سے اس کے گھر کا خرچہ پورا کریں۔ تین ہزار والے کا خرچہ پورا کریں۔ آپ پورا نہیں کرسکتے۔ ایک کارٹون چھپا تھا۔ اگرچہ بڑی بے ادبی ہے۔ لیکن میں اس کو یقیناً یہاں دہراؤں گا انہوں نے کہا کہ قربانی کرو۔ قمیض نکال کے دے دی قربانی کرو۔ بنیان نکال کے دے دیا' قربانی کرو' پاجامہ نکال کے دے دیا۔ آخر میں کہتا ہے مزید قربانی کرو۔ انڈرویئر نکال کے دے دیا۔ مجھے بہت افسوس ہے آپ ہم سے ایسے قربانی مانگ رہے ہیں۔ مہربانی کرکے اس میں آپ اپنی معاشی مہارت استعمال کریں تا کہ ہمیں فائدہ ہو۔ صرف یہ کارنامہ چھوڑیں کہ مہنگائی رکے اور روپے کی قیمت کر سکے۔ دوسری چیزوں کی تفصیلات میں میں نہیں جاؤں گا۔ بہرصورت جو کچھ بھی یہاں ہوا ہے اس میں کوئی مثبت concept نہیں ہے۔ یہ جو لوٹ کھسوٹ کا سسٹم ہے اس سے ہمارے عوام کی ہڈی کو بھی چوسا جا رہا ہے۔ اس میں کوئی positive concept نہیں ہے۔ جناب والا! صرف اقبال حیدر صاحب کا خیال رکھتا ہوں ورنہ اس میں کافی مزید مواد ہے لیکن میں نہیں پیش کر رہا۔ شکریہ!

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، جناب اقبال حیدر صاحب ۔ نثار میمن صاحب پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب نثار اے ۔ میمن، پوائنٹ آف آرڈر ۔ میں معزز سینیٹر صاحب کو یہ submit کرنا چاہوں گا کہ جو انہوں نے سارے پیکج پر بات کی ہے اس پر تو بعد میں گفتگو ہوگی۔ مگر ایک نکتہ انہوں نے اٹھایا ہے کہ بحران پیدا کیا جارہا ہے جس سے شاید الیکشن کو ملتوی کرانے کی کوشش کی جائے۔ میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ الیکشن کے سارے انتظامات ہو رہے ہیں اور آپ سب صاحبان کو علم ہے کہ پہلے وزیر اعظم صاحب نے بہت زیادہ پیکج پر کام کیا۔ اس کے بعد آپ کی خدمت میں پیکج پیش کیا۔ اب سارے صوبوں میں انہوں نے الیکشن کے انتظامات کو اور لاء اینڈ آرڈر کو دیکھا ہے۔ دو صوبوں میں وہ جا چکے ہیں۔ ہم سب ان کے ساتھ جا چکے ہیں۔ سندھ گئے ہیں، بلوچستان گئے ہیں اور معزز اراکین کو علم ہے کہ ملک کے دورے اس لئے کئے جا رہے ہیں کہ الیکشن ملک میں ٹائم پر ہوں۔ انہوں نے خاص طور پر یہ اپیل بھی کی ہے جو کہ کل اخباروں میں آپ کے لئے آجائے گی کہ جو ملک میں افراتفری پھیلائی جا رہی ہے براہ مہربانی سارے سیاستدان اس کو بند کرانے میں حکومت کی مدد کریں تاکہ الیکشن وقت پر ہو سکیں۔ آپ کو علم ہے کہ ہم ساری پارٹیز کو invite کرچکے ہیں ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر تاکہ وہ آئیں اور الیکشن کے لئے آگے بڑھیں۔ ہم تو الیکشن کے لئے ہر قدم اٹھا رہے ہیں اور براہ مہربانی یہ نہ کہا جائے کہ ہم الیکشن سے پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ الیکشن یقینی طور پر ہوں گے اور اس کے لئے سارے اقدامات ہوں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، آپ کی یقین دہانی کا میں مشکور ہوں اور میمن صاحب چونکہ معزز اراکین اپنی تقاریر میں سب کچھ کہہ جاتے ہیں۔ آپ کو فلور ملے گا آپ definitely اس کو clarify کرسکتے ہیں گورنمنٹ کی طرف سے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل، ہم نے کچھ کہا نہیں ہے۔ ہم واضح کرتے ہیں کہ یہ عمل الیکشن کے لئے ایک بحران کا سبب بن سکتا ہے ارادتاً یا غیر ارادتاً اور ضروری نہیں ہے کہ آپ کا ارادہ ہو۔ لیکن ایسا بنے گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، شکریہ جی پوزیشن کلیئر ہوگئی۔ آپ نے بھی صحیح

کہا اور میمن صاحب نے اس کو کلیئر کر دیا۔

Syed Iqbal Haider: Thank you very much, Mr. Chairman! I am grateful to my learned friend who spared me few minutes. Sir, I will briefly state, only very briefly. I do not have a long speech.

Akhunzada Behrawar Saeed: Mr. Chairman, point of order.

Mr. Presiding Officer: Just a minute.

بہرہ ور سعید صاحب آپ کی طرف آؤں گا۔ آپ کی طرف بھی بات آئے گی۔ آپ جتنا بولنا چاہتے ہیں شاید اتنی وقت میں گنجائش نہیں ہے۔ لہٰذا آپ کو کل موقع دے دیں گے۔ بہت شکریہ جی۔ اقبال حیدر صاحب۔

Syed Iqbal Haider: My points about the economic package relate to the objectives of the economic package. What is the objective that this Caretaker Government has emphasized? Will this economic package serve those objectives and that is the only point I want to prove that the objective of the Government is that the treasury is empty? We want to increase the revenue. Objective that they have announced that we want to reduce the gap between the imports and exports. The objective is that we want to promote exports of Pakistan. The objective is that we want to get rid of our liabilities and be able to pay our international loans or aids promptly and objective is to strengthen the economic system which was at the verge of disaster. These are the few points that have been emphasized in that economic package. What they have done Mr. Chairman, is that they have raised the rate of interest which was already one of the highest in the civilized world. I will not go to Latin American countries which are such countries and I will not draw parallel between Latin American economy and Pakistan economy because that economy is run by drug mafia

economy. Sir, 22% rate of interest has been increased. Ghee prices have been increased by Rs 7/- and by the way on the point of rate of interest the actual payable interest is not 22%, it comes to 24% because one is the excise duty or surcharge and the other 1% extra we have to pay for the documentation and the legal formalities. So, it comes to the borrower in fact pays, 24% and in many cases he has to grease the hand by another one or two per cent. In many cases I know that. Then the price of ghee by Rs.7/-. Electricity charges again further boosted up to an unbearable degree. Gas charges again increased. Oil prices, petrolium product prices again within two months repeated.

Sir, will that serve that object. You say that we have devalued the rupees by another percentage. On 16th and 17th of July it was reduced in the period of transition because I remember we were going to United States and I went to buy dollars. It has shot up by Rs.2/- and now at present it is between 33 and 34 rupees per dollar. Now, will they say it will promote the exports? How will it promote when the cost of production is going to increase? The reduction in rupees value vitiates the effect completely, vitiates the effect by the price rise in the end product of my export goods. It will defeat the very object. The more you will increase the prices the more will be pilferage and corruption, Sir. It is anunbearable electricity charges which are one of the highest in this world. It is an illogical approach that instead of having direct taxation keep on increasing the indirect taxation through these electricity charges, gas charges, water charges and civic amenities which are enjoyed in every country at a very negligible and reasonable prices and to burden people of Pakistan you are promoting them to indulge in theft of electricity. How do I pay a bill of 7000 to 8000 rupees per month for use of one airconditioner in my House. It is unbearable and if I pay

that the income tax people say that your bill is 7000 for electricity alone, and your telephone bill is of 9000 for telephone alone, your income ought to be more than one lac rupees. Now, how do you go about it? Why are you promoting corruption in this country? Why are you forcing people to indulge? Because it is not possible for us to bear it. Our income is not that much.

Then, Sir, you are talking of economic growth. You are increasing the rate of interest to such an exorbitant level that no industrial concern can possibly borrow money from the whole world, the industrialized world, whether you take entire Europe, you take entire Japan, Far Eastern countries, you take America, the rate of interest in America is 4 to 7%. They charge when you borrow money, . The rate of interest in entire developed Far Eastern countries including Japan, Korea is on decline. However, the rate of interest is 24% as it is in Pakistan. So, you are, in fact, discouraging industrialization and economic growth. When there will be no economic growth, if there is less economic growth, it is less revenue, less excise, less customs duty, less income-tax and less income to the Government. It defeats the very objective. I fail to find any justification for raising the rate of interest because already that was very high. If you want to take a parallel from America, when America had the high rate of interest, Sir, it had a high rate of inflation. The lower is the rate of interest the lower is the rate of inflation. Let us compare and I challenge it, let us hold a seminar. I will bring all the figures of the countries wherever there is a high rate of interest, Mr. Chairman, it has always resulted in high rate of inflation. If you want to contain inflation, you have to reduce the rate of interest because with the reduced rate of interest there is increased economic activity and economic development. With the increased economic production there is an increased revenue for the

Government. I fail to appreciate that.

Then they are saying that economic prosperity will come. Sir, economic prosperity will not come without the law and order in the country. Nobody would like to invest in Pakistan. I challenge the last year's figures also and that is the key to your success. Madam, the last point, key to the economic progress and development lies among other small matters basically on peace, sense of security and law and order in the country. Nobody likes to risk his life because life is the most important factor in the mind of every investor. He does not care, if he thinks that he can earn 2000% profit but at the risk of losing his life, he is not going to come to your country. So, their basic priority is wrong. They are not paying much attention to establish peace and sense of security and to establish law and order and instead through a notification they have found an easy way out, to burden the people of Pakistan, to an unbearable degree and to basic necessities, not ordinary things. You increased the oil prices within two months. It is going to increase everything.

Mr. Chairman, the sugar - you are closing down the sugar mills by allowing a free import. Only people like Seth Abid will be benefited, who had been benefited in the past also. The Commerce Minister would vouch for it that all the time the tariff of sugar import duty had been placed to give benefit to certain individual importers who take full advantage of the withdrawal of the import duty and import huge quantity of sugar and hold it in their godowns and wait for the increase in the import duty and they make billions of rupees like that and they have been doing it. You are promoting this at the cost of closing down of your sugar mills. There is a crash in the Stock Exchange Market today in Karachi. I ask my friends what is the reaction to this measure of the Government

whereby they have withdrawn the import duty, the all the sugar mills stock have gone down today only, Sir, I am quoting just one hour before information. Sir, are we going to improve our economy by closure of our mills? How can anybody will come when foreign investors are borrowing money for 7% internationally or 9% internationally. Why should they come to Pakistan and pay 24% interest and on top, to pay 24% interest they have to earn at least 100% profit. It is not possible, Sir. It is self-defeating, it is a counter-productive measure.

I do admire and appreciate income-tax on agricultural land. Absolutely, I do appreciate fully and I support that measure of the Government. It is a bold step that they have taken which, perhaps, would have been difficult for any other Government but that tax is very negligible.

The second is, you have immediately compensated the land owners by increasing the prices of the agriculture produce, so they have been fully compensated. So, it is basically similar thing. Now at the cost of the nation, wheat price has been increased all procurement prices have been increased and the other aspect that they have done Sir, very damaging, is the concessionary credit. Now concessionary credit is very much invoked throughout the developed countries for certain noble causes and purposes, for promotion of the engineering and local manufacturing; Pakistan has always been encouraging the local manufacturing, particularly in the engineering side on the concessionary rate of credit. Now, that concessionary rate of credit has either been withdrawn or has been increased; that will Sir, only affect the local-manufacturing that may even result in closure of our mills engineering mills and our local manufacturing mills. If at all they are not closed then new mills will be discouraged from

coming to Pakistan. Sir, it will harm the industrial process and industrial growth and economic growth. I strongly request the Government to review this package, these prices are really unbearable, we do not mind sacrificing for the country but we do mind that the wrong approach and priority. This way you will not be able to succeed in achieving you object. There is a massive waste of money, there is a massive pilferage of money, there is a massive evasion of tax and there is a massive lawlessness in the country. Please emphasize on these aspects, that lawlessness in the country, if you can contain, it will be your greatest achievement which people of Paksitan will remember and not these sort of economic measures. Thank you very much.

Mr. Presiding Officer: Thank you very much. Janab Zarif Mandokhel Sahib.

شیخ ظریف خان مندوخیل، شکریہ جناب چیئرمین صاحب! آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ بہت سارے بھائیوں کی تقریریں سنیں یہ ہمارے بہت قابل اورمحنتی بھائی ہیں اور ہر ایک جملے اور فقرے کو نوٹ کرتے ہیں۔ انہوں نے بہت اچھی تقریریں کی ہیں لیکن میں یہ سوچتا ہوں کہ یہ قابل لوگ، پتہ نہیں یا تو ان کی سوچ اس طرف نہیں آتی یا وہ اس بارے میں بولتے نہیں ہیں۔ اس ملک میں مہنگائی، میں کہتا ہوں کہ اس پر بھی شکر کرو جو اب ہے۔ لیکن جو آئندہ سال اور ہوگی اس پر بھی ہمیں شکر کرنا پڑے گا۔ کیونکہ یہاں اس ملک میں کوئی طریقہ نہیں ہے۔ اگر ہمیں ابھی IMF یا ورلڈ بنک یا کوئی اور ادارہ دس ارب، بیس ارب روپے وغیرہ دیتے ہیں تو اس کا فائدہ کیا ہو گا۔

ابھی ہمارا ملک 950 ارب روپے کا مقروض ہے یہ رقم گئی کدھر۔ ان کا کوئی حساب بھی دے گا۔ ایوب خان صاحب کے زمانے تک ہم سن رہے تھے کہ اس ملک میں ۲۲ خاندان ہیں۔ بھٹو صاحب کے زمانے میں یہ کچھ زیادہ ہوگئے تھے۔ اقبال حیدر صاحب کی وجہ سے میں figures نہیں بتانا چاہتا۔ اب میرے خیال میں یہ ہماری گنتی سے باہر ہوگئے ہیں۔ کئی خاندان بن گئے اور قرضدار ملک کے عوام ہونگے۔ آپ نے آج تک ایک فیصد بھی امیر لوگوں کو بیرون کی لعنت

میں مبتلا نہیں دیکھا ہوگا۔ یہ سارے غریب لوگ ہیں جو رات کو گھر جاتے ہیں وہاں آٹا، گھی، دال، ہوتا نہیں ہے اور وہ پھر ہیروئن کی سگریٹ پینا شروع کردیتے ہیں۔ ایک فیصد بھی آپ یہ نہیں بتا سکتے کہ کوئی امیر اس لعنت میں مبتلا ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: پوائنٹ آف آرڈر۔ وہ امیر لوگ جو شراب پیتے ہیں۔ ہیروئن لاتے ہیں، ان کے بارے میں کیا خیال ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ میرے خیال میں disturb نہ کیا جائے ۔ یہ زیادہ بہتر رہے گا۔

شیخ ظریف خان مندوخیل: غریب لوگوں کے پاس تو کوئی اور چارہ نہیں ہے سوائے ہیروئن پینے کے۔ 1986ء میں بلوچستان اسمبلی کا ایک delegation امریکہ گیا تھا اور اس delegation میں میں بھی تھا۔ وہاں میٹنگوں میں یہی بتایا گیا کہ اس لعنت میں اس وقت 5 لاکھ کے لگ بھگ لوگ امریکہ میں مبتلا ہیں اور پانچ لاکھ کے قریب لوگ پاکستان میں مبتلا ہیں۔ لیکن انہوں نے اس وقت یہ کہا تھا کہ پاکستان میں یہ تعداد بڑھ رہی ہے اور امریکہ میں تعداد کم ہو رہی ہے ابھی ایک رف اندازے کے مطابق مجھے پتہ چلا ہے کہ ہیروئن والوں کی تعداد 30 لاکھ سے تجاوز کر گئی ہے اس کے لئے کون سوچے گا۔ ابھی میرے خیال میں اگر یہ مہنگائی برقرار رہی تو آئندہ سال ہیروئن اور چرس والوں کی تعداد 60 لاکھ سے بھی تجاوز کر جائے گی ان کے پاس اور کوئی چارہ نہیں ہے آپ یہ بتائیں ہمارے ملک میں جتنے بھی پیسے آئے ہیں ہٹلے تو میں یہ سوچتا ہوں کہ ابھی میں غریب آدمی ہوں اگر میں دس بیس لاکھ کی گاڑی میں سوار ہوں گا تو لوگ طعنے دیں گے بولیں گے اس کے گھر میں آٹا نہیں ہے یہ دس لاکھ کی گاڑی چلا رہا ہے تو ہم کو یہ پانچ اور دس منزلہ عمارتیں بنانے کی کیا ضرورت ہے ہمارے سیکریٹری، ڈپٹی سیکریٹری اور اس سے نیچے اوپر کے گریڈ والے جو ہیں وہ نئی پجارو سے کم میں سوار ہی نہیں ہوتے۔ ہمارے علاقے کے صوبائی وزیر جو ہیں وہ 18، 20 لاکھ کی لینڈ کروزر گاڑیوں میں پھرتے ہیں تو یہ قرضے تو انہی چیزوں کی نذر ہوتے رہتے ہیں غریب کے لئے اور کوئی چیز نہیں ہے یا تو وہ جا کر دعا کرے کہ خدا پاکستان کے حکمرانوں کو اور بادشاہوں کو شاہ خرچیوں سے بچائے یا وہ یہ کرے کہ اس کے گھر میں آٹا نہیں ہے، تو وہ ہیروئن کا ایک اور سگریٹ پی لے۔ اس چیز پہ سوچنا چاہیئے۔

اب ہمارے ملک کو آزاد ہوئے 46، 47 سال ہوگئے ہیں۔ اب خدا پاک نے ان کو ایک نعمت فراہم کی ہے ۔ دو آدمیوں کو بٹھا دیتے ہیں کہ آپ سیاسی پیکیج بتائیں وہ بولتا ہے صاحب ابھی ہم یہ کر رہے ہیں یہ کر رہے ہیں اس طرح اپنے دو ڈھائی سال گزار لیتے ہیں ملک والوں نے کچھ نہیں دیکھا ہے سوائے ٹیلی ویژن کے ڈراموں کے آپ بتا دیں کہ 46 سال میں حکومت ایک اعلان بھی نہیں کر سکی کہ ہمارے ملک میں پانچویں تک یا آٹھویں جماعت تک یا میٹرک تک تعلیم مفت ہوگی، اس ایک آرڈر میں کیا حرج ہوتا اگر یہ گزشتہ 46 سال میں ہو جاتا لیکن 62 ارب روپیہ جو خاندانوں میں چلا جاتا ہے تو تعلیم مفت کرانے کے لئے حکومت کے پاس کون سے پیسے رہ جاتے ہیں اس 62 ارب روپے کو میرے خیال میں اگر تعلیم کے شعبے میں لگایا جاتا تو غریب لوگوں کے بچوں کو میٹرک تک تعلیم مفت ملتی سو فیصد یا 99 فیصد تو میں نہیں کہتا ہوں کیوں کہ ان میں اچھے لوگ ہیں، بزرگ لوگ ہیں، نیک لوگ ہیں میرے خیال میں 90 فیصد لوگ، ہم لوگ، رشوت میں مبتلا ہیں اس کی طرف کسی نے توجہ دی، کسی کو ان چیزوں سے تعلق نہیں ہے بس یہی چاہتے ہیں کہ ہمارے اقتدار کو ایک مہینہ اور لگ جائے ہمارے اقتدار کو دو مہینے اور لگ جائیں بنیادی کاموں کی طرف کسی نے توجہ نہیں دی آپ یہ بتائیں کہ آج تک کسی کروڑ پتی آدمی نے خودکشی کی، کسی نے بھی نہیں کی، کسی کروڑ پتی نے خودکشی نہیں کی یہاں جب غریب آدمی خودکشی کرتا ہے وہ تو بھوک کی وجہ سے خودکشی کرتا ہے لیکن اخبار والے خبر دے دیتے ہیں کہ محبت میں ناکامی کی وجہ سے خود کشی کی حالانکہ غریب محبت نہیں کرتا ہے محبت کے لئے اس کے پیٹ میں کچھ ہوتا نہیں۔ ہمیں ان چیزوں کی طرف دیکھنا چاہیئے، میں کہوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر، پیکج کے متعلق بھی کچھ کہیں، منشیات پر تو آپ بہت بول چکے ہیں۔

شیخ ظریف خان مندوخیل، جناب والا! پیکج پر ہمارے بھائی بول چکے ہیں میں کچھ اپنا رونا رؤوں گا۔ جناب والا! پہلے اس نگراں حکومت کو تعلیمی پالیسی کے متعلق اعلان کرنا چاہیئے اگر یہ دوسرے اعلانات اتنی جلدی میں کرتی ہے تو ایک اعلان، ایک فیصلہ ان کا یہ ہونا چاہیئے کہ میٹرک تک تعلیم مفت ہوگی تو ہم ان کو خوش آمدید کہتے اور ان کی مزید زیادہ قدر

کرتے لیکن یہ لوگ بھی ہمیں صرف مہنگائی کا تحفہ دیتے رہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر حکومت یہ اعلان کرے کہ پاکستان میں دس یا بارہ سی۔سی ۔ سے اوپر کی گاڑیاں بند ہیں تو کیا یہ ملک نہیں چلے گا ۔ کیا ضرورت ہے ہم ہر سال اربوں روپے قرض لیتے ہیں' پرانے قرض کا پتہ نہیں چلتا ہے کدھر آیا کدھر گیا اور جو بھی حکومت آتی ہے ہم ان کے ساتھ تالی بجاتے ہیں زندہ باد زندہ باد! جلوس میں مرتا ہے تو غریب مرتا ہے' بھوکا مرتا ہے تو غریب مرتا ہے' خودکشی کرتا ہے تو غریب کرتا ہے۔ امیر کے تو ہر جگہ مزے ہیں۔ جلوس میں بھی وہ زندہ باد کہتا ہے گاڑی میں اوپر بیٹھا ہوا ہوتا ہے' غریب نیچے اس کے ساتھ بھاگتے ہیں۔ چاہے ٹائر کے نیچے آجائیں چاہے کیا ہو جائے۔

اس فلور پر ہم کو یہ نگراں حکومت بتائے کہ رشوت بند کرنے کے معاملے میں کیا کریں گے جونسا بھی concerned Minister صاحب ہے وہ بتا دے۔ میں یہ کہوں گا کہ ہمارے ملک میں خدا اچھے لوگوں کو پیدا کرے اگر اچھے لوگ آئیں گے' اگر مجھے کسی وقت منسٹری کا offer ہوتا ہے تو Prime Minister کو مجھے یہ کہنا چاہیئے کہ صاحب اگر آپ رشوت بند کرنے میں میری منسٹری میں میرا ساتھ دیں گے تو منسٹر شپ قبول کروں گا otherwise میں نہیں کروں گا۔ وزیر اعظم کو بھی منسٹر کو یہ کہنا چاہیئے کہ میں تمہیں منسٹر لیتا ہوں لیکن لینے کے بعد تم ہمیں یہ ذمہ داری دو گے کہ تمہارے محکمے میں ایک آنہ نہ رشوت دی جائے گی اور نہ لی جائے گی۔ اب آپ لوگ سن کر تعجب کریں گے کہ ہمارے پشتو میں مثال ہے کہ صحیح بات یا بے وقوف کرتا ہے یا پاگل کرتا ہے تو میرے خیال میں مجھے آپ یہ نہیں سمجھیں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، نہیں' یا زور آور یا پاگل' بیوقوف نہیں۔ یا زور آور کرتا ہے یا پاگل کرتا ہے۔

شیخ ظریف خان مندوخیل، اب 926 ارب روپے جو ہمارے ملک میں قرضہ آیا ہے اگر آپ کہتے ہیں تو میں محکموں کا نام لے لوں گا اگر آپ کہتے ہیں کہ رہنے دیا جائے تو میں چھوڑ دوں گا۔ ہر ایک محکمے میں اس وقت 25 فیصد کمیشن ہوتا ہے اب اگر وزیر اعظم صاحب بولیں کہ میں نے ظریف خان کو development fund کے لئے ایک کروڑ چالیس لاکھ روپے دینے ہیں تو یہ غلط ہے۔ 25 فیصد ادھر ہی کیتے ہیں محکمے والے کاٹتے ہیں ایک کروڑ چالیس لاکھ کا

25 فیصد کتنا ہوتا ہے یہ 87 سینیٹرز ہیں ان سب کا ڈال دیں اس بل میں ایک سال کا کتنا کمیشن !! یہ ایک محکمے کا ہوتا ہے۔ میں آپ کو بتا دوں انگلیوں پہ دس سے زیادہ ایسے محکمے ہیں جن میں 15 سے 25 فیصد تک کمیشن چلتا ہے۔ اس کے لئے کسی نے سوچا ہے۔ اقبال حیدر صاحب بولتے ہیں ہماری حکومت، فصیح اقبال صاحب بولتے ہیں ہماری حکومت، صوبیدار خان بولتے ہیں ہماری حکومت، میں بولتا ہوں ہماری حکومت، کس حکومت نے یہ بولا ہے کہ اگر کسی نے 25 فیصد کمیشن لیا تو اس کو الٹا لٹکائیں گے۔ پھر ہم لوگ یہاں سینیٹ میں اسمبلی میں بولتے ہیں کہ تنخواہ بڑھاؤ۔ نہیں تنخواہ بڑھانی چاہیئے، میرے خیال میں جو لوگ رشوت لیتے ہیں ان کے ساتھ ہم اور تو کچھ بھی نہیں کرسکتے کم از کم ان کی تنخواہ بند کرنا چاہیئے۔ کلرک یا چپڑاسی یا غریب جو رشوت تک نہیں پہنچ سکتا ان کی تنخواہیں تو آپ بڑھادیں مہنگائی جتنی آتی ہے اسی تناسب سے بڑھادیں جو لوگ مہینے کا لاکھ، دو، تین، چار لاکھ روپے رشوت لیتے ہیں ان کو ہم ڈر کی وجہ سے یہ تو نہیں کہہ سکتے ہیں کہ please ملک کا سرمایہ رشوت میں مت خرچ کرو development میں کرو۔

(اذان ظہر)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میرے خیال میں اب اذان کے بعد تو موڈ نہیں ہوگا تو اس سے پہلے کہ ہاؤس adjourn ہو میری گزارش ہوگی کہ بہت important issue پر بحث ہو رہی ہے attendance improve کی جائے سینیٹر حضرات سے بھی گزارش ہے۔

جناب ظریف خان مندوخیل: میں یہ بھی بولنے والا تھا کہ میں کل جاری رکھوں گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی شکریہ۔ انشاء اللہ پھر کل صبح 10 بجے دوبارہ ملیں گے۔ بہت شکریہ۔ The House is adjourned.

(The House then adjourned to meet again at ten of the clock in the morning on Thursday, the 2nd of September, 1993.)

PCPPI—4389(97) Senate—13-10-97—180.